رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۷۷۵

قال اللہ تعالیٰ وقرآنا فرقناہ لتقرأہ علی الناس علی مکث ونزلناہ تنزیلا

چوں آیت محصوداں ست بر نافعیت تعلیم تدریجی بر اعامۂ ناس

حاضر باشد یا بادی ، و نیز بر ضرورت تعلیم علوم قرآنیہ یعنی دینیہ کہ شامل ست بر

مقاصد و مبادی ، پس اتباعاً للنص المذکور ، صحیفہ شہریہ کہ مشتمل ست بتدریج شہور

مسمیٰ بہ

الہادی

نمبر ۹	بابت ماہ محرم الحرام ۱۳۴۶ھ	جلد ۳

کہ جامع ست انواع علوم دینیہ را برائے ہر طالب و جادی و مذکر ست در ہر مجلس و نادی

و مسکن ست برائے ہر جائع و صادی ، بصورت ترجمہ رسالہ ترغیب و ترہیب و تسہیل المواعظ

و حل اشتباہات و کلید مثنوی و تشرف و امیر الروایات کہ اکثر آں مستفاد ست از

درگاہ ارشادی یعنی خانقاہ اشرفی امدادی ، باہتمام محمد عثمان عامی ، در مطبع اسلامی

در محبوب المطابع دہلی مطبوع گردید

از کتب خانہ اشرفیہ دریبہ کلاں دہلی بزر بندہ ذرہ بصیغہ وی پی شائع میگردد

ہذا التفسیر العام ، خود من الحدیث اقض بکتاب اللہ وقضی بالرجم

فہرست مضامین

رسالہ الہادی بابت محرم الحرام ۱۳۴۶ھ

جو بہ برکت دعا حکیم الامۃ محی السنۃ حضرت مولانا شاہ محمد اشرفعلی صاحب مدظلہم العالی

کتب خانہ اشرفیہ دریبہ کلاں دہلی سے شائع ہوتا ہے

اُصول و مقاصد رسالہ الہادی اور ضروری اطلاعیں

(۱) رسالہ ہذا کا مقصود اُمّۃ محمدیہ کے عقائد و اخلاق و معاشرت کی اصلاح ہے۔

(۲) یہ رسالہ ہر قمری مہینے کی تیسری تاریخ کو بحمد اللہ عین تاریخ پرہی شائع ہوتا ہے۔

(۳) رمضان المبارک ۱۳۴۵ھ سے یہ رسالہ معہ ٹائیٹل تین جزو کا کردیا گیا ہے اور قیمت سالانہ وہی دو روپے آٹھ آنے۔ (۸/۲)

(۴) سوائے اُن صاحبان کے جو پیشگی قیمت ادا فرماچکے ہیں جملہ حضرات خریداران کی خدمت میں رسالہ وی۔پی بھیجا جائیگا اور دو آنہ خرچ رجسٹری اضافہ کرکے ۲/۸ کا وی۔پی روانہ ہوگا جسپر دو آنہ فیس منی آرڈر ڈاکخانہ اضافہ کریگا اور دو روپے بارہ آنے کا وی۔پی پہنچے گا۔

(۵) جن حضرات کی خدمت میں نمونہ کے طور پر رسالہ ارسال کیا جاتا ہو وہ جب تک قیمت پیشگی نہ بھیجینگے یا وی پی کی اجازت نہ دینگے دوسرا پرچہ نہ بھیجا جائے گا۔

(۶) جو صاحب درمیان سال میں خریدار ہونگے انکی خدمت میں کل پرچے شروع جلد یعنی جمادی الاول ۱۳۴۵ھ سے بھیجے جائینگے اور ابتدا سال سے خریدار سمجھے جائینگے۔

اور اگر الہادی کی جلد اول و دوم درکار ہو طلب فرمادیں مگر اسکی قیمت فی جلد تین روپے ہے علاوہ محصولڈاک۔

راقم

محمد عثمان مالک و مدیر رسالہ الہادی دہلی

میں نے کہا ہاں ہاں کیوں نہیں فرمایئے فرمایا کہ صاحبزادی کے چکی پیستے پیستے ہاتھوں میں گھٹے
پڑ گئے تھے اور مشک سے پانی بھرنے کے باعث چھاتی تک زخمی ہوگئی اور گھر میں جھاڑو بہارو دینے
سے سارے کپڑے بھی چکٹ ہو گئے تھے پھر (کہیں مال غنیمت میں سے) نبی صلی اللہ علیہ وسلم
کے پاس لونڈی غلام آئے تو میں نے صاحبزادی صاحبہ کو یہ رائے دی کہ تم اپنے باداجی کے
پاس جاؤ اور ایک خادم مانگو چنانچہ صاحبزادی خدمت اقدس میں گئیں تو وہاں چند آدمی بیٹھے
ہوئے تھے اسلئے (جھجکی ہی) واپس چلی آئیں اگلے روز حضور خود ہی صاحبزادی کے ہاں
تشریف لائے اور دریافت کیا کہ تمہیں کیا کام تھا (جو تم میرے پاس گئی تھیں صاحبزادی
خاموش ہوگئیں شرم کے مارے بولی ہی نہیں) تب میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں ان کا
مطلب عرض کیے دیتا ہوں ان کے چکی چلاتے چلاتے ہاتھوں میں گھٹے پڑ گئے ہیں اور
مشک سے پانی لاتے لاتے ساری چھاتی لہولہان ہورہی ہے اب چونکہ آپکے ہاں لونڈی
غلام آئے تھے تو میں نے ان کو یہ صلاح دی تھی کہ یہ آپ کی خدمت میں جائیں اور آپ سے
ایک غلام لونڈی مانگ لیں تاکہ وہ ان کی خدمت کرے اور یہ ان ناقابل برداشت
مصیبتوں سے نجات پائیں حضور نے (جواب میں) یہ فرمایا کہ اے فاطمہ اللہ سے ڈرو
اپنے رب کے فرائض ادا کرتی رہو اور اپنے گھر والوں کے کام برابر کرتی رہو اور جب (سونے
کے لیے) اپنے بستر پر لیٹو تو تینتیس دفعہ سبحان اللہ اور تینتیس ہی دفعہ الحمد للہ اور چونتیس
دفعہ اللہ اکبر پڑھ لیا کرو یہ تمہارے لیے خادم سے بھی اعلیٰ درجہ کی چیز ہے صاحبزادی صاحبہ
نے جواب دیا کہ بہتر ہے میں راضی ہوں اللہ سے بھی اور اللہ کے رسول سے بھی۔ ایک روایت
میں اتنا لفظ اور ہے کہ حضرت نے صاحبزادی کو کوئی خادم نہیں دیا۔ یہ حدیث بخاری مسلم
اور ابوداؤد نے روایت کی ہے یہ (مذکورہ) لفظ ابوداؤد ہی کے ہیں اور ترمذی نے
بھی اختصار کے ساتھ روایت کی ہے اور یہ کہدیا ہے کہ اس حدیث میں قصہ ہے۔ اور
قصہ ذکر نہیں کیا۔

فروہ بن نوفل سے مروی ہے اپنے والد رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی
صلی اللہ علیہ وسلم نے نوفل سے فرمایا تھا کہ تم قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ پڑھ کر سویا کرو کیونکہ

۲۵۷

اِس سورت میں شرک سے بیزاری کا اظہار) ہے۔ یہ حدیث ابوداؤد نے روایت کی ہے اور لفظ انہیں کے ہیں ترمذی اور نسائی نے متصل اور مرسل دونوں طرح روایت کی ہے ابن حبان نے بھی اپنی صحیح میں اور حاکم نے روایت کر کے اسکو صحیح الاسناد کہا ہے۔

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا تھا کہ دو چیزیں ایسی ہیں کہ جو بھی مسلمان ان کو پابندی سے نبہالے وہ ضرور ہی جنت میں جائیگا۔ وہ دونوں چیزیں ویسے تو آسان ہیں اور اُن کے کرنے والے پھر بھی کم ہی ہیں (پہلی چیز تو یہ ہے کہ) آدمی ہر نماز کے بعد دس دفعہ سبحان اللہ پڑھ لیا کرے دس دفعہ الحمدللہ اور دس ہی دفعہ اللہ اکبر یہ (مجموعہ پانچوں نمازوں کے بعد کی مل کر) زبان سے پڑھنے میں تو ڈیڑھ سو ہوں گی اور میزان عمل میں (ایک نیکی کی دس کے قاعدے سے) ڈیڑھ ہزار ہو جائینگی (دوسری چیز یہ ہے کہ جب آدمی اپنے بستر پر لیٹنے لگے تو چونتیس دفعہ تو اللہ اکبر پڑھے اور تینتیس دفعہ سبحان اللہ اور تینتیس ہی دفعہ الحمدللہ پڑھ لیا کرے۔ یہ زبان سے پڑھنے میں تو سو دفعہ ہوگی اور میزان عمل میں (اُسی مذکورہ قاعدہ سے) ایک ہزار ہوگی (راوی کہتے ہیں) میں نے حضرت کو دیکھا کہ آپ اپنی اُنگلیوں پر گنتی کا اشارہ کر کے فرما رہے تھے صحابہ کہنے لگے کہ یا رسول اللہ ان دونوں چیزوں کے آسان ہوتے ہوئے بھی ان کے کرنے والے کم کیوں ہوں گے فرمایا (اس کمی کی وجہ یہ ہے) کہ ہر ایک کے سونے کے وقت شیطان اس کے پاس آجاتا ہے اور یہ کلمات کہنے سے پہلے ہی اسکو (تھپک تھپکا کر) سولا دیتا ہے علیٰ ہذا القیاس نماز پڑھنے میں بھی وہ آموجود ہوتا ہے اور یہ کلمات پڑھنے سے پہلے ہی اسکو اور ضروری کام یاد دلا دیتا ہے (جس سے آدمی انکو چھوڑ کر اٹھ جاتا ہے) یہ حدیث ابوداؤد نے روایت کی ہے یہ لفظ بھی ان ہی کے ہیں اور ترمذی نے روایت کر کے اسے حسن صحیح کہا ہے نسائی نے اور ابن حبان نے بھی اپنی صحیح میں روایت کیا ہے ان دونوں نے ان لفظوں کے بعد کہ میزان عمل میں ڈیڑھ ہزار ہو جائیں گی اتنا اور زیادہ روایت کیا کہ (اس کے بعد) حضور نے یہ بھی فرمایا کہ ایک رات دن میں تم میں سے ڈھائی ہزار گناہ کون سا کرتا ہے (یعنی نہیں کرتا لہذا نیکیوں کا پلہ بھاری ہی ہوگا جنتی ہی ہوگا)۔

۲۵۸

عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سونے سے پہلے مسبحات پڑھا کرتے اور یہ فرمایا کرتے تھے کہ انمیں ایک آیۃ ایسی ہے کہ وہ (اکیلی) ہزار آیتوں (کے پڑھنے) سے بہتر ہے۔ یہ حدیث ابوداؤد۔ ترمذی نے روایت کی ہے۔ یہ لفظ ترمذی کے ہیں اور یہ بھی کہا ہے کہ حدیث حسن غریب ہے۔ امام نسائی نے اس حدیث کو روایت کرکے یہ فرمایا ہے کہ معاویہ بن صالح یہ فرماتے تھے کہ علماء دین مسبحات سے یہ چھ سورتیں مراد لیتے ہیں۔ حدید۔ حشر حواریین۔ جمعہ۔ تغابن۔ سبح اسم ربک الاعلی۔

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا تھا کہ جس شخص نے اپنے بستر پر لیٹتے وقت یہ پڑھ لیا لاالہ الا اللہ وحدہ لاشریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وہو علی کل شئی قدیر لاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر تو اس کے سارے گناہ بخشے جائیں گے۔ صغیرہ یا کبیرہ اسکی تعیین میں مسعر (راوی حدیث) کو شک ہوگیا ہے۔ (کہ کیا لفظ فرمایا تھا) اگرچہ وہ گناہ سمندر کے جھاگوں کے برابر ہوں۔ یہ حدیث نسائی نے اور ابن حبان نے اپنی (کتاب) صحیح میں روایت کی ہے یہ الفاظ (مذکورہ) ابن حبان ہی کے ہیں اور نسائی میں (بجائے سبحان اللہ کے) سبحان اللہ وبحمدہ ہے اور آخر حدیث میں اتنا اور زیادہ ہے کہ اس پڑھنے والے کے گناہ اگرچہ سمندر کے جھاگوں سے بھی زیادہ ہوں تب بھی سب بخشدیئے جائیں گے۔

شداد بن اوس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا مسلمانوں میں سے کوئی بھی ہو جو اپنے بستر پر لیٹتے وقت قرآن مجید کی کوئی سی بھی سورت پڑھ لے تو اس پر اللہ میاں ایک فرشتہ ایسا (محافظ) مقرر کردیتے ہیں کہ پھر کوئی موذی چیز اس کے قریب بھی نہیں آتی یہاں تک کہ یہ سوکر اٹھے۔ یہ حدیث امام ترمذی نے روایت کی ہے اور امام احمد نے بھی مگر انھوں نے ان لفظوں سے روایت کی ہے حضور نے فرمایا کہ اللہ میاں ایسے آدمی کے پاس ایک فرشتہ بھیجدیتے ہیں جو اس سونے کی ہر ایسی چیز سے حفاظت کرتا ہے جو اسکو ستائے یہاں تک کہ یہ سوکر اٹھے جس وقت بھی اٹھے۔ امام احمد کی روایت کے راوی صحیح حدیث کے راوی ہیں۔

جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا تھا کہ جب آدمی اپنے بستر پر لیٹ جاتا ہے تو فوراً ہی اس کے پاس ایک فرشتہ اور ایک شیطان آجاتا ہے فرشتہ تو یہ دعا کرتا ہے کہ تیرا خاتمہ بالخیر ہو اور شیطان یہ بد دعا کرتا ہے کہ تیرا خاتمہ برا ہو پھر اگر یہ آدمی ذکر الٰہی کرتا ہوا سو گیا تو رات بھر وہ فرشتہ اسکی حفاظت کرتا ہے۔ جب اس کی آنکھ کھلتی ہے پھر فرشتہ دعا کرتا ہے کہ خیر (وبرکات) کے ساتھ اٹھو اور شیطان کہتا ہے تباہی نصیب ہو اب اگر اس آدمی نے (بیدار ہوتے ہی) یہ پڑھ لیا الحمد للہ الذی رد علی نفسی و لم یمتہا فی منامی الحمد للہ الذی یمسک السمٰوٰت والارض ان تزولا الآیۃ الحمد للہ الذی یمسک السماء ان تقع علی الارض الا باذنہ (بس) اب اگر یہ آدمی اپنے اس پلنگ پر ہی سے گر کر مر گیا تو سیدھا جنت میں جائیگا۔ یہ حدیث ابو یعلیٰ نے صحیح سند سے روایت کی ہے اور حاکم نے بھی انکی روایت کے آخر میں یہ لفظ زیادہ ہیں۔ الحمد للہ الذی یحیی الموتیٰ وھو علی کل شئ قدیر۔ اور حاکم نے کہا ہے کہ یہ حدیث مسلم کی شرط پر صحیح ہے۔

۲۶۰

انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (مجھ سے) فرمایا تھا کہ اگر تم اپنے بستر پر لیٹکر الحمد للہ اور قل ھو اللہ احد پڑھ لیا کرو تو موت کے سوا ہر چیز سے تم امن میں ہو جاؤ گے۔ یہ حدیث بزار نے روایت کی ہے اور اس کے راوی صحیح حدیث کے راوی ہیں سوائے غسان بن عبید کے۔

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا تھا کہ جو شخص اپنے بچھونے پر سونیکا ارادہ کرے اور دائیں کروٹ لیٹکر سو دفعہ قل ھو اللہ احد پڑھ لیا کرے تو (خدا کے ہاں یہ اتنے مرتبہ کا ہو جائیگا کہ) جب روز قیامت ہوگا تو خدا تعالےٰ اس سے فرمائیں گے کہ اے میرے بندے تو اپنی دائیں جانب سے جنت میں چلا جا۔ یہ حدیث ترمذی نے روایت کر کے کہا ہے کہ یہ حدیث غریب ہے۔

ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا تھا جو شخص اپنے بچھونے پر لیٹتے وقت یہ پڑھ لیا کرے استغفر اللہ الذی لا الٰہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ۔ تو اس کے سارے ہی گناہ بخشے جائیں گے اگرچہ

وہ گناہ سمندر کے جھاگوں کے برابر کیوں نہ ہوں یا درختوں کے پتوں کے عدد کی برابر کیوں نہ ہوں یا ریتے کے تودوں کے ذرات کی برابر یا ایام دنیا کے عدد کی برابر کیوں نہ ہوں۔ یہ حدیث ترمذی نے وصافی کی سند سے روایت کی ہے اور حسن غریب کہا ہے۔

ابو عبد الرحمن حبلی سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ عبد اللہ بن عمرو نے ہمیں ایک کاغذ دکھلایا اور یہ فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (اس میں لکھی ہوئی یہ دعا) ہمیں سکھایا کرتے تھے۔ اللھم فاطر السموت والارض عالم الغیب والشہادۃ انت رب کل شئ والٰہ کل شئ اشھد ان لا الٰہ الا انت اعوذبک من الشیطان وشرکہ واعوذ بک ان اقترف علی نفسی سوءا او اجرہ علی مسلم ابو عبد الرحمن فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عبد اللہ بن عمرو کو یہ دعا سکھاتے ہوئے فرماتے تھے کہ اسکو سوتے وقت پڑھ لیا کرو یہ حدیث امام احمد نے حسن سند سے روایت کی ہے۔

ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ جب کوئی بچھونے پر لیٹتے وقت یہ دعا پڑھ لے الحمد للہ الذی علی فقھر وبطن فخبر وملك فقدر الحمد للہ الذی یحیی ویمیت وھو علی کل شی قدیر تو اپنے گناہوں سے ایسا پاک صاف ہو جائے گا جیسا ماں کے پیٹ سے پیدا ہونے کے دن تھا۔ یہ حدیث طبرانی نے (اپنی کتاب) اوسط میں اور حاکم نے اور بیہقی نے شعب الایمان وغیرہ میں روایت کی ہے

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ جس نے بچھونے پر لیٹتے وقت یہ دعا پڑھ لی الحمد للہ الذی کفانی وآوانی والحمد للہ الذی اطعمنی وسقانی والحمد للہ الذی من علی فافضل تو بس اس نے اللہ کو حمد کے مجموعہ طرق سے موصوف کر دیا یہ حدیث بیہقی نے روایت کی ہے۔

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقۃ الفطر (کے غلہ وغیرہ) کی حفاظت کے لیئے تعینات کیا۔ میں پہرہ دے رہا تھا کہ ایک مسافر نے آکر اس غلہ میں سے دو ہتڑیں بھرنی شروع کر دیں میں نے اسے پکڑ لیا اور کہا کہ اب میں تجھے رسول اللہ کے پاس پہنچاؤں گا وہ کہنے لگا کہ میاں (غریب آدمی ہوں محتاج ہوں

قرضدار ہوں عیالدار ہوں اور انتہا درجہ ضرورتمند ہوں میں نے (رحم کھاکر) اسے چھوڑ دیا صبح کو میں حضور سے ملا تو آپنے فرمایا اے ابوہریرہ تمہارا وہ رات والا قیدی کیا ہوا میں نے عرض کیا یارسول اللہ اس نے اپنی بڑی حاجتمندی اور عیالداری ظاہر کی تو مجھے رحم آگیا فرمایا کہ وہ تو تم سے جھوٹ بول گیا ہے اور دیکھنا وہ پھر بھی آوے گا میں نے رسول اللہ کے فرمانے کی وجہ سے یقین کرلیا کہ ضرور آوے گا چنانچہ (اگلے روز) میں انتظار میں ہی تھا کہ وہ پہلی کی طرح آکر دونوں ہتھیں بھرنے لگا میں نے پھر پکڑ لیا اور اس کے بعد تیسرے روز بھی اسی طرح ہوا تب میں نے کہا کہ اب میں ضرور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیخدمت میں پیش کرونگا کیونکہ یہ تیسری دفعہ اور آخری درجہ ہے تو ہر دفعہ کہہ جاتا ہے کہ اب نہیں آؤنگا پھر آجاتا ہے (لہذا اب میں نہیں چھوڑنے کا) کہنے لگا کہ تم چھوڑ دو میں تمھیں ایک عمل بتادونگا اس سے اللہ تمھیں بہت فائدہ پہنچائیگا میں نے کہا آخر وہ عمل ہے کیا کہنے لگا کہ جب تم اپنے بچھونے پر لیٹو تو آیۃ الکرسی اللہ لا الہ الا ھو الحی القیوم سے ختم آیۃ تک پڑھکر سویا کرو اسکے پڑھنے پر اللہ میاں کیطرف سے تمپر ایک خاص محافظ (فرشتہ) مقرر ہوگا اور شیطان صبح تک تمھارے پاس تک بھی نہیں آئیگا (خیر) میں نے اسے پھر چھوڑ دیا اور صبح کو حضور کے ہاں قدمبوس ہوا تو حضور نے پھر پوچھا کہ تمھارا رات کا قیدی کیا ہوا میں نے عرض کیا یارسول اللہ اس نے مجھسے یہ کہا کہ میں تمھیں ایک عمل بتادونگا اس سے اللہ تمہیں بہت فائدہ پہنچائیگا آپنے پوچھا کہ پھر اس نے کیا عمل بتایا میں نے عرض کیا حضور اس نے یہ بیان کیا کہ جب تم بچھونے پر لیٹو تو آیۃ الکرسی شروع سے اخیر تک پڑھ لیا کرو۔ اور یہ بھی کہا کہ اس کے پڑھنے کے باعث اللہ میاں کی طرف سے تمپر ایک محافظ مقرر ہوجائیگا اور شیطان صبح تک تمھارے قریب بھی نہ آئیگا۔ حضور نے فرمایا واقعی بات یہ ہے کہ ہے تو یہ یقینًا جھوٹا لیکن یہ عمل تمھیں یقینًا سچا بتلا گیا ہے۔ اور اے ابوھریرہ تمھیں معلوم بھی ہے کہ تین روز سے تمھاری یہ باتیں کس سے ہوا کرتی تھیں میں نے کہا حضور نہیں (بالکل معلوم نہیں کون تھا کہاں سے آتا تھا) فرمایا یہ شیطان تھا (آدمی نہیں تھا)۔ یہ حدیث بخاری اور ابن خزیمہ وغیرہ نے روایت کی ہے اور ترمذی وغیرہ نے ابوایوب کی سند سے

۲۶۲

اسی کے قریب قریب روایت کی ہے اِس میں ایک اور سند سے مروی ہونے میں یہ الفاظ زیادہ ہیں کہ اُس چور نے ابوہریرہ سے یہ بھی کہا کہ تم مجھے چھوڑدو میں تمھیں قرآن شریف کی ایک ایسی آیۃ بتادونگا کہ مال واولاد میں سے جس چیز پر بھی اسے پڑھ دوگے تو پھر شیطان اِس کے قریب بھی کبھی نہیں آیگا (ابوہریرہ کا قول ہے) میں نے کہا وہ آیت کونسی ہے کہنے لگا میں تو اپنی زبان سے اسکو پڑھ نہیں سکتا (صرف نام بتائے دیتا ہوں کہ) آیۃ الکرسی ہے۔

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ جو شخص کہیں بلا ذکر آلہی کرتے سوگیا تو اسکی وجہ سے قیامت کے دن اس سے ضرور گرفت ہوگی اور جو کسی مجلس میں بیٹھا اور وہاں ذکر آلہی نہیں کیا تو اس پر بھی اِس سے گرفت ہوگی یہ حدیث ابوداؤد نے روایت کی ہے اور نسائی نے صرف پہلا جملہ روایت کیا ہے

ایسی دُعاؤں کی ترغیب کہ جو رات کو سوکے اُٹھکر پڑھنی چاہئیں

۲۶۳

عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا تھا کہ جس نے رات کو نیند سے بیدار ہوکر یہ پڑھ لیا لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شئ قدیر سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر ولا حول ولا قوۃ الا باللہ پھر اللھم اغفر لی یا اور کچھ دعا کی تو اسکی دعا (فوراً) قبول ہوجائے گی اور اگر وضو کرکے کچھ نماز پڑھ لی تو نماز بھی قبول ہوجائیگی یہ حدیث بخاری ابوداؤد وترمذی نسائی اور ابن ماجہ نے روایت کی ہے۔

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے کہ رات کو جب اللہ میاں نے مسلمان آدمی کی روح (اسکی طرف) لوٹادی (اور یہ زندہ اُٹھ کھڑا ہوا) پھر اس نے اللہ کی تسبیح وتمجید کی استغفار کیا دعا مانگی تو اسکی طرف سے یہ سب عمل قبول ہوجاتا ہے۔ یہ حدیث ابن ابی الدنیا نے روایت کی ہے۔

عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت

کرتے ہیں آپ نے فرمایا تھا کہ جس نے رات کو کروٹ لیتے ہوئے دس دفعہ بسم اللہ پڑھی اور دس ہی دفعہ سبحان اللہ اور دس ہی دفعہ آمنت باللہ وکفرت بالطاغوت کہہ لیا تو یہ ہر ایسے گناہ سے محفوظ رہے گا جس کا اسے اندیشہ ہوا اور کوئی ایسا گناہ اسکو پیش نہیں آئیگا۔ یہ حدیث طبرانی نے (اپنی کتاب) اوسط میں روایت کی ہے۔

تہجد کی نماز کی ترغیب

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یوں فرمایا تھا کہ جب آدمی سوجاتا ہے تو شیطان اسکی گدی پر تین گرہیں لگا دیتا ہے۔ ہر گرہ پر یہ (منتر) دم کر دیتا ہے۔ علیک لیل طویل فارقد (یعنی ابھی تو رات بہت باقی ہے سوئے جا) پس اگر (اتفاقیہ) اسکی آنکھ کھل گئی اور اس نے کچھ ذکر الٰہی کر لیا تو (اس سے) ایک گرہ کھل جاتی ہے اور اگر اٹھ کر وضو کر لیا تو دوسری بھی کھل جاتی ہے اسکے بعد اگر نماز پڑھ لی تو تیسری بھی کھل جاتی ہے اور صبح کو ایسا آدمی ہنسی خوشی تازہ دم ہو کر اٹھتا ہے ورنہ مردہ دلی سست کاہل ہونے کی حالت میں صبح کرتا ہے یہ حدیث امام مالک بخاری مسلم ابوداؤد نسائی اور ابن ماجہ نے روایت کی ہے اور الفاظ حدیث میں کچھ فرق بھی بیان کیا ہے۔

جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ ہر مرد و عورت کے سونے کے وقت اس کے سر پر (شیطان کیطرف سے) گرہیں لگا دی جاتی ہیں اب اگر کسیکی آنکھ کھل گئی اور اس نے کچھ ذکر الٰہی کر لیا تو ایک گرہ کھل گئی اور جو اٹھ کر وضو کر لیا نماز پڑھ لی تو ساری گرہیں کھل گئیں اور ایسا آدمی ہلکا پھلکا ہنسی خوشی اٹھتا ہے۔ نیکی کرنے کی توفیق بھی زیادہ ہوتی ہے (اور اس کے برخلاف کرنے والا نقصان میں رہتا ہے) حدیث ابن خزیمہ نے روایت کی ہے اور ابن حبان نے بھی (اپنی کتاب) صحیح میں نقل کی ہے۔

(باقی آئندہ)

۲۶۴

سلسلہ تسہیل المواعظ کا بیسواں وعظ

مسمے بہ

توبہ کی تفصیل

منتخب از تفصیل التوبہ وعظ ہشتم دعوات عبدیت

حصہ سوم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خطبہ ماثورہ:۔ اما بعد فاعوذ باللہ من الشیطان الرجیم ط بسم اللہ الرحمن الرحیم ط یایھا الذین اٰمنوا توبوا الی اللہ توبۃ نصوحا ط عسی ربکم ان یکفر عنکم سیاٰتکم ویدخلکم جنٰت تجری من تحتھا الانھر ط **ترجمہ**۔ اے ایمان والو توبہ کرو طرف اللہ کے خالص توبہ قریب ہی کہ معاف کردیں گناہ تمہارے اور داخل کریں تم کو جنتوں میں کہ جاری ہوں انکے (درختوں کے) نیچے نہریں اس آیت کے متعلق یہ مضامین ہیں۔

(۱) یہ ایک آیت ہے کہ جسکی صبح[۱] بھی تلاوت کی گئی تھی اور اسکے مناسب کچھ مضامین بیان ہوئے تھے اسوقت یہ معلوم نہ تھا کہ دوسرا موقع اتنی جلدی بیان کرنیکا ملجائے گا اسلئے یہ وعدہ کیا گیا تھا کہ اس آیت کا مقصود پھر کبھی بیان کردیا جائے گا مگر یہ خدا کا فضل ہی

[۱] اس صبح کو بھی اسی آیت کے متعلق بیان ہوا تھا ۱۲ منہ۔

کہ اس نے اتنی جلدی موقع دیدیا لیکن یہ ضرور ہے کہ چونکہ اس وعظ میں عورتیں بھی جمع ہیں اور یہ وعظ اصل میں عورتوں ہی کو سُنانا مقصود ہے اسلئے رنگ بیان کا دوسرا ہوگا۔ اور اسوقت زیادہ مضامین عورتوں کی ضرورت کے لائق ہونگے اور اس طرز سے بیان ہونگے۔ کہ عورتوں کی سمجھ میں آجائیں پس اگر مردوں کو اس وقت کے بیان مین مزہ نہ آئے تو تنگدل نہوں اسلئے کہ اول تو مزہ مقصود نہیں دوسرے کبھی تو عورتوں کو بھی کچھ دین کا بیان سُننا چاہیئے جسکے لئے انکی سمجھ کی رعایت کرنا ضروری ہے۔

(۲) مقصود اس آیت کا یہ ہے کہ خدا تعالےٰ اپنے ایمان والے بندوں کو توبہ کا حکم فرماتے ہیں چنانچہ ترجمہ سے معلوم ہوگا فرماتے ہیں کہ اے ایمان والو خدا کی طرف متوجہ ہو جاؤ اسیکو توبہ کہتے ہیں کہ بندہ خدا کی طرف متوجہ ہوجائے یہی توبہ کی حقیقت ہے اور صرف لفظ توبہ زبان سے کہہ لینا کافی نہیں چونکہ توبہ کی حقیقت بیان ہوچکی اسلئے اب میں توبہ ہی کا لفظ کہونگا سنئے خدا تعالےٰ فرماتے ہیں کہ اے ایمان والے بندو توبہ کرو خدا کی طرف خالص توبہ اس آیت کا یہ مضمون کوئی نیا مضمون نہیں ہے بہت دفعہ کانون میں پڑا ہوگا لیکن شاید کسی کو یہ شبہ ہو کہ جب یہ پُرانا مضمون ہے تو اسکے اسوقت بیان کرنے کی کیا ضرورت تھی سو ضرورت یہ ہے کہ وعظ میں جو مضمون بیان کیا جاتا ہے اس سے مقصود یہ ہوتا ہے کہ اسپر عمل کیا جائے اور جب کئی مرتبہ سننے کے بعد بھی ایک مضمون پر عمل نہ ہو تو معلوم ہوا کہ ابھی اسکے دہرانے کی ضرورت ہے تاکہ اس طرف توجہ پیدا ہو بلکہ جو مضمون معلوم نہیں ہیں انسے بھی اس مضمون کی ضرورت زیادہ ہوگی وجہ یہ ہے کہ جان بوجھ کر خلاف کرنا بہت بڑی مصیبت ہے اسکا علاج نہایت ضروری ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ جو شخص کسی جگہ اکثر وعظ کہا کرتا ہو اسے تو چاہیئے کہ ترتیب وار مضمون بیان کرے اور جسکو کبھی کبھی موقع ملے جیسے کہ اسوقت میرا آنا مسافرانہ ہوگیا ہے اسکو چاہیئے کہ جو مضمون زیادہ ضروری ہو اسیکو بیان کرے اور ظاہر ہے کہ اس مضمون سے زیادہ ضروری اور کونسا مضمون ہوگا کہ جسکی ہر وقت ہم کو ضرورت ہو تو توبہ کا مضمون ایسا ہے کہ ہر حالت کو عام ہے اور ہر وقت ہم کو اسکی ضرورت ہے کیونکہ توبہ گناہ سے ہوا کرتی ہے اور گناہ ہم سے ہر وقت ہوتے ہیں اسپر شاید کسیکو تعجب ہو

کہ ہر وقت تو ہم گناہ نہیں کرتے تو وجہ اس تعجب کی یہ ہے کہ لوگوں کو گناہ کی حقیقت معلوم نہیں
صرف ٹوٹی پھوٹی فہرست گناہوں کی یاد کر رکھی ہے کہ چوری قتل بدکاری جوا وغیرہ ہی گناہ ہیں
مگر جب گناہ کی حقیقت معلوم ہوگی تو معلوم ہوگا کہ کوئی وقت بھی ہمارا گناہ سے خالی نہیں اور
جب ایسا ہے تو ہر وقت ہم کو توبہ کی ضرورت ہے گناہ کا خلاصہ ہے خدا کی نافرمانی کرنا تو
اول تو یہ معلوم کرو کہ خدا نے کس کس بات کا ہم کو حکم کیا ہے پھر دیکھو کہ ہم ان میں سے کتنے حکموں
پر عمل کرتے ہیں اور جن باتوں سے ہم کو روکا ہے ان سے کہاں تک بچتے ہیں اور یہ اسوقت
ہوگا کہ شریعت کا علم سیکھا جائے کیونکہ بدون علم شریعت کے سیکھے یہ باتیں کیونکر
معلوم ہو سکتی ہیں افسوس ہے کہ آجکل مسلمانوں نے خاصکر عورتوں نے علم دین کی طرف
سے بالکل توجہ ہٹالی عورتوں کو اول تو موقع نہیں ملتا کہ علم دین سیکھیں اور نہ انکو توجہ ہے
اور عورتوں کے بارے میں بڑا قصور مردوں کا ہے کہ وہ ان سے صرف کھانے پکانے کا
کام لیتے ہیں اور علم دین سکھانے کی ذرا کوشش نہیں کرتے کیونکہ یہ تو ظاہر ہے کہ عورتیں
مردوں کی طرح باہر پھر کر علم نہیں سیکھ سکتیں اسلئے کہ ان کو پردے سے نکلنا جائز نہیں
اب اگر وہ علم سیکھ سکتی ہیں تو اسیطرح کہ مرد توجہ کریں اور اس کام کو اپنے ذمہ لیں آجکل کے عقلمند
پردے کے مسئلہ میں بھی بہت کچھ زبان درازیاں کرتے ہیں میں اسکے لئے مختصر طور پر بیان
کرتا ہوں کہ دیکھیے حضور پرنور (صلے اللہ علیہ وسلم) کی بیبیاں تمام امت کی مائیں ہیں اور ظاہر ہے
کہ ماں کے ساتھ بیٹوں کو کسی قسم کے فتنہ کا احتمال ہو ہی نہیں سکتا لیکن باوجود اس کے
دیکھ لیجئے کہ پردے کے بارہ میں ان کو کیا کیا حکم ہوئے پہلا حکم یہ ہے کہ گھر میں بیٹھی
رہو تو جب ان کو ارشاد ہوا ہے کہ گھر میں بیٹھی رہو اور باہر نہ نکلو تو پھر اور عورتوں
کو کیسے حکم نہ ہوگا اور اسی آیت پر بس نہیں بلکہ دوسری آیات بھی موجود ہیں فرماتے
ہیں کہ مسلمان عورتوں کو حکم فرما دیجئے کہ اپنی نگاہیں پست رکھیں اور اپنی زیب
و زینت ظاہر نہ کریں تو جب پردہ ضروری ہے تو ظاہر ہے کہ عورتوں کو ایسا موقع
نہیں ملسکتا کہ وہ باہر پھر کر علم دین سیکھیں۔ اس لئے مردوں پر واجب ہے کہ علم دین
کے احکام بتلائیں حدیث میں ہے کہ تم سب ذمہ دار ہو اور تم سے قیامت میں تمہاری

گناہ کی حقیقت

۲

ذمہ داری کی چیزوں سے سوال ہوگا قرآن شریف میں ہے کہ اے ایمان والو بچاؤ تم اپنی جانوں اور اپنے گھر والوں کو آگ سے تو گھر والوں کے بچانے کے معنی یہی ہیں کہ ان کو تنبیہ کرو اور بتلاؤ بعض لوگ بتلا تو دیتے ہیں مگر پھر ڈھیل چھوڑ دیتے ہیں کہتے ہیں کہ دس دفعہ تو کہدیا نہ مانیں تو ہم کیا کریں۔

صاحبو یہ سب غور کرنے کی وجہ ہے میں نمونہ کے طور پر ایک مثال بیان کرتا ہوں کہ اگر کسی دن کھانے میں نمک بہت تیز ہو گیا ہو اور آپ گھر والوں کو بہت سخت سست کہہ لیں لیکن باوجود آپ کے کہنے کے اگلے دن بھی وہی حالت ہو یہاں تک کہ پندرہ روز تک برابر کھانے میں نمک تیز رہے تو اس وقت آپ کیا معاملہ کریں گے کیا وہی برتاؤ کریں گے جو دین کے حکموں میں کرتے ہیں یا کچھ اور۔ ظاہر ہے کہ یہ برتاؤ ہرگز نہ کیا جائے گا بلکہ کم سے کم اتنا ضرور کیا جائے گا کہ اس کا پکا ہوا کھانا نہ کھایا جائے گا کیا کوئی صاحب بتلا سکتے ہیں کہ انھوں نے ایسے موقع پر نہایت نرمی سے کہا ہو کہ بی صاحبہ کھانے میں نمک تیز نہ کیا کیجئے اور اگر اس پر نہ مانا ہو تو یہ کہکر خاموش ہو رہے ہوں۔ کہ ہم نے تو دس دفعہ کہدیا نہ مانے تو ہم کیا کریں تو صاحبو جب اپنے معاملہ میں اس قدر سختی برتی جاتی ہے تو کیا وجہ کہ دین کے معاملے میں یہ سختی نہیں معلوم ہوا کہ دین کی اسقدر ضرورت خود تمہارے دل میں نہیں ہے اگر نماز روزے کے بارے میں بھی اُسی سختی سے کام لیتے جس سے نمک تیز ہونے کے وقت کام لیا تھا تو ضرور اثر ہوتا اور میں ایک آسان تدبیر اسکی بتلاتا ہوں کہ اس پر عمل کرنے سے ضرور دین کی پابندی ہو جائے گی وہ یہ ہے کہ جس روز نماز روزہ وغیرہ میں عورتوں کی ذرا سستی دیکھو اس روز ان کے ہاتھ کا کھانا نہ کھاؤ یہ ایسی سخت سزا ہے کہ اس کے بعد بہت جلد اصلاح ہو جائے گی کیونکہ جس روز تم ان کے ہاتھ کا کھانا نہ کھاؤ گے اس روز ضرور ان کا بھی فاقہ ہوگا

پس جب دو چار روز ایسا ہوگا تو خود سنبھل جائیں گی تو طریقہ یہ ہے۔ صاحبو کام تو کرنے ہی سے ہوتا ہے نری باتوں سے نہیں ہوتا۔ پس زیادہ قصور مردوں کا ہے۔

خلاصہ یہ ہے کہ عورتوں کو علم دین سیکھنے کا بہت کم موقع ملتا ہے۔ اس لئے مناسب ہے کہ جب عورتوں کو کچھ سنایا جائے تو انہیں کی ضرورت کا زیادہ لحاظ رکھا جائے مردوں کی رعایت نہ کرے اس لئے اس وقت کا بیان بالکل سادہ ہوگا دوسرے اس لئے بھی اس وقت خاص عورتوں کے متعلق مضامین بیان کئے جائیں گے کہ مردوں کو یہ بات معلوم ہو جائے کہ ہم جب عورتوں کو نصیحت کیا کریں تو کیا نصیحت کیا کریں۔

خلاصہ یہ ہے کہ اس مقام پر توبہ کا حکم ہے اور توبہ گناہ سے ہوتی ہے اور گناہ کا علم دین کے جاننے سے ہوتا ہے کہ اس سے یہ پتہ چل جاتا ہے کہ گناہ کس قدر ہیں اور یہ بھی معلوم ہو جاتا ہے کہ شاید ہی کوئی وقت ایسا گزرتا ہو کہ ہم سے گناہ نہ ہوتے ہوں دیکھئے ایک دل ہی ہے کہ اسکے گناہوں کو کوئی گناہ ہی نہیں سمجھتا حالانکہ اس کے بہت سے گناہ ہیں اگر کسی شخص کو حقارت کی نگاہ سے دیکھا یہ بھی گناہ ہے جس کو کوئی گناہ ہی نہیں سمجھتا۔ حضرت جنیدؒ کی حکایت ہے کہ آپ نے ایک مرتبہ ایک شخص کو سوال کرتے دیکھا جو کہ صحیح و تندرست تھا آپ نے دل میں فرمایا کہ یہ شخص اچھا خاصہ ہٹا کٹا ہے۔ اور پھر بھیک مانگتا ہے۔ رات کو آپ نے خواب میں دیکھا کہ ایک شخص آپ کے پاس مردار لایا اور کہا کہ اسکو کھایئے انھوں نے کہا کہ یہ تو مردہ ہے کیونکر کھاؤں اس شخص نے جواب دیا کہ آج صبح تم نے اپنے ایک بھائی کا گوشت کھایا ہے تو اس کے کھانے میں کیوں تامل کرتے ہو انھوں نے کہا کہ میں نے تو کسیکا گوشت نہیں کھایا جواب ملا کہ تم نے ایک مسلمان کی غیبت کی تھی کہا میں نے تو کسیکی غیبت نہیں کی اس نے جواب دیا کہ اگرچہ زبان سے

۵ حضرت جنیدؒ کی حکایت غیبت کے بارہ میں

غیبت نہیں کی لیکن دل میں تو اسکو حقیر سمجھا اور دل ہی سے تو سب کچھ ہو جاتا ہے۔
آخر حضرت جنید رح بہت گھبرائے اور اس فقیر کے پاس پہونچے وہ کوئی کامل شخص
تھا ان کو دیکھتے ہی کہا وَھُوَ الَّذِیْ یَقْبَلُ التَّوْبَۃَ عَنْ عِبَادِہٖ۔ یعنی خدا تعالےٰ
ہی بندوں کی توبہ قبول کرتے ہیں سو ان گناہوں کی طرف کبھی ہمارا خیال بھی
نہیں جاتا کہ یہ بھی گناہ ہیں۔

اسیطرح زبان کے اکثر گناہ ہیں اور اسیطرح اپنے کو بڑا سمجھنا اسکو
بھی ہم لوگ گناہ نہیں سمجھتے بلکہ اسکو عزت سمجھتے ہیں اور ضروری جانتے ہیں صاحبو
گناہ کی علامت یہ ہے کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا ہو۔
تو دیکھ لیجئے ان گناہوں سے کسقدر ممانعت کی ہے اور کیسی کیسی ان کی سزائیں
مقرر کی ہیں غرور اور غیبت پر کیسی سخت سزا مقرر کی ہے اور اسیطرح بلا تحقیق کوئی
بات کہدینے پر کیسی دھمکی ہے تو جب لوگ علم دین حاصل کریں گے اس طرح کہ
مرد تو پڑھیں اور عورتیں یا تو پڑھ لیں اور اگر اسکا موقع نہ ملے تو مولویوں کی چھوٹی چھوٹی ۶
کتابیں سنکر یاد کرلیں اس وقت انکو معلوم ہوگا کہ گناہ کیا کیا ہیں چنانچہ شادی
اور غمی میں اسقدر رسمیں شریعت کے خلاف ہوتی ہیں جن کی کچھ حد نہیں اکثر لوگ
شادی میں یہ سمجھتے ہیں کہ اگر ناچ نہ کرایا اور گانا نہ ہوا تو بس کوئی رسم ہم نے
نہیں کی شرع کے موافق نکاح ہوگیا حالانکہ ناچ اور گانے کے سوائے اور
بہت سی رسمیں ایسی ہیں کہ وہ بدعت ہیں بلکہ بعض تو شرک کے درجہ تک
پہونچگئی ہیں مگر خدا کا شکر ہے کہ یہ رسمیں بہت کچھ چھوٹ گئی ہیں جیسے دولہا
کو اُلّو کا گوشت کہلانا یا دامن میں ہلدی باندھنا میانہ سے اتر کر چارپائی پر
نہ بیٹھنا وغیرہ وغیرہ لیکن ان رسموں کے چھوٹنے کے ساتھہی ایسی رسمیں بڑھ گئیں
جن میں نام نمود زیادہ ہے کیونکہ بہ نسبت پہلے کے اب مال کی زیادہ کثرت
ہے پہلے لوگوں میں اس قدر امیری کب تھی ایسا ساز و سامان کہاں تھا
یہ رنگ برنگ کے کپڑے کوئی جانتا بھی نہ تھا چنانچہ اب بھی جو لوگ پرانی

وضع کے باقی ہیں ان کی زندگی بالکل سیدھی سادی ہے اور آجکل کے نئے رنگینوں کی
تو یہ حالت ہے کہ ایک مقام پر پہونچکر مجھے معلوم ہوا کہ شادی میں ڈیڑھ ہزار
کا صرف کپڑا ہی کپڑا دیا گیا شاید اس کو تو ساری عمر میں بھی اس میں سے
آدھا کپڑا پہننا نصیب نہ ہو کیونکہ اول تو کپڑا اسقدر دوسرے عورتوں کا پہننا
کہ ایک ایک کپڑے کو دس دس برس تک احتیاط سے رکھکر پہنتی ہیں۔
کیونکہ ان کی حالت یہ ہے کہ اپنے گھر میں تو ایسی حالت میں رہیں گی کہ صورت
دیکھکر بھی نفرت پیدا ہو اور دوسری جگہ جائیں گی تو بن سنور کر خدا جانے
دوسری جگہ کس کو دکھلانا منظور ہوتا ہے اور پھر ان کا دل ہر وقت
اس کپڑے ہی میں ہوتا ہے کہ آج دھوپ دکھلائی جا رہی ہے اور کل
صاف کیا جا رہا ہے خدا کی پناہ اور تعجب یہ ہے کہ ان کا جی نہیں گھبراتا
لیکن جب دوسرا کوئی کام نہیں تو آخر یہ بچاری دن کس طرح کاٹیں
اسی طرح شادی میں فضولیات ہوتے ہیں دیکھئے ایک کھانا کھلانا ہے کہ
ساری برادری کو نوتا جاتا ہے مشورہ کرنا ہے کہ ایک ایک سے رائے
لی جاتی ہے ایک صاحب نے اپنی لڑکی کا نکاح کرنا چاہا اور یہ رائے ہوئی کہ
اس خوشی میں ایک ہزار روپیہ کسی اسلامی مدرسہ میں دیدیں ان بیچاروں سے
خطا یہ ہوئی کہ برادری کو جمع کرکے رائے لے لی تمام برادری نے ان کو دق
کر دیا اور کہا کہ ہمارا جو کچھ آپ نے کھایا ہے وہ واپس کیجئے آخر مجبور ہو کر بیچاروں
کو ساری رسمیں کرنی پڑیں ان لوگوں سے کوئی پوچھے کہ اس رقم کے برباد
کرنے سے آپ کا کیا نفع ہوا ایک صاحب مجھ سے کہنے لگے کہ صاحب اس میں
کیا گناہ ہے کہ برادری کو کھلا دیا پلا دیا صاحبو یہ زبانی باتیں تو بہت پیاری ہیں
مگر ذرا اسکی حقیقت کو تو دیکھو یہ ایسا ہے جیسا کہ ایک چور نے کہا تھا کہ ہم تو

جو کچھ کھاتے ہیں حلال کر کے کھاتے ہیں دیکھئے رات کو نیند برباد کرتے ہیں محنت
کرتے ہیں جب کہیں ہم کو کھانے کو نصیب ہوتا ہے تو جیسا اس چور نے باتیں ملا کر
چوری کو حلال کیا تھا ایسی ہی ہماری حالت ہے کہ ایسے طریقہ سے بات ظاہر
کرتے ہیں کہ جس سے گناہ گناہ ہی نہ معلوم ہو کہ اگر برادری کو کھانا کھلا دیا
ان کا حق ادا کیا لڑکی کو دیا اسکے ساتھ سلوک کیا تو اس میں کیا حرج ہے
میں کہتا ہوں کہ اگر لڑکی کے ساتھ صرف سلوک ہی کرنا ہے تو کیا وجہ کہ برادری کو
جمع کر کے ان کو دکھلا کر سلوک کیا جاتا ہے اور اگر سلوک کرنے کے لئے برادری کو
جمع کرنا ضروری ہے تو کیا وجہ کہ پندرہ سولہ برس تک جو سلوک لڑکی کے ساتھ کیا
گیا ہے اس میں برادری کو کیوں نہیں جمع کیا گیا کہ صاحبو دیکھ رکھو میں آج لڑکی
کے واسطے کپڑا لایا ہوں آج اسکے لئے حلوا تیار کرایا ہے معلوم ہوا کہ شادی کے
موقع پر فخر کرنا مقصود ہوتا ہے اور اسکی علامت یہ ہے کہ سامان دینے کے بعد اس
طرف کان جھکتے ہیں کہ دیکھیں لوگ ہماری نسبت کیا کہہ رہے ہیں اگر کسی نے کہدیا
کہ واقعی حوصلے سے زیادہ کام کیا تو سمجھا جاتا ہے کہ بہت بڑی تعریف کی۔
حالانکہ اگر غور سے دیکھا جائے تو معلوم ہو کہ یہ بہت بڑی برائی کی کیونکہ
اس کے معنی یہ ہیں کہ اس نے بہت بڑی بیوقوفی کی کہ اپنی گنجایش سے زیادہ
خرچ کر دیا لیکن یہ تعریف بھی بہت کم نصیب ہوتی ہے اکثر تو یہ ہوتا ہے کہ
اسکی یہ نیت بھی پوری نہیں ہوتی بلکہ جتنا بھی یہ زیادہ خرچ کرتا ہے برادری زیادہ
عیب نکالتی ہے اور ظاہر میں ہمدردی بھی کرتی ہے تو دل میں اس کے بگاڑنے
اور نقصان پہونچانے کی فکر ہوتی ہے ہمارے نزدیک ایک قصبہ ہے
بگھرہ وہاں ایک رئیس تھے جنھیں مالدار ہوئے زیادہ زمانہ نہ گذرا تھا
انھوں نے اپنے لڑکے کی شادی کی برادری کے لوگوں نے آپس میں مشورہ کیا کہ

۸

برادری [illegible] کی حکایت

(باقی آئندہ)

(ا) کہ اسکا محال ہونا ثابت نہیں اور مخبر صادق نے اس کے وقوع کی خبر دی ہے لہذا اس کے وقوع کا اعتقاد واجب ہے۔ البتہ اگر مستدل (دلیل لانے والا ۱۲) کوئی نظیر بھی پیش کر دے تو یہ اس کا تبرع واحسان ہے۔ مثلاً گراموفون کو اس کی نظیر میں پیش کر دے کہ باوجود جماد (بے جان چیز ۱۲) محض ہونے کے اس سے کس طرح الفاظ ادا ہوتے ہیں۔ آج کل یہ ظلم ہے کہ نو تعلیم یافتہ ہر منقول کی نظیر مانگتے ہیں بسو سمجھ لیں کہ یہ الزام مالایلزم (ایسی چیز کو لازم کرنا جو لازم نہیں ۱۲) ہے۔

(ح) اور علما نہایت خندہ پیشانی سے اس کا جواب دیں گے۔ لیکن اپنے آپ کو مسلمان کہتے ہوئے ایسے سوال کرنا بالکل بیجا اور قابل افسوس ہے اور یہ ایسا ہے جیسے کوئی عورت کسی مرد کے ساتھ نکاح ہونے کو تسلیم کرے اور تسلیم نفس میں حجت کرے کہ یہ بالکل بیجا ہے ایسا ہی ہے ہاں اس کے علیحدہ ہو جانے پر انکار کرنا بیجا نہ ہوگا۔ غرض اہل شرع اس عقیدہ پر دلیل رکھتے ہیں اوس کا مطالبہ جو کوئی چاہے کرے وہ حق بجانب ہے لیکن نظیر کا مطالبہ محض زبردستی اور الزام مالایلزم ہے یعنی ایسی چیز کا مطالبہ ہے جو مدعی کے ذمہ از روئے انصاف اور از روئے قواعد مناظرہ ضروری نہیں ہے۔ ایسی چیز کا مطالبہ کرنا جو غیر ضروری ہو ایسا ہے جیسے عدالت میں کوئی دوسرے پر ایک دعوے کرے اور ثبوت بھی باقاعدہ دیدے لیکن کوئی کہے کہ یہ دعوے سچا جب مانا جائے گا کہ لاٹ صاحب گواہی دیں۔ اہل عقل وانصاف جانتے ہیں کہ یہ سوال اس کا محض بیہودہ ہے اگر لاٹ صاحب اوس واقعہ سے محض لاعلم ہوں یا کسی عذر سے نہ آسکیں یا دیدہ ودانستہ آنے کی تکلیف گوارا نہ کریں تو اس سے مقدمہ پر کیا اثر ہو سکتا ہے۔ ثبوت کافی موجود ہے اوس کے موافق حکم ہو جاوے گا۔ یہ اور بات ہے کہ مدعی بطور احسان کوئی نظیر پیش کر دے تاکہ رفع استبعاد ہو جاوے۔ جیسے گراموفون کو نظیر میں پیش کرے کہ اسمیں سے بھی ایک جماد میں سے بلا منہ اور زبان کے وہ الفاظ نکلتے ہیں جو اس کے سامنے پڑھے گئے تھے اسی طرح اگر اعضاء انسانی میں بھی یہ اثر ہو کہ ان کے سامنے کی ہوئی بات یا ان کے سامنے کیئے ہوئے افعال کسی طرح ان کے اندر محفوظ ہو جاتے ہوں پھر قیامت کے دن ان کے اندر سے آواز نکلے اور یہ سب واقعات کو

(۱) نمبر ۷۔ دلیل عقلی و نقلی میں تعارض کی چار صورتیں عقلاً محتمل ہیں۔

(ح) بیان کر دیں تو کیا تعجب ہے۔ تو یہ نظیر دینا مدعی کی طرف سے ایک زاید بات بطور احسان ہو گی اور سپر اس کا دعویٰ موقوف نہ ہو گا حتیٰ کہ اگر اسکو کوئی نظیر یاد نہ ہو یا دیدہ و دانستہ پیش کرنے سے انکار کرے تو دعوے کا ثابت ہونا اسپر موقوف نہو گا جیسے لاٹ صاحب کی گواہی پر مقدمہ موقوف نہیں۔

نمبر ۷ میں حضرت مصنف مدظلہ نے ایک ایسا مغالطہ کا حل کیا ہے کہ جس میں بڑے بڑے تعلیم یافتہ اور مشہور لیڈران قوم اور شمس العلما کا خطاب رکھنے والے مبتلا ہیں۔ حضرت مصنف نے اس خوبی سے اسکو حل کیا ہے کہ سبحان اللہ وصل علی۔ اگر کوئی ذرا بھی غور سے کام لے گا تو ہزاروں شبہات کا جواب اس سے نکل آوے گا اور ان لیڈران کی تمام ملمع سازی کا راز کھل جائے گا۔ وہ مغالطہ یہ ہے کہ عقائد کی کتابوں میں یہ مضمون پایا جاتا ہے کہ عقل (دلیل عقلی) مقدم ہے نقل (دلیل نقلی) پر اہل کلام کا مطلب تو اس سے کچھ اور تھا (جس کا بیان آگے آتا ہے) مگر ان عقلاء زمانہ کو ایک سہارا مل گیا اور اس مضمون کو اس قدر وسعت دی کہ ہر بات میں عقل کو شریعت پر ترجیح دینے لگے حتیٰ کہ فرعی مسائل میں جہاں کچھ تنگی معلوم ہوئی وہاں اپنی عقل کے مقتضا پر عمل کرنا شروع کر دیا۔ اور شریعت کو بالائے طاق رکھدیا۔ اور جب کسی نے مزاحمت کی تو یہی دلیل پیش کر دی کہ یہاں نقل کا حکم واقعی یہی ہے مگر عقل کا حکم اس کے خلاف ہے۔ اور یہ مسئلہ طے ہو چکا کہ عقل کو ترجیح ہوتی ہے نقل پر ان لوگوں میں یہ مسئلہ اس عنوان سے مشہور ہے کہ "درایت مقدم ہے روایت پر" چنانچہ ایک مشہور مقتدا[۵] اور لیڈر قوم کی تحریر میں سود کے متعلق مبسوط مضمون موجود ہے کہ سود اور اسلام دو متباین اور متضاد چیزیں ہیں۔ قرآن شریف سے صاف ثابت ہے کہ دونوں جمع نہیں ہو سکتے جہاں اسلام ہے وہاں سود نہیں اور جہاں سود ہے وہاں اسلام نہیں۔ اس کے ثبوت میں تمام آیتیں اور احادیث اس مضمون کی جمع کی ہیں۔ اور جو تاویلیں سود لینے والے کرتے ہیں سب خدا کو دھوکہ دینا ہے۔ الفاظ کے بدل دینے سے معانی نہیں بدلتے۔ اس بحث کو بہت

[۵] مقتدا سے مراد مولف کتاب الحقوق والفرائض ہیں ۱۲

(۱) ایک یہ کہ دونوں قطعی ہوں۔

(ح) طول کے ساتھ لکھ کر ثابت کر دیا کہ وہ دعویٰ بالکل صحیح ہے کہ اسلام اور سود دو متضاد چیزیں ہیں۔ اور اسلام میں سود کسی طرح اور کسی تاویل سے جائز نہیں ہو سکتا لیکن اخیر میں لکھتے ہیں کہ یہ سب کچھ ہے مگر دیکھنا یہ ہے کہ عقلی دلیل کیا کہتی ہے۔ سو عقل کہتی ہے کہ مسلمانوں کو آجکل روپے کی سخت ضرورت ہے۔ کمانے کی بھی اور کمائے ہوئے کو حفاظت سے رکھنے اور خرچ کرنے کی بھی۔ اور سود سے بہتر کوئی ذریعہ ان سب باتوں کا نہیں ہے کمانے کے متعلق تو ظاہر ہے کہ سود لینے والی قومیں سب مالدار ہیں۔ اور سود سے مال کی حفاظت ہو جانا بھی ظاہر ہے کیونکہ دوسرے کے ذمہ قرض ہو جاتا ہے مالک کو بیفکری ہو جاتی ہے۔ اور کفایت شعاری بھی سود سے پیدا ہوتی ہے کیونکہ سود میں خاصیت ہے کہ دل تنگ ہو جاتا ہے اور مال کی محبت پیدا ہو جاتی ہے حتیٰ کہ آدمی ضروری اخراجات میں تنگی کرنے لگتا ہے اسراف تو کہاں۔ غرض سود مال کمانیکا ذریعہ بھی ہے اور حفاظت اور کفایت شعاری کا بھی لہٰذا عقل تجویز کرتی ہے کہ لینا ہی چاہیئے تو اب عقل و نقل میں تعارض ہوا اور یہ علم کلام کی کتابوں میں لکھا ہے کہ عقل کو ترجیح ہوتی ہے نقل پر (نعوذ باللہ من ہذہ الخرافات) اور اسی لیڈر نے ایک جگہ لباس کے بیان میں لکھا ہے کہ فیشن بنانے کی بھی ضرورت ہے اور جو لوگ (نقل کفر کفر نباشد) حضیض من تشبہ بقوم فہو منہم میں پڑے ہوئے ہیں جو حدیث کہی جاتی ہے لیکن درایۃً صحیح نہیں ہے وہ اپنی پرانی وضع رکھے جاتے ہیں۔ اس کا حاصل بھی وہی ہے کہ درایت مقدم ہے روایت پر۔ یہ غلطی ایسی عام ہوتی ہے کہ اصول صحیح رہے دین کے نہ فروع جس اصول دین (عقیدہ) کے خلاف کسی فلسفی کا قول سن لیا (خواہ افواہاً ہی سنا ہو روایت تک بھی اس کی صحیح نہ ہو) بس عقیدہ میں شبہ پڑ گیا پھر بڑی خیر خواہی دین کی ہوتی ہے تو یہ کہ اس عقیدہ میں تاویل و تحریف کرکے اور توڑ مروڑ کرکے فلسفی کے خیال کے موافق کر لیا جاوے فلسفی خیال ان کے نزدیک ایسا یقینی اور قطعی ہوتا ہے کہ اسمیں کسی تاویل و توجیہ کی گنجائش نہیں ہوتی۔ اور فروع میں یہ حالت ہے کہ جس فرعی مسئلہ کو طبیعت کے خلاف پایا اوسمیں طبیعت کے موافق کر لیا اور مسئلہ کو

(ح) تاویل کرکے اپنی مرضی کے موافق بنالیا- ایک شکاری سور کا شکار زیادہ کھیلتے تھے ہروقت سور کے دانت ان کی پاکٹ میں لگے رہتے تھے ایک عالم سے پوچھنے لگے کہ کیا واقعی سور حرام اور نجس ہے جواب دیا اسمیں کیا شک ہے قرآن شریف میں اس کی حرمت اور نجاست کی تصریح آئی ہے کہنے لگے آپ لوگ لکیر کے فقیر ہیں بات کی تہ کو نہیں پہونچتے جن سوروں کے بارے میں آیت اُتری ہوگی وہ واقعی ایسے ہی ہوں گے- گوڑی پر پرتے ہوں گے اور غلیظ کھاتے ہوں گے آجکل ولایت میں خاص اہتمام سے پالے جاتے ہیں- غلاان کو صاف ستھری دی جاتی ہے شیش محلوں میں رکھے جاتے ہیں دونوں وقت صابون سے نہلائے جاتے ہیں یہ نجس کیسے ہوسکتے ہیں- ایک شخص نے اِس کا جواب دیا کہ آپ سور کو ضرور پاک اور حلال سمجھیں- الجنس یمیل الی الجنس- یہ ساری خرابیاں اسی کی ہیں کہ نقل کا مقابلہ عقل سے کیا جاتا ہے اور عقل کو ترجیح دیجاتی ہے یہ نہیں دیکھتے کہ اگر یہ قاعدہ بالکل عام کردیا جائے کہ عقل کو ترجیح ہوتی ہے نقل پر تو نہ تو کوئی نظام قائم رہے اور نہ کوئی کام انجام کو پہونچے مثلاً قانون انگریزی اس وقت رائج ہے بہت سے احکام اسمیں ایسے ہیں کہ کسی دیہاتی کی سمجھ میں نہیں آتے وہ کہہ سکتا ہے کہ میری عقل میں ان کا صحیح ہونا نہیں آتا لہذا عقل کو ترجیح اور مجھے اختیار ہے جو صحیح معلوم ہو اس پر عمل کروں تو اس طرح ایک عام بدنظمی پھیل جاوے گی اور حکومت قائم نہ رہے گی- طبیب ایک نسخہ لکھتا ہے جسمیں دوائیں طبیعت کے خلاف ہوتی ہیں- اور بعض طریق علاج مریض کی سمجھ میں نہیں آتے تو وہ کہہ سکتا ہے کہ درایتہً غلط ہیں تو کیا اس طرح علاج معالجہ کا کام چل سکتا ہے ہر کام میں یہی حالت ہے اس سے پتہ چلتا ہے کہ مطلقاً ہر شخص کو اپنی عقل کا اتباع کرنا صحیح طریقہ نہیں اور یہ بھی سب جانتے ہیں کہ بلا عقل کے کام بھی نہیں چلتا یعنے اگر عقل کے خلاف سارے کام کئے جائیں تو ایک فسادِ عظیم برپا ہوجائے کوئی کام بھی درست نہو پھر ان دونوں باتوں میں تطبیق کیا ہے سو تطبیق اجمالاً تو یہ ہے کہ اصول میں ہر کام کے عقل سے کام لینا چاہئیے اور اصل کے ثابت ہوجانے کے بعد پھر عقل کو دخل نہ دینا چاہئیے اب سب اشکال حل ہوجاتے ہیں مثلاً انگریزی قانون کی اصل میں عقل سے کام لینا چاہئیے کہ اس بات کو عقل سے

۷۸

(ح) معلوم کیا جا سکتا ہے کہ انگریزی حکومت قابل تسلیم ہے یا نہیں۔ ماننا پڑے گا کہ قابل تسلیم ہے۔ اس سے اصل الاصول انگریزی عملداری کا عقلاً ثابت ہو گیا اب فروع میں یعنے احکام قانونی میں عقل کو دخل دینا درست نہیں جو قانون پاس ہو کر آئے گا ماننا پڑے گا علیٰ ہذا جب کسی طبیب سے علاج کرانا ہو تو اول اصل معالجہ کو عقل سے ثابت کرنا چاہیئے یعنے جس طرح ممکن ہو عقلاً اطمینان کر لینا چاہیئے کہ یہ طبیب اس قابل ہے کہ اس سے علاج کرایا جاوے یا نہیں جب عقل سے یہ بات طے ہو جائے کہ وہ اس قابل ہے تو اب فروع میں اپنی عقل کو دخل دینا اور بات بات میں اس سے الجھنا کہ یہ دوا کیوں لکھی اور مسہل کیوں دیا یہ درست نہیں۔ یہ بہت موٹی باتیں ہیں کہ عقلی دلیل نہ بیکار چیز ہے اور نہ ہر جگہ چلنے والی۔ اس اصول موضوعہ نمبر ۲ میں اسی اجمال کی تفصیل و تحقیق ہے۔ اسمیں بتایا گیا ہے کہ متکلمین کا جو یہ قول ہے جو عقائد کی کتابوں میں ہے کہ دلیل عقلی (درایت) دلیل نقلی (روایت) پہ مقدم ہے مگر نہ مطلقاً بلکہ اس کا ایک خاص موقع ہے اور وہ چار صورتوں میں سے ایک صورت ہے بیان اس کا یہ ہے کہ انسان کو جو کچھ علم حاصل ہوتا ہے تو سب باتوں کا علم ایک درجہ میں نہیں ہوتا مثلاً بڑے سے بڑے سائنس داں کو جس درجہ میں علم اثبات کا حاصل ہے کہ ایک اور ایک دو ہوتے ہیں اسی درجہ میں اس بات کا علم نہیں ہے کہ چاند میں زمین کی سی آبادی ہے گو اس پر بھی آجکل کے سائنس داں یقین رکھتے ہیں مگر نہ اس درجہ کا جس درجہ کا اس پر یقین ہے کہ ایک اور ایک دو ہوتے ہیں۔ ثابت ہوا کہ علم میں کئی درجہ ہیں۔ ان درجوں کا تفاوت دلیل کے تفاوت سے ہوتا ہے اگر دلیل یقینی ہو تو علم یقینی ہوگا اور اگر دلیل یقینی نہ ہو تو علم بھی یقینی نہ ہوگا۔ غور کرنے سے علم یعنے ادراک کے تین درجے نکلتے ہیں ایک یقینی دوسرا ظنی تیسرا وہمی۔ یقینی وہ ہے جس پر کوئی دلیل یقینی موجود ہے۔ اسکو قطعی بھی کہتے ہیں جیسے ایک اور ایک ملکر دو ہونا کہ دلیل سے یہ بالکل قطعی اور یقینی ثابت ہوتا ہے۔ چاہے جب تجربہ کر لو۔ کہ ایک اور ایک کو ملاؤ اور گنو تو دو ہی ہوں گے۔ اور ظنی اسکو کہتے ہیں کہ جس پر کوئی ایسی دلیل قائم ہو کہ اکثر وہ یہی نتیجہ دیتی ہو اور اس سے گمان غالب پیدا ہو جاتا ہے کہ یہ بات صحیح ہے

۷۹

(ح) مگر کسی حد میں گمان جانب مخالف کا بھی رہتا ہے جیسے آجکل کے سائنس میں زمین کا متحرک ہونا کہ اس کا ثبوت دلیلوں سے دیا جاتا ہے مگر وہ دلیلیں ایسی پکی نہیں جن سے زمین کی حرکت ایسے یقین کے ساتھ ثابت ہو جاوے جیسے ایک اور ایک مل کر دو ہونا یہی وجہ ہے کہ زمین کی حرکت میں سائنس والوں نے اختلاف بھی کیا ہے پرانے فلاسفروں نے تو کیا ہی ہے آجکل کے بھی بعض سائنس دان زمین کے سکون کے قائل ہیں۔ اور ایک اور ایک ملکر دو ہونا اسمیں کبھی کسی نے اختلاف نہیں کیا۔ نہ آئندہ کوئی کرے گا۔ اور وہمی وہ ہے کہ ایک خیال پیدا ہوا ہے کہ شاید یہ بات صحیح ہو اسکی کسی قسم کا ثبوت یقینی تو کہاں ظنی بھی نہیں ہے جیسے مریخ میں یا اور سیاروں میں آبادی کا ہونا کہ محض اس وجہ سے کہ چاند میں دوربینوں سے کچھ آبادی کے آثار نظر آئے ہیں (ممکن ہے کہ یہ بھی انعکاس ہو زمین کی آبادی کا جیسے آئینہ میں صورت کا عکس نظر آتا ہے) اس سے اسطرف بھی خیال پہونچا ہے کہ چاند بھی ایک سیارہ ہے جب اسمیں آثار آبادی کے ظاہر ہوتے ہیں تو اور سیاروں میں بھی ہوں گے اس وجہ سے یہ خیال پیدا ہوا ہے۔ یہ درجہ علم وہمی کا ہے۔ ظاہر ہے کہ یہ درجہ علم کا کسی طرح بھی اعتماد کے قابل نہیں۔ اور درمیانی درجہ اعتماد کے قابل ہے مگر کچھ نہ کچھ احتمال جانب مخالف بھی رکھتا ہے۔ اور پہلا درجہ یعنے یقینی ایسا اعتماد کے قابل ہے کہ اس میں مطلق جانب مخالف کا احتمال نہیں حتے کہ اگر تمام دنیا بھی اس کے خلاف کہے تب بھی عقل سلیم اسکو تسلیم نہیں کر سکتی مثال اسکی وہی ایک اور ایک ملکر دو ہونا کہ اگر بالفرض دنیا بھر اس کے خلاف کہنے لگے تو کسیکا دل اسکو تسلیم کرنے کو تیار نہ ہوگا۔ غرض تیسری قسم یعنی وہمی تو خارج از بحث ہے صرف دو قسمیں علم کی قابل شمار ہیں یقینی[1] اور ظنی[2]۔

اس تقریر سے اچھی طرح سمجھ میں آگیا ہوگا کہ عقلی دلیل کی دو قسمیں ہیں ایک یقینی[1] دوسری ظنی[2] اب سمجھنا چاہیئے کہ دلیل نقلی میں یعنے شرعی میں بھی دو درجے نکلتے ہیں یعنے یقینی اور ظنی۔ یقینی وہ ہے کہ جس کے الفاظ کسی مضمون کے متعلق بالکل صریح

(ح) اور صاف ہوں اور وہ باعتبار سند اور ثبوت کے بھی بالکل قابل اعتماد ہو ظن غالب کے مرتبہ میں نہو بلکہ یقین کے مرتبہ میں ہو۔ اسکو یقینی کہیں گے اور جس میں ان دونوں میں سے ایک بات نہو وہ یقین کے درجہ سے اتر کر ظن کے درجہ میں آجاوے گی مثلاً الفاظ تو صریح اور صاف ہوں لیکن سنداس کی اس اعلیٰ درجہ کی نہو جسکو محدثین متواتر کہتے ہیں متواتر اسکو کہتے ہیں کہ ہر زمانہ میں اسکو اتنے راویوں نے روایت کیا ہو جن کے جھوٹ پر جمع ہو جانے کو عقل تسلیم نکرے جیسے حدیث اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ ہے۔ بلاشبہ اسکی مثال یہ ہے کہ کلکتہ ہمنے نہیں دیکھا۔ لیکن ہر جگہ اور ہر وقت کلکتہ کو دیکھنے والے اور حالات سُنانے والے اتنے موجود ہیں جن کو کوئی اہل عقل جھوٹ پر جمع ہو جانے والا تسلیم نہیں کر سکتا اس بنا پر ہم کو پورا یقین ہے کہ کلکتہ ایک شہر ہے اسی طرح حدیث مذکور کو ہر زمانہ میں اس کثرت سے لوگوں نے متفق اللفظ روایت کیا ہے کہ ہم کو کچھ شک اسمیں نہیں ہو سکتا کہ یہ الفاظ فرمودہ زبان فیض ترجمان حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ قرآن شریف کل کا کل من اولہ الی آخرہ ایسا ہی متواتر ہے اور تغیر و تبدل سے محفوظ ہے اسکی شہادت غیر اقوام نے بھی دی ہے۔ اور بہت سی حدیثیں بھی متواتر موجود ہیں سو جو حدیث ایسی ہو وہ دلیل یقینی کہلاوے گی اور جو حدیث متواتر نہو وہ ظنی کہلاوے گی اگرچہ اِس کے الفاظ اپنے معنوں میں صریح اور صاف ہیں اور اس اعتبار سے اسکو دلالۃً یقینی کہہ سکتے ہیں لیکن چونکہ ثبوتاً ظنی ہو گئی اسوجہ سے اسکو علماء اسلام نے یقینی کے درجہ سے اتار دیا ہے۔ قرآن کل کا کل باعتبار ثبوت کے یقینی ہے مگر بعض جگہ الفاظ کی دلالت اوسمیں بھی ظنی ہے اسوجہ سے کہ اس لفظ کے دو معنی ہیں تو کسیکی تعیین یقینی نہیں ہو سکتی اِس وقت میں کہا جاتا ہے کہ ثبوتاً یقینی ہے لیکن دلالۃً ظنی +

تنبیہ۔ لغت میں ظن کا ترجمہ گمان ہے اِس اعتبار سے دلیل ظنی کے معنے یہ ہو سکتے ہیں کہ محض اٹکل اور گمان ہے مگر یاد رہے کہ یہاں معنے اس کے یہ نہیں ہیں بلکہ معنے یہ ہیں کہ وہ دلیل بالکل صحیح ہے اور ہر طرح قابل اعتماد اور واجب التسلیم ہے لیکن اس درجہ سے

(ح) کچھہ کم ہے جس درجہ کی متواتر ہوتی ہے۔

اس کی توضیح مذکورہ مثال سے ہوتی ہے کہ ایک اور ایک ملکر دو ہونا بھی صحیح بات ہے اور زمین کی حرکت بھی صحیح بات ہے لیکن آجکل کے سائنس دانوں کے نزدیک بھی دونوں میں کچھہ فرق ضرور ہے اتنا یقین زمین کی حرکت کا نہیں ہے کہتے جتنا ایک اور ایک ملکر دو ہونیکا۔ یہ تنبیہ اس واسطے کردی گئی کہ بعض لوگ شرعی دلیلوں کی نسبت ظنی کا لفظ سنکر بہت چونکنے ہوتے ہیں اور کہتے ہیں کہ شریعت کی باتیں بھی ظن وگمان پر مبنی ہیں۔ یہ خرابی خلط اصطلاح کی ہے اردو میں ترجمہ ظن کا گمان ہے اور گمان اور وہم اور خیال اردو محاورہ میں سب قریب ہیں تو جب کہا جاتا ہے کہ فلاں دلیل ظنی ہے تو اردو داں اصحاب کے ذہن میں ان ہی تینوں یعنے گمان ووہم وخیال میں سے کوئی معنے آجاتے ہیں اور اس سے وحشت ہوتی ہے حالانکہ وہ ظن جو علما کی زبان پر ہے وہ گمان ووہم وخیال کا مرتبہ نہیں ہے بلکہ یقین ہی کا مرتبہ ہے ہاں بمقابلہ قطع ویقین کے درجہ دوم میں ہے۔ اس مغالطہ کی ایک نظیر اور بھی ہے وہ یہ کہ کہا جاتا ہے کہ شریعت کے احکام چار چیزوں سے ثابت ہوتے ہیں۔ کتاب اللہ یعنی قرآن شریف اور سنت یعنے حدیث اور اجماع اور قیاس سے۔ قیاس اردو میں اٹکل کو کہتے ہیں۔ بعض بے باک لوگ آئمہ مجتہدین پر یہ اعتراض کرنے لگتے ہیں کہ یہ رائے اور اٹکل کو دین میں دخل دیتے ہیں یہ غلط اصطلاح ہے جسکو تم قیاس کہتے ہو۔ آئمہ مجتہدین کی اصطلاح میں وہ قیاس نہیں ہے اُن کے نزدیک قیاس کی حقیقت تعدیۃ الحکم من منصوص الی شئ غیر منصوص باشتراک العلۃ ہے یعنی ایسی چیز کا حکم جسکی تصریح شریعت میں نہ آئی ہو دوسری کسی چیز سے نکالنا جسکی تصریح شریعت میں آچکی ہو دونوں میں کوئی مشابہت تلاش کرکے۔ اسکی مثال یہ ہے کہ ایک مرتبہ ایک مال حدود میونسپلٹی میں لایا گیا اس کا بیجک مشتبہ تہا اُسکو گرفتار کیا گیا فوراً وہ شخص بیجک کو کہا گیا۔ یہ مقدمہ عدالت میں پہونچا اور بیجک کہا جانے کے مقدمہ کے نام سے موسوم ہوا اور اسپر ہر دفعہ دہوکہ دہی یا کسی اور دفعہ

(باقی آئندہ)

قال تعالیٰ کما ارسلنا فیکم رسولا منکم یتلوا علیکم ایٰتنا ویزکیکم ویعلمکم الکتٰب والحکمۃ ویعلمکم ما لم تکونوا تعلمون ط

چوں در کریمہ صدر قولہ یتلو و یعلمکم الکتٰب بر فضل علم نظم و معنی و قولہ یزکیکم بر شرف علم کلام عقائد و علم سلوک و قولہ والحکمۃ بر مزیت علم اسرار و علم اصول آں با وضح بیان ست و ازاں جزو بودن تصوف کہ مشتمل بر سلوک و اسرار ست از علم دین نیک عیان ست و باتفاق اہل مذاق مثنوی را در کتب این فن خاص شان ست لاکن از علا قش محتاج تبیان ست بنا علیہ این شرح اردو کہ معنونش را

کلید مثنوی

عنوان ست و این پنج اول حصہ ثانی از جلد سوم ازان ست را بالفاظ و عبارت مولوی شبیر علی و مولوی حبیب احمد سلمہما اللہ کہ ہر یکے از ایشان بر صاحب معانی یعنی مولانا اشرف علی صاحب دام ظلہم بمنزلہ لسان و ترجمان ست) در وصل متن را چناں حل کردہ کہ غایت امکان ست و مسائل را بطورے تقریر نمودہ کہ ہم موافق تحقیق اہل اتقان و ہم مطابق حدیث و قرآن ست و اشکالات و اغلاط را بطرزے دور ساختہ کہ مورث اطمینان و امان ست و جابجا ملفوظات سیدنا الحاج محمد امداد اللہ کہ مطرب آذان و منشط اذہان ست ہم در مطاویش سپردہ حسب فرمائش

محمد عثمان غفر لہ المنان تاجر الہادی دہلی

در مطبع محبوب المطابع دہلی طبع گردید

نشر الطیب فی ذکر النبی الحبیب صلے اللہ علیہ وسلم

جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے حالات وسیر میں نہایت جامع و مستند کتاب یہ ہی مبارک کتاب ہے جسکے زمانے تالیف میں باوجودیکہ اطراف و جوانب میں وبا پھیل رہی تھی مگر اسکی برکت سے تھانہ بھون محفوظ رہا اور وبا کے زمانہ میں جس مکان میں یہ پڑھی جاتی ہو وہ مکان محفوظ رہتا ہو گویا اسکا مطالعہ دافع بلیات ہو اور کیوں نہ ہو یہ اُس ذات مقدس کے حالات میں ہے جو رحمت ہی رحمت ہیں ۔ قیمت عمر

قصہ معراج اور معتبر واقعات

شب معراج کے واقعات جتنے عجائب و غرائب اور بیشمار معجزات کو شامل ہیں وہ کسی سے مخفی نہیں لیکن انقلاب زمانہ اور دور حاضرہ کے افراط و تفریط سے جہاں اور بہت امور تختہ مشق بنگئے ہیں معراج شریف کے واقعات بھی اس سے خالی نہیں رہے اگر ایک شخص اسمیں سینکڑوں جھوٹی روایتیں منظوم کرتا ہو تو دوسرا تمام قصہ ہی کو یکسر اڑا دیتا ہو اس انقلاب کو دیکھتے ہوے حضرت اقدس جامع الشریعت والطریقت حکیم الامۃ مجدد الملۃ حضرت مولانا مولوی شاہ محمد اشرف علی صاحب دام ظلہم العالی نے اس ضرورت کو ملحوظ فرما کر تنویر السراج فی لیلۃ المعراج تالیف فرمائی جس میں افراط و تفریط کو چھوڑ کر اپنی عادت شریفہ کے موافق اعتدال کے ساتھ واقعات کو کتب احادیث و سیر سے جمع فرمایا ہے حضرت ممدوح کے انتساب کے بعد کتاب کی اہمیت اس کی تعریف اسکی خوبیوں کے اظہار کی ضرورت نہیں رہتی
قیمت دس آنے (۱۰/)

المصالح العقلیہ للاحکام النقلیہ

یعنی اسلامی احکام کی عقلی حکمتیں افسوس ہو کہ خدا تعالے کے احکام بجالانے اور امر و نہی پر عمل کرنے میں ہزاروں حیلے تراشے جاتے اور حالتیں دریافت کی جاتی ہیں خصوصاً آج کل نئی تعلیم کے اثر سے علت طلبی کی علت اور بھی زیادہ ہوگئی اور اکثر جدید تعلیم یافتہ تحقیق اسباب علل کو آڑ بنا کر عمل سے بے پرواہ ہوگئے ہیں مگر خدائے تعالی جزائے خیر عطا فرمائے حضرت حکیم الامۃ مجدد الملۃ مولانا شاہ محمد اشرف علی صاحب تھانوی کو کہ المصالح العقلیہ اردو زبان میں تالیف فرما کر آزادان ہند کیلئے رموز و اسرار شرعیہ کا ایسا بیش بہا ذخیرہ جمع فرما دیا ہے جو ایک حق طلب و حق پسند کے لئے ہدایت کا معقول ذریعہ ہوسکتا ہے ورنہ خود پسند و نفس پرست کے لئے تو دفتر بھی کافی نہیں قیمت کامل ہر سہ حصص دو روپے ایک آنہ ۔

الانتباہات المفیدہ

علم کلام جدید کا نہایت مفید رسالہ قیمت ۹/

جملہ فرمائشیں بنام محمد عثمان مالک کتب خانہ اشرفیہ دریبہ کلاں دہلی آنی چاہئیں

التکشف عن مہمات التصوف

یعنی

حضرت والا مدظلہم کی مفید عوام و خواص افراط و تفریط سے پاک صحیح تصوف کی حقیقت میں نہایت ضروری اور عجیب کتاب

بعد الحمد والصلوٰۃ کہ اس زمانہ پُرفتن میں منجملہ دیگر اغلاط عوام کے بڑی غلطی علم تصوف کے فہم میں ہوئی کسی نے تو قوالی و عملی بدقیدی کا نام تصوف رکھ لیا اور کسی نے محض رسوم کو تصوف کہا اور کسی نے صرف کثرت اوراد و وظائف کو تصوف کہدیا اسیطرح اسکے مسائل وحدۃ الوجود وحدۃ الشہود وغیرہ کے سمجھنے میں صدہا غلطیاں کیں اس فرقہ کو تو یہ ضرر پہنچا کہ اپنے عقائد خراب کئے بعضے شرک تک میں مبتلا ہو گئے اور بعض حضرات ایسے بڑھے کہ وہ تصوف کا اصل ہی سے انکار کر بیٹھے اور حضرات اولیاء اللہ رحمہم اللہ کی شان میں بے ادبی و گستاخی سے پیش آئے اور مسائل تصوف کو غیر ثابت بالکتاب والسنۃ اعتقاد کر لیا اور تصوف کو خلاف شریعت کے سمجھکر اُسکے نام سے کوسوں بھاگنے لگے اُنکو یہ ضرر ہوا کہ اسکے برکات سے محروم رہے اور قلب میں قساوۃ پیدا ہو گئی اور بعض حضرات وہ ہیں جو منکر نہیں اور حضرات اولیاء اللہ کے بھی معتقد ہیں لیکن تصوف کو شریعت کا غیر سمجھتے ہیں اور جس نظر سے اس علم شریعت کو دیکھنا چاہیے اُس نظر سے نہیں دیکھتے اور اسکے مسائل کو غیر ثابت بالسنۃ جانتے ہیں نظر براں حکیم الامۃ جامع شریعت و طریقت مولنا موصوف الصدر نے یہ کتاب ایسی تالیف فرمائی جس سے تصوف کی حقیقت اور اسکے ضروری مسائل کی تحقیق جسمیں لوگ غلطیاں کرتے ہیں واضح ہو گئیں جو لوگ اس راہ کو قطع کر رہے ہیں یا ادھر متوجہ ہونیکا ارادہ رکھتے ہیں ان کو تو خصوصاً اور عامہ مومنین کو عموماً اس کتاب کا مطالعہ کرنا بلکہ سبقاً سبقاً پڑھنا بہت ضروری ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ تمام اشکال حل ہونیکے علاوہ بہت سے ایسے جدید فوائد ضروری دیکھنے میں آوینگے جو نہایت کارآمد ہیں۔ قیمت (صہ)

احکام التجلی من التعلی والتدلی

جناب باری عز اسمہ کا دیدار کب ہوگا کہاں ہوگا کس طرح ہوگا اس باب میں حضرت مدظلہم نے نہایت عجیب و لطیف رسالہ تحریر فرمایا ہے اسمیں تین فصلیں ہیں فصل اول میں دلائل شرعیہ سے یہ تحریر فرمایا ہے کہ دنیا میں دیدار باری تعالیٰ ممتنع ہے فصل دوم میں یہ بیان ہے کہ اس امتناع سے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات مقدس مستثنیٰ ہے اور آپکو لیلۃ المعراج میں ظاہری آنکھوں سے دیدار باری تعالیٰ ہوا فصل سوم میں نہایت شرح و بسط سے یہ تحریر فرمایا ہے کہ آخرت میں تمام اہل ایمان کو انہیں ظاہری آنکھوں سے دیدار باری تعالیٰ ہوگا اور فلاں فلاں مقام پر ہوگا اور ہر مقام کے دیدار میں کیا فرق ہے اسکے ساتھ ہی تجلی کے اقسام ذکر فرما کر بہت سے فوائد علمیہ تحریر فرمائے ہیں اسیطرح یہ رسالہ ایک بحث میں مفصل و مکمل ہو گیا ہے

قیمت تین آنہ (۳/)

جملہ فرمائشیں بنام محمد عثمانی مالک کتب خانہ اشرفیہ دریبہ کلاں دہلی آنی چاہئیں

مسائل السلوک مع رفع الشکوک

یہ کتاب علم تصوف کے جواہرات کا بے بہا خزینہ اور دریائے معرفت میں شناوری کرنیکا عمدہ سفینہ ہے متبع شریعت کیلئے نایاب تحفہ اور سالک طریقت کیلئے بیمثل سہنا ہے ہمت افزائے اہل سلوک و دافع شبہات و شکوک ہے اسرار معارف کی کان ہے شریعت کی روح اور طریقت کی جان ہے مخالفین کیلئے اتمام حجت ہے اور محبین کے لئے موجب ازدیاد محبت ہے اسکی ہر سطر مدلول آیت قرآنی اور ہر لفظ مصدر کیف روحانی ہے پس کہاں ہیں علم تصوف پر نکتہ چینی کرنے والے اور کدھر ہیں طریقت کو شریعت سے جُدا بتانیوالے وہ آئیں اور مسائل السلوک کا مطالعہ کر کے اپنی غلطی پر متنبہ ہوں انشاء اللہ تعالیٰ ہر ایک مسئلہ پر آیت قرآنی سے استدلال دیکھکر انکو واضح ہو جائیگا کہ شریعت عین طریقت اور طریقت عین شریعت ہے ان دونوں میں تفریق کرنا اور ایک کو دوسرے کے غیر بتانا سراسر بے دینی و جہالت ہے قیمت تین روپے چار آنے محصولڈاک

خلاصہ سائنس اور اسلام

اردو زبان میں یہ پہلی کتاب ہے جو دینیات کی جامعیت کے ساتھ سائنس اور طبعیات کا پہلو لئے ہوئے ہے یہ کتاب زیادہ تر ان تعلیمیافتوں کیواسطے تالیف کیگئی ہے جو علوم مروجہ کے اثر سے متاثر ہوکر شبہات میں مبتلا ہو جاتے ہیں یہ کتاب دیندار مسلمانوں کیلئے بھی ازبس ضروری اور نافع ہے مضامین کی مختصر فہرست یہ ہے۔ اول عقائد و اعمال کو لکھکر اسکے ضمن میں ہر قسم کے شرک اور خلاف شرع رسوم کو نہایت وضاحت سے بیان کیا ہے پھر معاصی اور طاعات کے بعض دنیوی نقصانات و منافع دکھلا کر حکومت و انتظام ملکی کی تشریح کی ہے اسکے بعد نماز کیلئے طہارت کے شرط ہونے کی حکمت۔ وضو میں اعضائے وضو دہونے اور ترتیب کی حکمت۔ نماز میں کعبہ کیطرف منہ کرنیکی حکمت بے نمازوں کی واہی تباہی۔ عذروں کے معقول جواب۔ اعمال حج کی فلاسفی اور بے پردگی کی خرابیاں تعدد ازدواج کے متعلق نہایت عمدہ بحث۔ اس شبہ کا جواب کہ شریعت محمدیہ کے قوانین نئی روشنی کے زمانے میں بے سود ہیں سچے صوفیوں کے حالات مادے کی قدامت کا ابطال فلاسفہ ہی کے مسلمہ اصول سے وحدانیت کی فلاسفی عقل کی حقیقت معلوم کرنے میں اہل سائنس کی بدحواسی حیات بعد الممات کا عقلی ثبوت اور فلاسفہ کے شبہات کا جواب۔ روح اور جسم کے باہمی تعلق کی حقیقت الغرض دنیا بھر کے شکوک و شبہات کے جوابات جو کسی حیثیت سے اسلام پر وارد ہو سکتے ہیں اس کتاب میں موجود ہیں جنکو پڑھکر اسلام کے دین کامل ہونیکا یقین کامل ہو جاتا ہے۔ قیمت دو روپے (۶)

اکسیر فی اثبات التقدیر

تقدیر اور تدبیر کے متعلق نہایت لطیف بحث ۱۲

جملہ فرمائشیں بنام محمد عثمان مالک کتب خانہ اشرفیہ دریبہ کلاں دہلی آنی چاہئیں

اور اوس کثرت کیوجہ سے تو مثل گردوں کے اور دریائے عمیق کے ہے کہ جس طرح ان چیزوں میں مختلف اشیار ہیں اسیطرح تو بھی تمام تجلیات اسمار کا مظہر ہے۔

آں توئی زفت است کہ آں نہ صد تو است ⁂ قلزم ست و غرقہ گاہ صد تو است

یعنی تیرا وہ تو عظیم کہ جو نو سو تو میں ایک قلزم ہے اور سیکڑوں تو کا غرقہ گاہ ہے۔ مطلب کہ تیرا وجود مرتبۂ روح میں ایک وجود نہیں ہے بلکہ چونکہ اوسمیں بہ نسبت جسم کے مظاہر اسمار زیادہ ہیں بلکہ اکثر لوگ انسان کو حقیقۃ جامعہ کہتے ہیں کہ اوس کے اندر حق سبحانہ تعالیٰ کے کل اسمار کا ظہور بدرجہ اتم بہ نسبت اور اشیار کے موجود ہے اگرچہ فی حد ذاتہ کامل ظہور نہو مگر بہ نسبت دیگر اشیار کے اسمیں ظہور کامل ہے تو جب وہ وجود درجہ روح میں تکثر رکھتا ہے تو اوسمیں سیکڑوں وہ وجود جو کہ ناقص ہیں غرق اور مستور ہیں اور وہ سارے وجودات اوس کے اندر موجود ہیں۔

۲۶۱

خود چہ جائے حد بیداری و خواب ⁂ دم مزن و اللہ اعلم بالصواب

یعنی خود کیا جگہ ہوشیاری اور بیداری اور خواب کی ہے پس چپ رہو اللہ درست بات کو زیادہ جاننے والا ہے۔ مطلب یہ کہ حالتِ بیداری و خواب جو کہ ہم بیان کرتے ہیں انکی بھی کیا حقیقت ہے لہذا بس چپ رہنا ہی مناسب ہے۔ اللہ ہی صواب کو خوب جانتا ہے اور ہمارے چونکہ یہ سب مکاشفات ظنیہ ہیں لہذا انمیں ممکن ہے کہ خطا ہو۔ آگے فرماتے ہیں:۔

شرح حبیبی

دم مزن تا بشنوی ز آں مہ لقا ⁂ الصلا اے پاکبازاں الصلا

دم مزن تا بشنوی اسرار حال از زبانِ بے زبان کہ قم تعال

دم مزن تا بشنوی زان دم زنان آنچہ ناید در بیان و در زبان

دم مزن تا بشنوی زان آفتاب آنچہ ناید در کتاب و در خطاب

دم مزن تا دم زند بہر تو روح آشنا بگزار در کشتی نوحؑ

ہمچو کنعان کاشنا میکرد او کہ نخواہم کشتی نوحؑ عدو

تو خاموشی اختیار کر ایسا کرنے سے محبوب حقیقی سے تو یہ سنے گا کہ اے پاکباز و تمکو

صلائے عام ہے اور تو خاموش رہ اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ تو بدون زبان کے تکلم کرنیوالے ۲۰۰۲

کو یہ اسرار بیان کرتے سنے گا کہ اٹھو اور ہماری طرف آؤ۔ دیکھ تو سکوت اختیار کرنا۔ اس کرنے

سے تو حق سبحانہ کو وہ اسرار بیان کرتے ہوئے سُنے گا کہ جو بیان میں نہیں آسکتے اور زبان سے

ادا نہیں ہوسکتے۔ خبردار تو بولنا ہی مت اس سے تجھے حق سبحانہ وہ راز سنائیں گے جو نہ احاطہ

تحریر میں آسکتے ہیں اور نہ تقریر میں تو چپ ہی رہنا تاکہ بجائے تیرے روح حق سبحانہ سے

کلام کرے یا تجھ سے روح حقیقی یعنی حق سبحانہ گفتگو کریں۔ خلاصہ یہ کہ اپنی عقل کو چھوڑ دے

اور شکوک و شبہات مت نکال بلکہ شیخ جو کہے اسکو تسلیم کر اور اپنی جد و جہد کو چھوڑ کر کشتی

نوحؑ میں سوار ہوجا۔ ایسا نہ کرنا جیسا کنعان نے کیا تھا کہ وہ تیرنا جانتا تھا اسپر مغرور ہوکر

اوس نے کہدیا کہ میں اپنے دشمن باپ نوحؑ کی کشتی میں نہ بیٹھونگا اگر تو تسلیم اختیار کریگا

تو قرب حق سبحانہ سے بہرہ ور اور انکا رازدار بنے گا اور نہ کنعان کی طرح اس بحر ناپیداکنار

میں غرق ہوجاویگا۔ قد تم الربع الاول من الدفتر الثالث من المثنوی

و للہ الحمد

شرح شبیری

دم مزن تا بشنوی زان مہ لقا — الصلا اے پاکبازان الصلا

یعنی چپ رہو تا کہ تم اُس مہ لقا سے یہ سنو کہ آؤ اے پاکبازو آؤ۔ مہ لقا سے مراد مرشد کامل مطلب یہ کہ تم خود چپ رہو اور اِن حقایق و علوم و معارف کے حصول کے درپے مت ہو بلکہ کام کیے جاؤ اور حالات کی اطلاع دو ہی گے تو بس جب مرشد دیکھے گا کہ تمکو ان علوم کے سمجھنے کی استعداد ہو گئی ہے اور تم کو در جبلہ جاں ہیں کوئی علم منکشف ہوا ہے تو اُسوقت وہ تم کو اُسکی حقیقت خود بتلا دیگا۔ اور تم کو خود دریافت کرنے کی ضرورت ہی نہو گی۔

دم مزن تا بشنوی اسرار حال — از زبان بے زبان کہ قصہ قال

۲۶۳

یعنی چپ رہو تا کہ تم اسرار حال کو بے زبان کی زبان سے سنو کہ اُٹھو آؤ۔ مطلب یہ ہے کہ تم اپنی طرف سے ان علوم و معارف و کیفیات کے طالب مت ہو بلکہ اپنی حالت کو مرشد کامل کے سامنے پیش کر دو وہ جو مناسب سمجھے گا تمھارے لئے تجویز کر لیگا۔ اور بلکہ خود زبان سے بھی چاہیئے کچھ نہ کہے بلکہ وہ ذریعہ القا کے تمکو اُن علوم و معارف کی تحصیل کرا دیگا اور اگر زبان سے بھی کہے گا تو وہ وقت اور موقع کو دیکھکر کہے گا اور تمھاری استعداد کا لحاظ کرے گا۔

دم مزن تا بشنوی از دم زنان — آنچہ ناید در بیان و در زبان

یعنی چپ رہو تا کہ تم دم زنان (روحانی) سے وہ سنو جو کہ بیان اور زبان میں نہیں آ سکتا مطلب کہ وہ علوم و معارف اُن کی صحبت کے فیض سے حاصل ہونگے کہ جو الفاظ میں بیان نہیں ہو سکتے اِس لئے کہ وہ امور ذوقیہ و کشفیہ ہیں اُن کی صحبت میں رہنے سے حق تعالے کا

فضل ہوتا ہے اور اس شخص کو بھی منکشف ہو جاتے ہیں لہٰذا جب تک کہ یہ درجہ حاصل نہ ہو اُس وقت تک خاموشی ہی بہتر ہے۔

دم مزن تا بشنوی زان آفتاب اُنچہ ناید در کتاب و در خطاب

یعنی چپ رہو تاکہ اُس آفتاب سے وہ سنو جو کہ کتاب اور خطاب میں نہیں آسکتا۔ آفتاب سے مراد وہی مرشد کامل یعنی تم خاموش رہو اور خود کسی شے کے طالب مت ہو تو وہ چیزیں میسر ہوں گی کہ جو ان الفاظ ظاہری میں بیان نہیں ہو سکتیں۔

دم مزن تا دم زند بہر تو روح آشنا بگزار در کشتی نوحؑ

یعنی تم چپ رہو تاکہ تمھارے لیئے روح بولے اور کشتی نوح میں تیرنے کو چھوڑ دو۔ روح سے بھی مراد مرشد کامل مطلب یہ کہ تم خود دعوے اور اقتضائں کو مٹا دو اُسوقت مرشد تمھاری استعداد کے موافق خود تمکو تعلیم کر دے گا بس ترک دعوے ایک بہت بڑی چیز ہے کہ اُس سے فضل ہوتا ہے۔

۲۶۴

ہمچو کنعان کاشنا میکرد او کہ نخواہم کشتی نوحؑ عدو

یعنی مثل کنعان کے کہ وہ شناوری کرتا تھا (اور کہتا تھا) کہ میں کشتی نوح عدو کی نہیں جانتا۔ مطلب یہ کہ تم دعوے کو ترک کرو ورنہ اگر تم دعوے کرو گے تو تمھارا ایسا حال ہوگا جیسے کہ کنعان نے شناوری کا دعوے کیا کہ میں تیر کر بچ جاؤں گا اور نوح علیہ السلام کی نہ مانی تو ہلاک ہوا اسیطرح اگر تم مرشد کامل کی نہ سنو گے اور دعوے کرو گے تو ہلاک ہو گے آگے کنعان کا قصہ بیان فرماتے ہیں کہ۔

فکذ تمر الربع الاول من الدفتر الثالث من المثنوی وللہ الحمد

كتاب التوحيد والتوكل

الحديث ابن عدي وابو نعيم في الحلية من حديث ابن عمر القدر سر الله فلا تفشوا الله عز وجل سره لفظ ابي نعيم وقال ابن عدي لا تكلموا في القدر فانه سر الله الحديث وهو ضعيف **ف** في تسمية القدر بسر الله والنهي عن التكلم فيه دلالة على امرين احدهما جواز انكشاف مسئلة القدر في الدنيا بقدر الاستعداد والا لما نهى عن افشائه لان النهي يقتضي المقدورية وثانيهما النهي عن افشاء الكشفيات

کتاب توحید وتوکل

حدیث ابن عدی اور ابو نعیم نے حلیہ میں ابن عمرؓ کی حدیث سے روایت کیا ہے کہ (مسئلہ) قدر اللہ تعالیٰ کا راز ہے سو اللہ عزوجل کے راز کا افشا مت کرو یہ الفاظ ابو نعیم کے ہیں اور ابن عدی نے (بجائے ان الفاظ کے یہ) کہا ہے کہ قدر میں کلام مت کرو کیونکہ وہ راز ہے اللہ تعالیٰ کا (اسکا بھی وہی حاصل ہے) اور یہ حدیث ضعیف ہے (یعنی لفظاً باقی معنیً حدیث صحیح سے ثابت ہے جسمیں قدر میں کلام کرنے پر ناخوشی ظاہر فرمائی ہے) **ف** مسئلہ قدر کو سرّ الٰہی فرمانے میں اور اُس میں کلام کرنے سے ممانعت فرمانے میں دو امر پر دلالت ہے ایک یہ کہ مسئلہ قدر دنیا میں بھی بقدر استعداد منکشف ہو سکتا ہے ورنہ اُس کے افشا سے ممانعت نہ فرمائی جاتی کیونکہ ممانعت کرنا اسکو مقتضی ہے کہ اُس چیز پر قدرت بھی ہو (اور قدرت علی الافشا موقوف ہے انکشاف پر)۔

۱۲۹

ناعلم ان افشاء سر القدر ولو للحرمن عن الكشف الغوامض
عنه ان انکشاف سر القدر بدون الکشف غوامض

والغوامض التي لا
يتحملها غير الاهل
والثاني معروف في
كلام القوم والاول معلوم
للخواص وما قاله
بعضهم من امتناع
انكشافه حتى في
الجنة فالمراد
انكشافه بكنهه
لتوقفه على
تحقيق الصفات
بكنهها وهو
ممتنع لاستلزامه
احاطة الممكن
بالواجب۔

۱۳۰

الحديث مرض علي
فسمع رسول الله
صلى الله عليه وسلم
وهو يقول اللهم
صبرني على البلاء
فقال لقد سألت الله

اور دوسرا امر یہ کہ امور کشفیہ کے اور ایسے
غوامض کے افشاء سے ممانعت ہے کہ
نا اہل اوس کا تحمل نکر سکے اور یہ دوسرا امر تو
(عام طور سے) کلام قوم میں معروف ہے
اور امر اول (صرف) خواص کو معلوم ہے
(باقی عام خیال یہی ہے کہ سر قدر دنیا میں
منکشف نہیں ہوسکتا گو آخرت میں ہوجائے)
اور بعض کا جو یہ قول ہے کہ اس کا انکشاف
(مطلقاً) ممتنع ہے حتے کہ جنت میں بھی انکشاف
نہیں ہوگا) تو مراد انکشاف بکنہہ ہے کیونکہ
وہ موقوف ہے انکشاف صفات (الٰہیہ)
بکنہہا پر اور وہ ممتنع ہے (حتیٰ کہ آخرت
میں بھی) کیونکہ اُس سے ممکن کا احاطہ کرنا
واجب کو لازم آتا ہے (اور یہ احاطہ عقلاً
ممتنع ہے جس میں سب مواطن برابر ہیں)

حدیث حضرت علی رضی مریض ہوئے
سو اُن کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
دعا کرتے سنا کہ اے اللہ مجھکو بلا پر صبر
دیجئے آپ نے فرمایا تم نے اللہ تعالیٰ سے
بلا مانگی (کیونکہ صبر تو اُسی میں ہوتا ہے)
سو اللہ تعالیٰ سے عافیت مانگو (عراقی کہتے ہیں کہ

البلاء فسل الله العافية
تقدم مع اختلاف قلت لم
اظفر بهذا المحل ورأيت
في الفصل الثاني من باب
الدعوات في الاوقات من
المشكوة عن الترمذي.
سمع النبي صلى الله عليه وسلم
رجلا وهو يقول اللهم اني
اسئلك الصبر فقال سألت البلاء
فاسئله العافية **ف** فيه نكير
على ما يوهم دعوى القوة فكيف
بدعواها كما قد يصدر
عن بعض المغلوبين كقول
سمنون المحب رح

فليس لي في سواك حظ
فكيف ما شئت فاختبرني

وعوتب وابتلي فاستغفر
وعوفي وما ورد من
سوال الصبر في النصوص
فهو في الاعمال مثل
الثبات في الجهاد

یہ حدیث پہلے گذر چکی مع کسیقدر اختلاف کے
ہیں (اشرف) کہتا ہوں کہ مجکو وہ موقع نہیں
ملا اور مشکوۃ کے باب دعوات فی الاوقات کی
فصل ثانی میں ترمذی سے منقول دیکھا ہے
کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو یہ
دعا کرتے سُنا کہ اللہ میں آپسے صبر مانگتا
ہوں آپنے فرمایا تونے اللہ سے بلا مانگی
سو اُس سے عافیت مانگ **ف** اس
حدیث میں ایسے امر پر نکیر ہے جو دعوے
قوت کو موہم ہو چہ جائیکہ قوت کا دعوے
ہو جیسے بعض مغلوبین سے اس کا صدور
ہو جاتا ہے جیسے سمنون محب رح کا قول ہے

جز تیرے مجکو کوئی بھاتا نہیں
آزما لے جس طرح چاہے مجھے

اور اسی سے اُنپر عتاب ہوا - اور (حبس بول
میں) مبتلا ہو گئے پھر استغفار کیا اور
آرام ہو گیا اور وہ جو نصوص میں صبر کا
سوال آیا ہے وہ صبر فی الاعمال ہے
جیسے جہاد میں ثابت قدم رہنا - اور
اُسی کے ساتھ ساتھ غلبہ علی الکفار کا
بھی سوال ہے جو زوال بلا کے سوال کو

۱۳۱ نادر ما یوہم دعوی القوۃ

واما معه بسوال الغلبة
على الكفار المستلزم لسوال
زوال البلاء فافترقا ۔

كتاب المحبة والشوق

الحديث ان ابراهيم
قال لملك الموت اذ جاءه
ليقبض روحه هل رأيت
خليلا يقبض خليله
الحديث لم اجد له اصلا
وتمامه فاوحى الله تعالى
اليه هل رأيت محبا
يكره لقاء حبيبه
فقال يا ملك الموت
الآن فاقبض قلت
معناه مركب من الادلال
والشوق وهما
ثابتان ومن كراهة
الله مساءة المؤمن
وقد ورد صريحا
وقد تقدم

۱۳۲

مستلزم ہے سو دونوں سوالوں میں
فرق ہو گیا (یعنی جس سے نہی آئی اور جس کا
امر آیا ہے)

کتاب المحبۃ والشوق

حدیث ابراہیم علیہ السلام نے ملک
الموت سے فرمایا جب وہ آپکی روح قبض
کرنے آئے کیا آپنے کسی دوست کو
دیکھا ہے کہ اپنے دوست کی جان لیتا ہو
(عراقی کہتے ہیں) میں نے اسکی کوئی
اصل نہیں پائی اور تتمہ اس کا یہ ہے کہ
اللہ تعالے نے انپر وحی فرمائی کیا تمنے
کسی محب کو دیکھا ہے کہ اپنے محبوب سے
ملنا ناگوار سمجھتا ہو انہوں نے فرمایا اے
ملک الموت بس اب جان لیلو **ف**
میں کہتا ہوں اس کے معنے مرکب ہیں
ادلال اور شوق سے اور یہ دونوں ثابت
ہیں اور نیز ایک تیسرے جزو سے بھی
یعنی اللہ تعالی کا مومن کے رنج کو ناگوار
سمجھنا اور یہ مضمون (حدیث میں) صریحًا
وارد ہوا ہے (کہ حق تعالی فرماتے ہیں

باقی آئندہ

(۱۰۲) خانصاحب نے فرمایا۔ کہ مولوی ذوالفقار علی صاحب بیان فرماتے تھے۔ کہ مولوی رستم علی بریلی کے رہنے والے اور بہت پہلوان تھے۔ مولوی اسمٰعیل صاحب شہید کے بہت گہرے دوست تھے۔ اتفاق سے مولانا اسمٰعیل صاحب اور مولوی رستم علی صاحب چاندنی چوک میں کو جا رہے تھے کہ ایک پہلوان نے مولانا کو گالیاں دینی شروع کیں اسپر مولوی رستم علی صاحب کو غصہ آیا۔ اور وہ تلوار نکالکر اس کے مارنے کو دوڑے۔ مولانا نے جھپٹ کر مولوی رستم علی کا ہاتھہ پکڑ لیا۔ اور فرمایا کہ میاں رستم علی کیا کرتے ہو وہ گالیاں بیجا نہیں دیتا۔ بلکہ وہ ٹھیک کہتا ہے۔ کیونکہ وہ یہی تو کہتا ہے۔ کہ یہ بڑا بددین ہے جو نئی نئی باتیں نکالتا ہے سو اسمیں وہ کیا بیجا کہتا ہے میری باتیں اس کے لئے تو واقعی نئی ہیں۔ علما نے یہ باتیں ان بیچاروں کو کہاں سنائی ہیں۔ پھر اس کو نئی کیوں نہ معلوم ہوں اور وہ گالیاں کیوں نہ دے۔ اس کا اس پہلوان پر بہت اثر ہوا۔ اور اس روز سے مولانا کا دوست بن گیا۔

حاشیہ حکایت (۱۰۲) **قولہ**۔ وہ ٹھیک کہتا ہے **اقول** اپنے کبریٰ کے صدق پر نظر فرمائی جو دینی مسئلہ ہے کہ جو نئی بات نکالے بددین ہے۔ اور صغریٰ ایک واقعہ ہے خود اون کے ذات کے متعلق اوسمیں کوئی دین کا ضرر نہیں اس لئے اوسپر نظر نہیں فرمائی رہا یہ کہ یہاں ایک صغریٰ اور بھی ہے کہ فلاں عمل (جو کہ واقع میں سنت ہے) نئی بات ہے اور یہ تغییر ہے شرع کی سو یہ ایک فرعی غلطی ہے جو کہ اعمال میں سے ہے اصولی غلطی تو نہیں جو کہ عقائد میں سے ہے مثلاً یہ سمجھنا کہ جو نئی بات دین میں ہو وہ اچھی ہے اور فرعی غلطی سہل ہے اور اوسکی اصلاح بھی قریب ہے (**اشت**)

(۱۰۳) خانصاحب نے فرمایا کہ میں اپنے بچپن کے زمانہ میں نواب مصطفٰے خاں کے مکان پر اپنے پھوپھا کے ساتھہ موجود تھا۔ اور وہاں مفتی صدرالدین خاں اور مرزا غالب بھی موجود تھے۔ مفتی صدرالدین خانصاحب نے مولوی محمد عمر صاحب ابن جناب مولانا اسمٰعیل صاحب شہید کا ایک قصہ بیان فرمایا۔ اور فرمایا۔ کہ یہ مشہور تھا کہ مولوی محمد عمر صاحب کو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بہت زیارت ہوتی ہے۔ اسپر میں اور امام صاحب جامع مسجد اور دو دوسرے اشخاص نے اصرار کیا کہ ہم کو بھی زیارت کرا دیجو۔

۱۱۷

مگر مولوی محمد عمر صاحب نے منظور نہ کیا۔ لیکن ہم نے اپنا اصرار برابر جاری رکھا۔ ایک مرتبہ میں نے خواب میں دیکھا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جامع مسجد کے منبر پر تشریف فرما ہیں اور مولوی محمد عمر صاحب آپ کو مورچھل جھل رہے ہیں اور کہتے ہیں کہ صدر الدین آؤ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کر لو۔ اور بعینہ یہی خواب امام صاحب نے دیکھا۔ اور بعینہ اسی طرح ان دوسرے اشخاص نے دیکھا جب صبح ہوئی تو میں امام صاحب کی طرف چلا تاکہ اُن سے یہ خواب بیان کروں اور وہ اپنا خواب بیان کرنے کے لیے میری طرف چلے۔ اور وہ دوسرے اشخاص بھی ہماری طرف چلے اتفاق سے راستہ میں ایک مقام پر ہم سب مل گئے۔ اور میں نے کہا میں تمھارے پاس جا رہا تھا رات میں نے یہ خواب دیکھا ہے اُنھوں نے کہا ہم تمھارے پاس آ رہے تھے ہم نے بھی بعینہ یہی خواب دیکھا ہے۔ اب ہم سب مل کر مولوی محمد عمر صاحب کے مکان پر آئے تو اس وقت مولوی صاحب اپنے مکان کے سامنے ٹہل رہے تھے ہم نے ان سے یہ خواب بیان کیا تو اُنھوں نے کہا کہ نہیں میں ایسا نہیں ہوں میں ایسا نہیں ہوں۔ اور یہ کہتے ہوئے بھاگ گئے ＊

۱۱۸

حاشیہ حکایت (۱۰۳) یہ مولوی محمد عمر صاحب مجذوب تھے اس لئے ان کے ان افعال کی (کہ ایک ہی رات میں سب کو ایک ہی خواب نظر آنا اور یہ کہنا کہ میں ایسا نہیں ہوں اور بھاگ جانا) حقیقت معلوم ہونے کی ضرورت نہیں یہ ضرورت سالکین کے اقوال و افعال میں ہوتی ہے۔ (تمت)

(۱۰۴) خانصاحب نے فرمایا کہ اسی مجلس میں نواب مصطفےٰ خاں نے اپنا قصہ بیان کیا کہ ہم چند احباب جن میں مرزا غالب بھی تھے اپنے بالاخانہ پر بیٹھے ہوئے تھے اور بلا مزامیر کے گانا ہو رہا تھا۔ اتفاق سے مومن خاں کہیں سے مولوی محمد عمر صاحب کو پکڑ لائے۔ وہ یہ کہتے جاتے تھے کہ مجھے چھوڑ دو مجھے چھوڑ دو۔ مگر مومن خاں نہیں مانتے تھے آخر لا کر اس مجلس میں ان کو بٹھلا دیا۔ گانا برابر ہوتا رہا۔ تھوڑی دیر میں مولوی محمد عمر صاحب نے ایک بہت ہی معمولی حرکت کی اُس کے اثر سے سارا

مکان ہل گیا۔ اسپر سب کو شبہ ہوگیا۔ یہ بھی خیال ہوا کہ شاید ان کی جنبش کا اثر ہو۔ اور یہ بھی کہ شاید زلزلہ ہو۔ اسپر سب کی توجہ مولوی محمد عمر صاحب کیطرف ہوگئی۔ تھوڑی دیر میں انہوں نے دوبارہ حرکت کی جو پہلی حرکت سے کسیقدر زیادہ تھی اس سے مکان بھی ہل گیا۔ اور پہلے سے زور سے ہلا۔ اب تو یقین ہوگیا کہ یہ انہی کی حرکت کا اثر ہے تھوڑی دیر میں ذرا اور زور سے حرکت کی تو اُس سے مکان کو اور زور سے حرکت ہوئی اور کڑیاں بھی بول گئیں اور طاقوں وغیرہ میں جو شیشہ آلات رکھے تھے وہ کھن کھن کھن کرنے لگے۔ اسپر کسی نے کہا کہ مولوی محمد عمر یہ کیا۔ انہوں نے فرمایا کہ میں تو پہلے ہی کہتا تھا کہ مجھے مت بٹھاؤ۔ اور یہ کہہ کر اُٹھ کر چلدیئے۔

حاشیہ حکایت (۱۰۴) یہاں بھی اُسی مضمون کا اعادہ کرتا ہوں جو حاشیہ حکایت بالا میں گذرا (**ش ت**)

(۱۰۵) خانصاحب نے فرمایا کہ مولانا گنگوہی فرماتے تھے کہ شاہ اسحٰق صاحب کے شاگردوں میں تین شخص نہایت متقی تھے۔ اول درجہ کے مولوی مظفر حسین صاحب دوسرے درجہ کے شاہ عبدالغنی صاحب۔ تیسرے درجہ کے نواب قطب الدین خانصاحب اس کے بعد فرمایا کہ ایک مرتبہ نواب قطب الدین خاں صاحب نے شاہ اسحٰق صاحب مولوی محمد یعقوب صاحب اور مولوی مظفر حسین صاحب اور چند دوسرے احباب کی دعوت کی شاہ اسحٰق صاحب نے منظور فرمالی اور مولوی محمد یعقوب صاحب نے بھی مگر مولوی مظفر حسین صاحب نے منظور نہ فرمائی۔ اس سے نواب قطب الدین خاں کو ملال ہوا۔ اور انہوں نے شاہ اسحٰق صاحب سے شکایت کی کہ میں نے مولوی مظفر حسین صاحب کی بھی دعوت کی تھی مگر انہوں نے انکار کر دیا۔ شاہ صاحب نے مولوی مظفر حسین صاحب پر عتاب فرمایا۔ اور فرمایا ارے مظفر حسین تجھے تقوے کی بدہضمی ہوگئی۔ کیا نواب قطب الدین کا کھانا حرام ہے انہوں نے فرمایا حاشا وکلا مجھے نواب صاحب پر اس قسم کی بدگمانی نہیں ہے شاہ صاحب نے فرمایا پھر تو کیوں انکار کرتا ہے انہوں نے عرض کیا کہ حضرت نواب صاحب نے آپ کی بھی دعوت کی ہے اور مولوی محمد یعقوب صاحب کی بھی اور ان کے

۱۱۹

علاوہ اتنے اور آدمیوں کی اور آپ کو پالکی میں لیجائیں گے۔ اوس میں بھی صرف صرف ہوگا اور نواب صاحب گو بگڑ گئے ہیں۔ مگر پھر نواب زادہ ہیں وہ دعوت میں ضرور نوابانہ تکلف بھی کریں گے۔ اور یہ بھی معلوم ہوا ہے۔ کہ نواب صاحب مقروض بھی ہیں پس یہ مقروض ہیں اور جتنا روپیہ وہ دعوت میں صرف کریں گے وہ ان کی حاجت سے زائد بھی ہے۔ تو یہ روپیہ وہ اپنے قرض میں کیوں نہیں دیتے ایسی حالت میں ان کا کھانا کراہت سے خالی نہیں۔ یہ بات شاہ صاحب کے ذہن میں بھی آگئی اور شاہ صاحب نے فرمایا کہ میاں قطب الدین اب ہم بھی تمہارے یہاں کھانا نہ کھائیں گے۔

حاشیہ حکایت (۱۰۵) قولہ ان کا کھانا کراہت سے خالی نہیں۔ **اقول** کہ اعانت بعیدہ ہے مطل فی اداء القرض کی کیا دقیق تقوے ہے اور استاد کیسے مقدس کہ یا تو شاگرد کو تاڑ رہے تھے یا اُن ہی کا اتباع کر لیا اور اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ اگر اپنے پاس دلیل ہو تو محض استاد کی تقلید سے دلیل کا چھوڑنا نہ چاہئے۔ (تمت)

۱۲۰ (۱۰۶) خانصاحب نے فرمایا کہ یہ قصہ بھی مولانا گنگوہی بیان فرماتے تھے۔ کہ ایک مرتبہ شاہ عبدالغنی صاحب کے یہاں کئی وقت کا فاقہ ہوا۔ اُس کا تذکرہ ان کی ماما نے کہیں کر دیا۔ اُس کی خبر کسی ذریعہ سے مفتی صدرالدین خاں صاحب کو بھی ہو گئی مفتی صاحب نے تین سو روپیہ شاہ صاحب کی خدمت میں بھجوا دیے۔ شاہ صاحب نے واپس کر دیئے اسکے بعد مفتی صاحب وہ روپیہ لے کر خود حاضر ہوئے۔ اور تخلیہ میں روپے پیش کئے۔ اور فرمایا کہ شاید حضور کو خیال ہو کہ یہ صدر الصدور ہے رشوت لیتا ہوگا اس لئے میں عرض کرتا ہوں کہ میں رشوت نہیں لیتا۔ بلکہ یہ روپے میری تنخواہ کے ہیں آپ ان کو قبول فرما لیجئے۔ شاہ صاحب نے فرمایا کہ مجھے تو یہ وسوسہ بھی نہیں گذرا کہ تم رشوت لیتے ہونگے میں تمہاری نوکری کو بھی اچھا نہیں سمجھتا اور اس لئے میں ان کے لینے سے معذور ہوں

حاشیہ حکایت (۱۰۶) قولہ خود حاضر ہوئے **اقول** اس سے جناب مفتی صاحب کا بھی کمال ادب و محبت دینی ثابت ہوتی ہے کہ واپسی کو اپنی شان کے خلاف سمجھکر متغیر نہیں ہوئے۔

(باقی آئندہ)

سیدنا ابوبکر:۔ ہاں میں زمین حرم کا باشندہ ہوں۔

شیخ یمن:۔ اور جہانتک مین سمجھتا ہوں کہ تم قریشی بھی ہو۔

سیدنا ابوبکر:۔ تمہارا یہ خیال بھی صحیح ہے بیشک میں قریشی بھی ہوں۔

شیخ یمن:۔ میں تم کو تیمی بھی سمجھتا ہوں۔

سیدنا ابوبکر:۔ بالکل صحیح خیال ہے میں تیم بن مرہ کے خاندان سے ہوں۔

شیخ یمن:۔ صرف ایک بات مجھے آپ میں اور دیکھنا باقی ہے۔

سیدنا ابوبکر:۔ وہ کیا بات ہے؟

شیخ یمن:۔ تم ذرا اپنا پیٹ کھولکر دکھادو تو میں اس بات کو بھی معلوم کرلونگا۔

سیدنا ابوبکر:۔ جبتک آپ مجھے اسکی حقیقت سے مطلع نہ فرمائینگے میں اپنا پیٹ کھولکر نہ دکھلاؤنگا۔

شیخ یمن:۔ مجھے علم صحیح صادق سے یہ بات معلوم ہوئی ہے کہ زمین حرم میں ایک نبی مبعوث ہونگے جنکے مددگار و معین دو شخص ہونگے ایک جوان اور ایک ادھیڑ جوان[1] تو خطرات میں بے محابا گھسنے والا اور مشکلات کا حل کرنیوالا ہے۔ ادھیڑ کا حلیہ یہ ہے کہ گورا رنگ، جسم لاغر یعنی دبلا پتلا آدمی ہے جسکے پیٹ کے اوپر ایک سیاہ تل ہے اور اسکی بائیں ران پر بھی ایک خاص نشان ہے پیٹ دکھانے میں آپ کا کیا حرج ہے؟ جس علامت کو مین دیکھنا چاہتا ہون تم اسکو مجھ سے نہ چھپاؤ کیونکہ اور سب علامات کامل طور پر میں تمہارے اندر دیکھ رہا ہوں صرف ایک یہی علامت دیکھنی باقی ہے جسکو تم مجھ سے چھپا رہے ہو میں نے یہ بیان سنکر اپنا پیٹ کھولکر اُسے دکھادیا اور اس نے میری ناف کے اوپر سیاہ تل اپنی آنکھون سے دیکھ لیا تو کہنے لگا کہ رب کعبہ کی قسم تم ہی وہ ادھیڑ آدمی ہو جسکی بابت آسمانی کتابوں میں خبر دی گئی ہے اور تم نبی آخر الزمان کے معاون و مددگار بنوگے اس لئے میں تم کو وصیت کرتا ہوں کہ ہدایت سے کبھی اعراض اور انحراف نہ کرنا اور راہ مستقیم کو مضبوطی کے ساتھ پکڑے رہنا اور کبھی اس سے بے رُخی نہ کرنا، حق تعالےٰ شانہ نے جسقدر مال و دولت اور نعمتیں تم کو عطا فرمائی ہیں اُنمیں خدا کی ناشکری سے ڈرتے رہنا سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں جس کام کیلئے

[1] یہ جوان حضرت سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ہیں ۱۲ منہ

یمن گیا تھا اُس سے فارغ ہو کر اُس عالم سے رخصتی ملاقات کرنے آیا تو وہ کہنے لگا کہ تم میرے چند اشعار جو میں نے نبی آخرالزمان کی شان میں کہے ہیں یاد کر کے آپ کی خدمت بابرکت میں پہنچا سکتے ہو؟ میں نے کہا ہاں مجھے اس خدمت سے کوئی انکار نہیں اسکے بعد اسنے چند اشعار پڑھے جنکو یاد کر کے میں نے مکہ کا رُخ کیا جب میں مکہ پہنچ گیا تو عقبہ بن ابی معیط، شیبہ، ربیعہ، ابوالجہل، ابوالبختری، اور نیز دیگر سرداران قریش میرے پاس آئے میں نے ان سے پوچھا کہ آجکل مکہ میں کوئی نئی بات تو نہیں ہے؟ کہنے لگے ایک بہت بڑا واقعہ پیش آیا ہے ابوطالب کا یتیم بھتیجا یہ دعویٰ کر رہا ہے کہ میں خدا کا رسول ہوں ہم اس معاملہ میں ابتک تمہارے منتظر رہے اگر تمہارا انتظار ہم کو نہ ہوتا تو ہم کبھی کے ایک رائے قائم کر چکے ہوتے سو اب تم آگئے ہو ہم تمہاری رائے کو سب کی طرف سے کافی سمجھتے ہیں میں نے اُن لوگوں کو لطائف الحیل سے ٹالدیا اور وہاں سے اُٹھ کر حکیم بن حزام[1] کے پاس پہنچا جو کہ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے بھتیجے ہیں میں وہاں جاکر بیٹھا ہی تھا کہ انکی باندی یہ کہتی ہوئی آئی کہ اے حکیم بن حزام آج تمہاری پھوپھی خدیجہ یہ کہتی پھرتی ہیں کہ میرا شوہر موسیٰ علیہ السلام کی طرح نبی مرسل ہے میں وہاں سے کھسک کر حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت فیضدرجت میں حاضر ہوا اور دعویٰ نبوت کا سارا قصہ آپ سے دریافت کیا آپنے وحی نازل ہونے کا پورا واقعہ بیان فرما کر ارشاد فرمایا کہ اے ابوبکر خدا تعالیٰ نے

۱۸

[1] سیدنا حکیم بن حزام بن خویلد بن اسد بن عبدالعزیٰ بن قصی قریشی اسدی ام المومنین حضرت خدیجہ بنت خویلد کے بھتیجے اور حضرت زبیر بن عوام کے چچازاد بھائی ہیں کعبہ کے اندر واقعہ فیل سے تیرہ برس پہلے علی اختلاف الروایات پیدا ہوئے۔ ایک سو بیس[2] برس کی عمر پاکر ۵۴ھ میں بعہد خلافت حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ وفات پائی بعض لوگ کہتے ہیں کہ ۵۰ھ میں انتقال فرمایا۔ وفات سے پہلے نابینا ہوگئے تھے۔ آپ زمانہ جاہلیت اور اسلام کے ہر زمانہ میں قریش کے اشراف اور ذوی وجاہت لوگوں میں شمار کئے گئے۔ جسقدر نیک کام آپنے زمانہ جاہلیت میں کئے تھے اسیقدر اسلام کے زمانہ میں بھی کئے۔ دارالندوہ آپ ہی کے قبضے میں تھا جسکو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے ہاتھ آپ نے ایک لاکھ درہم میں فروخت کر کے خیرات کر دیا۔ ان سے ابن زبیر نے کہا کہ تم نے قریش کی عزت کی چیز فروخت کر ڈالی آپ نے جواب دیا اب بجز پرہیزگاری کے عزت کے قابل کوئی چیز نہیں رہی آپ نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ لوگ میرے پاس ایسی چیز خریدنے آتے ہیں جو میرے پاس نہیں ہوتی کیا میں بازار سے خرید کر انکے ہاتھ فروخت کر دیا کروں؟ حضرت نے فرمایا اس چیز کی بیع نہ کرو جو تمہارے پاس نہ ہو آپ بڑے سخی آدمی تھے ۱۲ منہ۔

مجھ کو تمام مخلوق کی طرف اپنا رسول بنا کر بھیجا ہے پس تم مجھ پر ایمان لاؤ میں نے عرض کیا کہ بھلا اسکی کیا دلیل ہے؟ آپ نے فرمایا یمن کا وہ شیخ جس سے تم ملکہ آئے ہو میری نبوت کی دلیل ہے میں نے عرض کیا یمن میں تو بہت سے شیخ ہیں جن سے میں نے ملاقات کی تھی حضور نے فرمایا کہ نہیں وہ شیخ جس نے چند اشعار مجھ تک پہنچانے کے لئے تم کو سُنائے ہیں سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے پہلے ایمان لائے چنانچہ ابن عساکر حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت کرتے ہیں کہ سب سے پہلے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ اسلام لائے۔ زید بن ارقم فرماتے ہیں کہ جس شخص نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سب سے پہلے نماز پڑھی وہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ ہیں۔ ترمذی ابو سعید خدری سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے (ثقیفہ میں) بوقت قضیہ خلافت فرمایا تھا کہ کیا میں تم سب لوگوں سے زیادہ مستحق خلافت نہیں ہوں؟ کیا میں سب سے پہلے ایمان نہیں لایا؟ کیا فلاں فضیلت مجھ میں نہیں ہے کیا فلاں فضیلت مجھ میں نہیں ہے؟ شعبی فرماتے ہیں کہ میں نے ابن عباس سے عرض کیا کہ سب سے پہلے کون اسلام لایا تھا آپ نے فرمایا حضرت ابو بکرؓ اور کہا کیا تم نے حسانؓ[۱] کے یہ اشعار نہیں سُنے ؎

۱۹

اذا تذکرت شجوا من اخی ثقۃ + فاذکر اخاک ابا بکر بما فعلا

جب تم اپنے کسی پرہیزگار بھائی کا رنج والم یاد کرو + تو چاہئیے کہ ابو بکرؓ کے حالات بھی پیش نظر رکھو

---

[۱] سیدنا حسان بن ثابت بن منذر بن حرام بن عمرو بن زید مناہ بن عدی بن عمرو بن مالک بن نجار انصاری ہیں خزرجی ہیں پھر نجی مالک بن نجار میں محسوب ہوئے (کذا فی اسد الغابہ باب الحاء والسین) آپکی والدہ فریعہ بنت خالد بن خنیس بن لوذان ابن عبدوُد بن ثعلبہ بن خزرج بن کعب بن ساعدہ انصاریہ ہیں آپ شاعر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لقب سے ملقب ہیں کنیت آپکی ابو الولید ہے اور بعض لوگوں کے نزدیک ابو عبد الرحمٰن اور بعض لوگ "ابو الحسام" بیان کرتے ہیں احسام تلوار کو کہتے ہیں یہ کنیت اسوجہ سے رکھی گئی۔ کہ آپ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کیطرف سے زبانی لڑائی لڑتے اور مشرکین کی ہجو کرکے انکی آبروریزی کرتے تھے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ایک مرتبہ سید الکونین صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف کرتے ہوئے فرمایا کہ خدا کی قسم آپ ویسے ہی تھے جیسا حسان نے آپکی شان میں کہا ہے۔

متیٰ یبد فی الداجی البھیم جبینہ + یلح مثل مصباح الدجی المتوقد

جب شبِ تاریک میں انکی پیشانی کھل جاتی ہو • تو اس طرح چمکتی ہے جیسے اندھیری میں روشن چراغ

فمن کان او من قد یکون کاحمد + نظام لحق او نکال لملحد

پس مثل احمد صلی اللہ علیہ وسلم کے حق کا منتظم • اور کجرو کو سزا دینے والا کون ہوا ہے یا کون ہوگا

خیر البریۃ اتقاھا واعدلھا ✣ بعد النبی واوفاھا بما حملا

(آپ) بعد نبی کے تمام مخلوق سے بہتر، سب سے زیادہ پرہیزگار اور سب سے زیادہ عادل اور سب سے زیادہ اپنے فرائض کے پورا کرنیوالے تھے

والثانی التالی المحمود مشھدہ ✣ واول الناس ممن صدق رسلا

نبی کے ہمراہ دوسرے شخص تھے جنکا مشہد پسندیدہ تھا اور سب سے پہلے انھوں نے پیغمبر کی تصدیق کی تھی (یعنی اسلام لائے تھے)

محمد بن عبدالرحمن بن عبداللہ تیمی نے بیان کیا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "میں نے جسکو اسلام کی طرف بُلایا کچھ نہ کچھ تردد اور شک اسکے دل میں ضرور آیا۔ مگر ابوبکر صدیقؓ کے سامنے جب مین نے اسلام پیش کیا تو انھوں نے بغیر فکر و تردد کے اسکو قبول کرلیا۔ شعبہؒ بواسطہ عمرو بن مرہ کے ابراہیم نخعی سے روایت کرتے ہیں کہ سب سے پہلے لوگوں نیں صدیق اکبر رضی اللہ عنہ اسلام لائے (کتاب الاستیعاب جلد ا صفحہ ۳۳۰)

(بقیہ صفحہ سابق) سرورِ عالم صلے اللہ علیہ وسلم انکے لئے مسجد اقدس میں منبر رکھ دیتے تھے یہ اسپر کھڑے ہوکر رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی ثنائیاں بیان کرتے تھے حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے کہ اللہ تعالٰے روح القدس سے حسان کی تائید کرتا ہے جبتک کہ وہ اُسکے رسول کی طرف سے گفتگو کرتے ہیں۔

ابن درید نے بواسطہ ابو حاتم ابو عبیدہ سے نقل کیا ہے کہ حسان میں بہ نسبت اور شعراء کے تین باتیں فضیلت کی تھیں زمانۂ جاہلیت میں انصار کے شاعر تھے زمانۂ نبوت میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے شاعر رہے زمانۂ اشاعت اسلام میں تمام یمن کے شاعر ہوئے نیز ابو عبیدؒ نے یہ بھی فرمایا کہ جمیع اہل عرب کا اتفاق ہے کہ تمام صحرائے عرب کے باشندوں میں اہل مدینہ کے شعر اچھے ہوتے تھے پھر قبیلہ عبدالقیس کے لوگوں کے پھر قبیلہ ثقیف والوں کے اور اس بات پر بھی سب کا اتفاق ہے کہ اہل مدینہ میں سب سے بہتر حسان کے اشعار ہیں علامہ اصمعی نے کہا ہے کہ شعر ایک بری چیز ہے ہمیشہ وہ بُرے مضامین یعنی جھوٹ اور مبالغہ مین عمدہ اور آسان ہوگا اور جب عمدہ مضامین مین شعر کہا جاویگا تو کمزور ہو جائیگا یہی حسان بن ثابت ہیں کہ زمانۂ جاہلیت میں نامور شعراء میں شمار کئے جاتے تھے مگر جب وہ مشرف باسلام ہوئے تو ان کا شعر اپنے مرتبہ سے گر گیا کسی نے حسان سے دریافت کیا کہ اے ابو الحسام آپ کا شعر نرم اور کمزور ہو گیا اسکا کیا سبب ہے انھوں نے جواب دیا بھتیجے شعر کی عمدگی یہی ہے کہ جو مضمون اس مین بیان کیا جائے وہ مبالغہ سے پُر ہو حالانکہ مبالغہ جھوٹ ہوتا ہے اور اسلام اسکو منع کرتا ہے یہ وجہ ہے کہ میرا شعر عمدہ نہیں ہوتا۔ نیز آپ نے یہ بھی فرمایا "رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اُن عورتوں پر لعنت فرمائی ہے جو قبوروں کی زیارت کریں۔ حضرت حسان کی وفات ۴۰ھ سے پہلے حضرت علیؓ کی خلافت میں ہوئی اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ سنہ ۵۰ھ میں اور بعضوں کے نزدیک ۵۴ھ میں البتہ اس میں کسی نے اختلاف نہیں کیا کہ آپکی عمر اسوقت ایکسو بیس سال کی تھی ان میں سے ساٹھ سال زمانہ جاہلیت میں گذرے اور ساٹھ سال اسلام میں اسیطرح انکے والد ثابت اور انکے دادا منذر اور دادا کے والد حرام میں سے ہر ایک کی عمر ایک سو بیس برس کی ہوئی انکے سوا عرب میں چار پشتیں ایک نسل کی ایسی نہیں ہیں جنکی عمر ایک سو بیس برس کی ہو ۱۲ منہ۔

(باقی آیندہ)

۱۳۴۶ھ

عثمانی جنتری

شرائط کتب خانہ اشرفیہ دریبہ کلاں دہلی

(۱) چونکہ آجکل بسبب میل ختم ہو جانے کے کتابوں کا کچھ قیام نہیں بعض درسی کتب ختم ہو چکی ہیں اور بعض بالفعل تو ہیں مگر ختم ہو جانا ممکن ہے۔ لہذا کوئی کتاب باوجودیکہ درج فہرست ہونیکے ارسال نہ کیجاوے تو سمجھ لیں کہ ختم ہو گئی نیز بعض کی قیمتوں میں بیشی ہو جانا بھی ممکن ہے اور کمی ہو جانا بھی کیونکہ بعض کتب کئی جگہ تیار ہونے پر ارزاں ہو جاتی ہیں غرض یہ کہ کتاب کا نہ ملنا گراں و ارزاں ملنا ممکن ہے کوئی صاحب شکایت نہ فرماویں۔

(۲) جبکہ پیکٹ یا پارسل مقررہ احتیاط کیساتھ روانہ ہو چکا تو پھر راہ کے نقصان کا کتب خانہ ذمہ دار نہیں البتہ ثبوت روانگی دینا ضروری ہے۔

(۳) اگر کسی خاص مطبع کی کوئی کتاب درکار ہو تو اسکا نام ضرور تحریر فرماویں ورنہ جو موجود ہوگی ارسال کیجاویگی

(۴) مصارف پارسل و محصول وغیرہ ہمیشہ بذمہ خریدار ہونگے

(۵) بعض حضرات صرف ٹکٹ روانہ فرما دیتے ہیں کتبخانہ اسکے عوض کتاب روانہ کر دیتا ہے مگر راہ میں پیکٹ بوجہ از جسٹر نہونیکے ضائع ہو جاتا ہے تو احقر مورد عتاب ہوتا ہے۔ لہذا ٹکٹ کوئی صاحب نہ بھیجیں ورنہ پھر شکایت نہ کریں البتہ جب کبھی بھی آپ ٹکٹ روانہ فرماکر کتاب منگاوینگے اور احقر روانہ کر دے گا اور راہ میں گم ہو جاوے گا تو اسکا ثبوت تو احقر ضرور دیگا مگر ذمہ دار نہیں۔

(۶) بصورت پتہ نہ پڑھے جانیکے تعمیل حکم نہیں ہوتی لہذا خوشخط اور پورا معہ ضلع تحریر فرمایا کریں۔

(۷) بعض حضرات وی۔ پی منگا کر واپس کر دیتے ہیں جس سے کتب خانہ کو نقصان پہونچتا ہے ایسا نہ کیا کریں ورنہ نقصان اُن کے ذمہ رہتا ہے۔ خواہ وہ دنیا میں دیں یا آخرت پر رکھیں۔

الملتمس محمد عثمان مالک کتبخانہ اشرفیہ دریبہ کلاں دہلی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بعد حمد و صلوٰۃ کے عرض ہے کہ یہ جنتری نمازیوں کے واسطے بنائی گئی ہے تاکہ ابر وغیرہ میں کام آوے مگر یہ حساب ہی کوئی وحی نہیں ہے کہ سارے کام اسی پر چھوڑ دئے جائیں، ممکن ہے کہ منٹ دو منٹ کا کہیں حرق نکل آئے یا گھڑی میں فرق ہو جہانتک ممکن ہو احتیاط سے کام لیں اور یہ جنتری دہلی کے واسطے ہے مگر ہر مقام پر کام دیسکتی ہے اسکا طریقہ یہ ہے کہ جس مقام پر کام میں لاتا ہو وہاں دو ایک روز زوال یا غروب دیکھیں کہ اس جنتری سے کے منٹ بعد یا قبل زوال یا غروب ہوا جتنے منٹ کا فرق نکلے ہمیشہ اتنے منٹ کا فرق نکالکر کام میں لاویں مثلاً میرٹھ میں دیکھا کہ دو منٹ قبل غروب یا زوال ہوا تو اب سمجھ لیں کہ صرف دو منٹ کا فرق ہے۔ دو منٹ پہلے وقت کا ہو جانا خیال کریں۔ یا مثلاً انبالہ میں اس جنتری سے دو منٹ بعد غروب ہوا تو سمجھ لیں کہ انبالہ میں دو منٹ بعد وقت ہوگا، اور اس جنتری میں عشاء کا وقت حنفی لکھا ہے یعنی بعد غروب آفتاب جو سرخی کے بعد سپیدی پھیلتی ہے اسکے غائب ہونیکے بعد حضرت امام اعظم رحمتہ اللہ علیہ کے نزدیک عشاء کا وقت ہوتا ہے، گو صاحبین کے نزدیک سرخی کے بعد وقت ہو جاتا ہے، مگر احتیاط اسی میں ہے کہ کسی قسم کا شک ہی نہ رہے ایسے ہی عصر کا وقت ہمارے امام صاحب کے نزدیک مثلین کے بعد ہوتا ہے اگرچہ دوسرے حضرات کے نزدیک اس سے قبل بھی ہو جاتا ہے مگر احتیاط اسی میں ہے کہ مثلین کے بعد نماز عصر پڑھے اور ظہر ایک مثل کے اندر پڑھ لے مگر بڑے افسوس کی بات ہے کہ ہمارے شہر دہلی میں اکثر جگہ عصر کی نماز مثلین سے قبل ہو جاتی ہے حالانکہ حنفی کہلاتے ہیں ایسا ہرگز نہ کرنا چاہیئے احتیاط کا پہلو لینا چاہیئے۔ آخر میں احقر کی درخواست ہے کہ اس جنتری میں جو کہیں غلطی دیکھیں اسکی اصلاح کر دیں اور احقر کو اطلاع دیں کہ آیندہ درست کر دیجائے۔ فقط۔

خاکسار

محمد عثمان عفی عنہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَأْمُرْ أَهْلَكَ بِالصَّلَوٰةِ وَاصْطَبِرْ عَلَيْهَا

سلسلہ تبلیغ اسلام و احکام کا دوسرا نمبر

یعنی

نماز کی عقلی خوبیان

از حکیم الامتہ حضرت مولٰنا مولوی شاہ محمد اشرفعلی صاحب تھانوی دام فیضہم

نماز خدا کی تعظیم و تکبیر سے شروع ہوتی ہے اور اُس سے مقصود بندہ کا اللہ اکبر کہنا ہے اور اسوقت نمازی اگر مرد ہوتا ہے تو اپنے کانوں تک ہاتھ اُٹھاتا ہے اور عورت اپنے مونڈھون تک ہاتھ اُٹھاتی ہے۔ اللہ اکبر کہنے میں اوّل تو تعظیم پائی جاتی ہے دوسرے اسطرح بارگاہ شاہی میں گویا تحیت و سلام عرض کیا جاتا ہے اور حاضری کی اجازت مانگی جاتی ہے اور باوجود ان باتون کے اسمین یہ بھی اشارہ ہے کہ بندہ کو یہ مضمون پیش نظر رکھنا چاہیے کہ اُسکا مولےٰ جسکے سامنے وہ حاضر ہونیکو ہے تمام چیزوں سے بڑا ہے کوئی تھے اُسکی کبریائی و عظمت کو نہیں پہنچ سکتی بس مناسب ہے کہ اپنے مولےٰ کے سوا خواہ دنیوی تعلقات ہون یا اخروی مرغوبات سب سے اپنے دل کو پاک کرکے اُسکے حضور میں حاضر ہو اور دونون ہاتھوں کے اُٹھانے سے بھی اسی بات کی تاکید ہوتی ہے جیسے کہ کوئی شخص اعراض کرکے اُس چیز سے جو اُسکے سامنے ہو ہاتھ

[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	طلوع آفتاب	[illegible]	[illegible]	غروب آفتاب	[illegible]
جمعہ	۱	۱	۳ بجکر ۵۰ منٹ	۵ بجکر ۲۷ منٹ	۲ بجکر ۸ منٹ	۵ بجکر ۲۲ منٹ	۷ بجکر ۳۰ منٹ	۹ بجکر ۳ منٹ
شنبہ	۲	۲	؍؍	؍؍	؍؍	؍؍	؍؍	؍؍
یکشنبہ	۳	۳	۵۱	۲۸	؍؍	؍؍	۰	۳
دوشنبہ	۴	۴	۵۲	؍؍	۲۹	؍؍	؍؍	۰
سہ شنبہ	۵	۵	۵۳	۲۹	؍؍	۰	۲۹	؍؍
چہارشنبہ	۶	۶	۰	؍؍	؍؍	؍؍	؍؍	۲
پنجشنبہ	۷	۷	۰	۰	؍؍	۰	؍؍	؍؍
جمعہ	۸	۹	۵۴	۳۰	۰	۰	۰	؍؍
شنبہ	۹	۱۰	؍؍	؍؍	؍؍	؍؍	؍؍	؍؍
یکشنبہ	۱۰	۱۰	۵۵	۳۱	۰	۰	۰	۱
دوشنبہ	۱۱	۱۱	۵۶	۰	۰	۰	۰	۰
سہ شنبہ	۱۲	۱۲	۵۷	۳۲	۰	؍؍	۲۸	؍؍
چہارشنبہ	۱۳	۱۳	۵۸	۳۳	۰	؍؍	؍؍	۹ بجے
پنجشنبہ	۱۴	۱۴	؍؍	۰	؍؍	؍؍	۰	۰
جمعہ	۱۵	۱۵	۵۹	۳۴	۰	؍؍	۲۷	۰
شنبہ	۱۶	۱۶	۰	؍؍	۰	۰	۰	۰
یکشنبہ	۱۷	۱۷	۴ بجے	۳۵	۰	۰	۰	۹ بجکر ۱ منٹ
دوشنبہ	۱۸	۱۸	؍؍	۰	۰	۰	۲۶	۰
سہ شنبہ	۱۹	۱۹	۴ بجکر ۱ منٹ	۳۶	۳۱	۰	۲۵	؍؍
چہارشنبہ	۲۰	۲۰	۲	؍؍	؍؍	؍؍	؍؍	۵۸
پنجشنبہ	۲۱	۲۱	۳	۳۷	؍؍	؍؍	؍؍	؍؍
جمعہ	۲۲	۲۲	؍؍	؍؍	؍؍	۰	۲۴	؍؍
شنبہ	۲۳	۲۳	۴	۳۸	؍؍	؍؍	؍؍	؍؍
یکشنبہ	۲۴	۲۴	۵	۳۹	؍؍	؍؍	۲۳	۵۷
دوشنبہ	۲۵	۲۵	؍؍	۰	؍؍	۲۳	؍؍	۵۶
سہ شنبہ	۲۶	۲۶	۶	۴۰	؍؍	؍؍	۲۲	۵۵
چہارشنبہ	۲۷	۲۷	۷	۰	۰	؍؍	؍؍	۵۴
پنجشنبہ	۲۸	۲۸	۸	۴۱	۰	۲۲	۲۱	۵۳
جمعہ	۲۹	۲۵	۹	۴۲	؍؍	۲۱	۲۰	۵۲
شنبہ	۳۰	۳۰	۱۰	۰	۰	۰	۰	۵۱

۱۳۴۵ھ	صفر المظفر ۱۳۴۵ھ	جولائی ۱۹۲۶ء	صبح صادق	طلوع آفتاب	زوال آفتاب	ظل مثلین یعنی عصر	غروب آفتاب یعنی مغرب	غیبوبت شفق یعنی عشا
یکشنبہ	۱	۳۱	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
دوشنبہ	۲	یکم اگست	″	″	″	″	۱۸	۴۸
سہ شنبہ	۳	۲	۱۲	۴۴	″	۱۹	۱۷	۴۷
چہارشنبہ	۴	۳	۱۳	۴۵	″	″		۴۶
پنجشنبہ	۵	۴	۱۴	۴۶	″	۱۸	۱۶	۴۵
جمعہ	۶	۵	۱۵	″	″	″	۱۵	۴۴
شنبہ	۷	۶	۱۶	۴۷	۳۰	۱۷	″	۴۳
یکشنبہ	۸	۷	″	″	″	″	۱۴	۴۱
دوشنبہ	۹	۸	۱۷	۴۸	″	۱۶	۱۳	۴۰
سہ شنبہ	۱۰	۹	۱۸	″	″	″	۱۲	۳۹
چہارشنبہ	۱۱	۱۰	۱۹	۴۹	″	۱۵	۱۱	۳۸
پنجشنبہ	۱۲	۱۱	۲۰	″	″	″	۱۰	۳۷
جمعہ	۱۳	۱۲	۲۱	۵۰	″	۱۴	۹	۳۶
شنبہ	۱۴	۱۳	۲۲	۵۱	۲۹	″	۸	۳۵
یکشنبہ	۱۵	۱۴	۲۳	۵۲	″	۱۳	۷	۳۳
دوشنبہ	۱۶	۱۵	۲۴	″	″	″	۶	۳۲
سہ شنبہ	۱۷	۱۶	۲۵	۵۳	″	″	۵	۳۱
چہارشنبہ	۱۸	۱۷	۲۶	۵۴	″	۱۲	۴	۳۰
پنجشنبہ	۱۹	۱۸	۲۷	۵۵	۲۸	″	۳	۲۹
جمعہ	۲۰	۱۹	۲۸	″	″	″	۲	۲۸
شنبہ	۲۱	۲۰	۲۹	۵۶	″	۱۱	۱	۲۷
یکشنبہ	۲۲	۲۱	″	″	″	″	۷ بجے	۲۶
دوشنبہ	۲۳	۲۲	۳۰	۵۷	۲۷	۱۰	۶ بجکر ۵۹ منٹ	۲۵
سہ شنبہ	۲۴	۲۳	۳۱	″	″	″	۵۸	۲۴
چہارشنبہ	۲۵	۲۴	۳۲	۵۸	″	۹	۵۷	۲۳
پنجشنبہ	۲۶	۲۵	″	″	″	″	۵۶	۲۲
جمعہ	۲۷	۲۶	۳۳	۵۹	۲۶	۸	۵۵	۲۱
شنبہ	۲۸	۲۷	″	″	″	۷	۵۳	۱۹
یکشنبہ	۲۹	۲۸	۳۴	۶ بجے	″	۶	۵۲	۱۸

کھینچتا ہی گویا کہ نمازی نے یہ فرض کیا ہی کہ خدا کے سوا تمام اشیاء اُسکی آنکھون کے روبرو حاضر ہین اور یہ کہکر کہ خدا جملہ اشیاء سے بڑا ہے وہ ان سب سے ہاتھ اٹھاتا ہے اور یہ کہتا ہی کہ مین خدا کے سوا کسی چیز کو نہین لیتا. اسی کو اختیار کرتا ہوں اور لو مین اپنی ساری مرغوبات کو چھوڑے دیتا ہوں - مین اسی کی بارگاہ عالی مین حاضر ہونیکا پختہ قصد کر چکا - مرد کے خلاف بجائے کانوں تک کے عورتونکے شانون ہی تک ہاتھ اُٹھانے مین اس بات کی طرف اشارہ ہی کہ اپنے جی کو قابو مین رکھنے پر قادر ہونیکے لحاظ سے مردوں سے عورتوں کا مرتبہ ذرا گھٹا ہوا ہے - گویا کہ مرد و عورت دونون اپنے اپنے مرتبہ کو زبان حال سے بیان کرتے ہیں. علاوہ برین عورتوں کے لئے محض شانون ہی تک ہاتھ اٹھانا کافی سمجھے جانے میں اُنکے پردہ کی بھی حمایت ہو جاتی ہے - پھر بندہ تکبیر کہکر غلاموں کیطرح اپنے مالک کے سامنے نہایت ادب سے ہاتھ باندھکر کھڑا ہو جاتا ہی اسکی نظر ہے کہ زمین کیطرف لگی ہوئی ہے دونون قدم برابر رکھے ہیں نہ کوئی عضو ہلنے پاتا ہی نہ اِدھر اُدھر جُھکتا ہے -

اُسکے بعد وہ نماز شروع کرنے کی دُعا[1] پڑھتا ہے جس مین پہلے تو اپنے رب کی پاکی اور تمام عیوب سے برأت بیان کرتا ہے پھر اُسکی تعریف کرتا ہے اُسکا نام نہایت تعظیم و تکریم سے لیکر اُسکی سلطانی عظمت و جبروت کو ظاہر کرتا ہے اُسکی وحدانیت کا مقر ہوتا ہی اسکو یوں سمجھئے جیسے کہ بادشاہوں سے کچھ عرض

[1] اور وہ دُعا یہ ہی سبحانک اللھم وبحمدک وتبارک اسمک وتعالٰی جدک ولا الٰہ غیرک ۱۲ مترجم -

ایام ہفتہ	ربیع الاول ۱۳۴۶ھ	اگست ۱۹۲۷ء	صبح صادق	طلوع آفتاب	زوال آفتاب	عصر	غروب آفتاب	عشاء
دوشنبہ	۱	۲۹	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
سہ شنبہ	۲	۳۰	۳۵	۶ بجکر منٹ	۲۵	۴	۵۰	۱۵
چہارشنبہ	۳	۳۱	〃	〃	〃	۳	۴۹	۱۴
پنجشنبہ	۴	یکم ستمبر	۳۶	۱	〃	〃	۴۸	۱۳
جمعہ	۵	۲	۳۷	۲	〃	۲	۴۷	۱۲
شنبہ	۶	۳	۳۸	۳	〃	۱	۴۶	۱۰
یکشنبہ	۷	۴	〃	〃	۲۴	۵ بجے	۴۴	۹
دوشنبہ	۸	۵	۳۹	۴	〃	۴ بجکر ۵۹ منٹ	۴۳	۸
سہ شنبہ	۹	۶	〃	〃	〃	۵۸	۴۲	۶
چہارشنبہ	۱۰	۷	۴۰	۵	۲۳	۵۷	۴۱	۵
پنجشنبہ	۱۱	۸	〃	〃	〃	۵۶	۴۰	۴
جمعہ	۱۲	۹	۴۱	۶	〃	۵۵	۳۹	۳
شنبہ	۱۳	۱۰	۴۲	۷	۲۲	۵۴	۳۷	۱
یکشنبہ	۱۴	۱۱	〃	〃	〃	۵۳	۳۶	۸ بجے
دوشنبہ	۱۵	۱۲	۴۳	۸	〃	〃	۳۵	۷ بجکر ۵۹ منٹ
سہ شنبہ	۱۶	۱۳	۴۴	〃	۲۱	۵۲	۳۳	۵۷
چہارشنبہ	۱۷	۱۴	۴۵	۹	〃	۵۱	۳۲	۵۶
پنجشنبہ	۱۸	۱۵	〃	〃	〃	۵۰	۳۱	۵۴
جمعہ	۱۹	۱۶	۴۶	۱۰	۲۰	۴۹	۳۰	۵۳
شنبہ	۲۰	۱۷	〃	〃	〃	۴۸	۲۹	۵۱
یکشنبہ	۲۱	۱۸	۴۷	۱۱	〃	۴۷	۲۸	۵۰
دوشنبہ	۲۲	۱۹	〃	〃	۱۹	۴۶	۲۷	۴۸
سہ شنبہ	۲۳	۲۰	۴۸	۱۲	〃	۴۵	۲۶	۴۷
چہارشنبہ	۲۴	۲۱	۴۹	〃	〃	۴۴	۲۵	۴۵
پنجشنبہ	۲۵	۲۲	۵۰	۱۳	۱۸	۴۳	۲۳	۴۴
جمعہ	۲۶	۲۳	۵۱	〃	〃	۴۲	۲۲	۴۳
شنبہ	۲۷	۲۴	۵۲	۱۴	۱۷	۴۱	۲۰	۴۲
یکشنبہ	۲۸	۲۵	۵۳	۱۵	〃	۴۰	۱۹	۴۱
دوشنبہ	۲۹	۲۶	۵۴	۱۶	〃	۳۹	۱۸	۴۰
سہ شنبہ	۳۰	۲۷	〃	〃	۱۶	۳۸	۱۶	۳۹

کرنیکے پہلے چند القاب ذکر کیا کرتے ہین جن سے اُنکی عظمت ظاہر ہو اسی طرح خدا سے بھی عرض کرنیکے وقت اسکی رعایت کی گئی۔ پس تکبیر گویا درگاہ خداوندی مین حاضر ہونیکے وقت آداب بجا لانا ہے اور یہ دعا گذارش کرنے سے پہلے بمنزلہ القاب ذکر کرنے کے ہے۔ پھر چونکہ انسان پر شیطان مسلط کیا گیا ہے اور اُسے بھی فکر رہتی ہی کہ کسیطرح اسکے دل مین وسوسہ ڈالکر خدا سے عرض و معروض کرنے مین جی نہ لگنے دے اور اسے پریشان کر دے اسلئے شیطان کی عداوت سے بچنے کیلئے اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم پڑھتا ہے یعنی میں اس مردود شیطان کی شر سے بچنے کیلئے خدا کی پناہ میں آیا جاتا ہون اسطرح اپنے دشمن شیطان سے بچنے کیلئے خدا کی پناہ مانگ کر ذرا اسکے دل کو سہارا ہو جاتا ہی۔ اب خدا سے عرض و معروض کرنیکا وقت آپہنچتا ہے چنانچہ وہ بسم اللہ پڑھکر سورہ فاتحہ پڑھنا شروع کر دیتا ہے اسکے پڑھنے سے جن امور کیطرف اشارہ پایا جاتا ہی اسکا بیان یہ ہے کہ پہلے تو وہ خدا سے توسل حاصل کرنیکے لئے نہایت ہی شریف وسیلہ کو ذکر کرکے برکت حاصل کرتا ہے اور وہ وسیلہ اُسکا نہایت ہی باعظمت اسم مبارک ہے کہ اُسکے سوا کوئی اسکے ساتھ موسوم نہیں اور چونکہ وہ اپنے کو ایسے مقام میں پاتا ہے کہ جسکے اعتبار سے اسکو اس بات کی نہایت احتیاج ہوتی ہے کہ خدا اپنی رحمت اور احسان کے صدقہ میں اُسکو طرح طرح کی نعمتیں عنایت کرے۔ کیونکہ یہی وہ مقام ہے جہاں کہ خدا کی بخششوں کی اُمید کیجاتی ہے اسلئے وہ اپنے رب کی

ع۱ یہ بسم اللہ الرحمن الرحیم کہنے کی حکمت ہے ۱۲ مترجم۔

[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
چہارشنبہ	۱	۲۸	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
پنجشنبہ	۲	۲۹	۵۵	۱۷	″	۳۶	۱۴	۳۶
جمعہ	۳	۳۰	″	″	۱۵	۳۵	۱۳	۳۵
شنبہ	۴	یکم اکتوبر	۵۶	۱۸	″	۳۴	۱۱	۳۴
یکشنبہ	۵	۲	۵۷	۱۹	″	۳۳	۱۰	۳۳
دوشنبہ	۶	۳	″	″	″	۳۲	۹	۳۲
سہ شنبہ	۷	۴	۵۸	۲۰	۱۴	۳۱	۸	۳۰
چہارشنبہ	۸	۵	۵۹	۲۱	″	۳۰	۷	۲۹
پنجشنبہ	۹	۶	″	″	″	۲۹	۶	۲۸
جمعہ	۱۰	۷	۶ بجے	۲۲	۱۳	۲۸	۴	۲۷
شنبہ	۱۱	۸	″	۲۳	″	۲۷	۳	۲۶
یکشنبہ	۱۲	۹	″	″	″	۲۶	۲	۲۵
دوشنبہ	۱۳	۱۰	۶ بجکر ۱ منٹ	۲۴	″	″	۱	۲۳
سہ شنبہ	۱۴	۱۱	۲	۲۵	۱۲	۲۵	۶ بجے	۲۲
چہارشنبہ	۱۵	۱۲	″	″	″	۲۴	۵ بجکر ۵۹ منٹ	۲۱
پنجشنبہ	۱۶	۱۳	۳	۲۶	″	۲۳	۵۸	۲۰
جمعہ	۱۷	۱۴	۴	۲۷	″	۲۲	۵۷	۱۹
شنبہ	۱۸	۱۵	″	″	۱۱	۲۱	۵۶	۱۷
یکشنبہ	۱۹	۱۶	۵	۲۸	″	۲۰	۵۴	۱۶
دوشنبہ	۲۰	۱۷	۶	۲۹	″	۱۹	۵۳	۱۵
سہ شنبہ	۲۱	۱۸	″	″	″	۱۸	۵۲	۱۴
چہارشنبہ	۲۲	۱۹	۷	۳۰	۱۰	۱۷	۵۱	۱۳
پنجشنبہ	۲۳	۲۰	۸	۳۱	″	۱۶	۵۰	۱۲
جمعہ	۲۴	۲۱	″	″	″	۱۵	۴۹	۱۱
شنبہ	۲۵	۲۲	۹	۳۲	″	۱۴	۴۸	۱۰
یکشنبہ	۲۶	۲۳	″	۳۳	″	۱۳	۴۷	۹
دوشنبہ	۲۷	۲۴	۱۰	″	″	۱۲	۴۶	۸
سہ شنبہ	۲۸	۲۵	″	۳۴	″	″	۴۵	″
چہارشنبہ	۲۹	۲۶	۱۱	۳۵	۹	۱۱	۴۴	۷
پنجشنبہ	۳۰	۲۷	″	″	″	۱۰	۴۳	۶

تعریف مین یہ ذکر کرتا ہے کہ وہ رحمٰن و رحیم یعنی بے نہایت و بے پایاں رحمت والا ہے گویا کہ یہ اشارہ ہے کہ اُسکی دعا مقبول ہونے کے لئے سوائے خدا کے کامل اور عام رحمت کے کوئی ذریعہ نہیں۔

پھر[عہ] حق سُبحانہٗ تعالیٰ کی عظمت اور اُسکی نعمتوں کی وسعت خصوصاً اسکے پرورش کرنیکے احسان کو کہ جو ابتدا پیدائش سے برابر اسپر ہوتا رہا خیال کرکے اسکی ذات عالی کی جو تمام اعلیٰ سے اعلیٰ محامد کی شایان ہے تعریف کرتا ہے اور اسکے کامل احسانات کی توصیف میں مشغول ہوتا ہے جن میں سب سے بڑا احسان یہ ہے کہ خدا اسکو فنا ہونے سے بچاتا ہے اور ظاہری و باطنی رزق برابر جاری رکھکر اسکی پرورش کرتا ہے۔

پھر[عہ] یہ دیکھکر کہ بہتیرے لوگ اسکی اس نعمت کی بے قدری کرتے ہیں اور اُسکا کما حقہٗ شکر ادا نہیں کرتے اور اس خوف سے کہ کہیں اسکا بھی انہیں لوگوں میں شمار نہ ہونے لگے خداوندی رحمت کیطرف متوجہ ہو کر التجا کرنے لگتا ہے اور اپنے رب کو رحمت کے ساتھ موصوف کر کے اس بات کی طرف اشارہ کرتا ہے کہ تیری وسیع رحمت کے سوا اُن لوگوں کا کوئی کارساز نہیں ہو سکتا اور یہ خیال کر کے کہ بعض لوگ ایسے بھی پائے جاتے ہیں کہ جب تیرا احسان ہوتا ہے تو اور زیادہ اترانے لگتے ہیں اور جبتک کہ اُنکے ساتھ عدل نہ برتا جائے اور اُنکی تادیب نہ کیجائے اُنکی اصلاح نہیں ہو سکتی اسلئے اُسکی صفت جلال کو یوں ظاہر کرتا ہے کہ وہ انصاف اور جزا کے دن کا بادشاہ

عہ یہ الحمد للہ رب العالمین کہنے کی حکمت ہے ۱۲ مترجم۔

عہ یہ الرحمٰن الرحیم کی حکمت ہے ۱۲ مترجم۔

سہ یہ مالک یوم الدین کی حکمت ہے ۱۲ مترجم۔

ایام ہفتہ	جمادی الاول ۱۳۲۷ھ	اکتوبر ۱۹۰۹ء	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
جمعہ	۱	۲۸	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
شنبہ	۲	۲۹	۱۳	۳۷	″	۸	۴۱	۴
یکشنبہ	۳	۳۰	″	″	″	″	۰	″
دوشنبہ	۴	۳۱	۱۴	۳۸	″	۷	۴۰	۳
سہ شنبہ	۵	یکم نومبر	″	۳۹	″	۶	۳۹	۲۰
چہارشنبہ	۶	۲	۱۵	۴۰	″	۵	۳۸	″
پنجشنبہ	۷	۳	۱۶	۴۱	″	۴	۳۷	۱
جمعہ	۸	۴	۱۷	۴۲	″	۳	۳۶	۱ بجے
شنبہ	۹	۵	″	″	″	″	″	″
یکشنبہ	۱۰	۶	۱۸	۴۳	″	۲	۳۵	۱۲ بجکر ۵۹ منٹ
دوشنبہ	۱۱	۷	″	۴۴	″	۱	۳۴	″
سہ شنبہ	۱۲	۸	۱۹	۴۵	″	″	″	۵۸
چہارشنبہ	۱۳	۹	″	″	″	۴ بجے	۳۳	″
پنجشنبہ	۱۴	۱۰	۲۰	۴۶	″	″	″	۵۷
جمعہ	۱۵	۱۱	۲۱	۴۷	″	۳ بجکر ۵۹ منٹ	۳۲	″
شنبہ	۱۶	۱۲	۲۲	۴۸	۱۰	۵۸	۳۱	۵۶
یکشنبہ	۱۷	۱۳	۲۳	۴۹	″		″	″
دوشنبہ	۱۸	۱۴	۲۴	۵۰	″	۵۷	۳۰	۵۵
سہ شنبہ	۱۹	۱۵	۲۵	۵۱	″	۵۶	۲۹	″
چہارشنبہ	۲۰	۱۶	۲۶	۵۲	″	″	″	۵۴
پنجشنبہ	۲۱	۱۷	″	″	″	۵۵	۲۸	″
جمعہ	۲۲	۱۸	۲۷	۵۳	۱۱	۵۴	۲۷	۵۳
شنبہ	۲۳	۱۹	۲۸	۵۴	″	۵۳	۲۶	″
یکشنبہ	۲۴	۲۰	″	″	″	″	″	۵۲
دوشنبہ	۲۵	۲۱	۲۹	۵۵	″	″	″	″
سہ شنبہ	۲۶	۲۲	″	۵۶	۱۲	″	″	″
چہارشنبہ	۲۷	۲۳	۳۰	۵۷	″	۵۲	۲۵	۵۱
پنجشنبہ	۲۸	۲۴	۳۱	۵۸	″	″	″	″
جمعہ	۲۹	۲۵	۳۲	۵۹	″	″	″	″

اور مالک ہے پس جس طرح کہ بندہ کو خدا سے انتہا درجہ کی اُمید کرنا چاہیئے اسیطرح یہ بھی ضروری کہ اُس سے ڈرتا بھی زیادہ رہے اَبْعُدُ وہ اپنے رب کے حضور میں اپنی عبادت کو جو کہ اسکی نعمتون کا تھوڑا بہت شکریہ ہوا کرتا ہے پیش کرتے وقت دو ضروری امروں کا لحاظ کرتا ہے اول تو یہ کہ وہ اپنے کو حق عبادت ادا کرنے میں قاصر خیال کرتا ہے اسلئے اپنے اُن موحد بھائیوں کی عبادت کے ساتھ ملاکر اپنی عبادت کو پیش کرتا ہے جنمیں سے اکثروں نے نہایت خلوص کے ساتھ اپنی پوری انسانی طاقت صرف کر کے عبادت میں کوشش کی ہے تاکہ انھیں کے طفیل سے کیا عجب کہ اس کی عبادت بھی خدا کی درگاہ میں مقبول ہو جائے دوسرے وہ یہ دیکھتا ہے کہ مشرکوں نے اس خدا کی عبادت میں جسکے سوا کوئی عبادت کے شایاں نہیں بہتیرے شریک بھی ٹھیرائے ہیں اسلئے وہ اپنی عبادت پیش کرتے وقت اس طور پر بیان کرتا ہے کہ جس سے محض خدا ہی کے لئے عبادت کا انحصار معلوم ہو۔ پھر جب اس موقع پر اسکی نظر اپنے حال کیطرف جاتی ہے تو اپنے کو عبادت اور اس شکر کے ادا کرنے سے نہایت ہی عاجز پاتا ہے ہاں اُسوقت وہ کچھ کر سکتا ہے جبکہ خدا اسکی مدد کرے اور اسکے کاموں کو درست کر دے۔ اسکے دل میں اسکی رغبت پیدا کر دے اور سارے موانع دُور کر دے اور چونکہ یہ بات خدا ہی کی قدرت میں ہے اسلئے وہ اُس سے اس طور پر مدد کا طلبگار ہوتا ہے جس سے یہ بھی معلوم ہو جائے کہ خدا کے سوا کسی اور کی اعانت اُسے مطلوب نہیں۔

ع ایاک نعبد و ایاک نستعین ۱۲ مترجم۔

ایام ہفتہ	جمادی الثانی ۱۳۴۵ھ	نومبر ۱۹۲۶ء	صبح صادق	طلوع آفتاب	زوال آفتاب	[illegible]	[illegible]	[illegible]
شنبہ	۱	۲۶	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
یکشنبہ	۲	۲۷	۳۳	۷ بجے	〃	〃	〃	〃
دوشنبہ	۳	۲۸	۳۴	۷ بجکر [illegible] منٹ	〃	〃	〃	〃
سہ شنبہ	۴	۲۹	۳۵	۲	۱۴	〃	〃	〃
چہارشنبہ	۵	۳۰	۳۶	۳	〃	〃	〃	۵۲
پنجشنبہ	۶	یکم دسمبر	〃	〃	〃	〃	〃	〃
جمعہ	۷	۲	۳۷	۴	۱۵	〃	〃	〃
شنبہ	۸	۳	۳۸	۵	〃	〃	〃	〃
یکشنبہ	۹	۴	۳۹	۶	۱۶	〃	〃	۵۳
دوشنبہ	۱۰	۵	〃	〃	〃	〃	〃	〃
سہ شنبہ	۱۱	۶	۴۰	۷	〃	〃	〃	〃
چہارشنبہ	۱۲	۷	〃	۸	۱۷	〃	〃	〃
پنجشنبہ	۱۳	۸	۴۱	۹	〃	〃	〃	۵۴
جمعہ	۱۴	۹	۴۲	۱۰	۱۸	۵۳	۲۶	〃
شنبہ	۱۵	۱۰	۴۳	۱۱	〃	〃	〃	〃
یکشنبہ	۱۶	۱۱	۴۴	۱۲	۱۹	〃	〃	〃
دوشنبہ	۱۷	۱۲	〃	〃	〃	۵۴	〃	〃
سہ شنبہ	۱۸	۱۳	۴۵	۱۳	۲۰	〃	۲۷	۵۵
چہارشنبہ	۱۹	۱۴	۴۶	۱۴	〃	〃	〃	〃
پنجشنبہ	۲۰	۱۵	〃	〃	۲۱	〃	〃	〃
جمعہ	۲۱	۱۶	۴۷	۱۵	〃	〃	〃	〃
شنبہ	۲۲	۱۷	〃	〃	۲۲	۵۵	۲۸	۵۶
یکشنبہ	۲۳	۱۸	۴۸	۱۶	〃	〃	〃	〃
دوشنبہ	۲۴	۱۹	〃	〃	۲۳	〃	〃	〃
سہ شنبہ	۲۵	۲۰	۴۹	۱۷	〃	۵۶	۲۹	۵۰
چہارشنبہ	۲۶	۲۱	〃	〃	۲۴	〃	〃	〃
پنجشنبہ	۲۷	۲۲	۵۰	۱۸	〃	〃	〃	〃
جمعہ	۲۸	۲۳	〃	〃	۲۵	۵۷	۳۰	۵۸
شنبہ	۲۹	۲۴	۵۱	۱۹	〃	〃	〃	〃
یکشنبہ	۳۰	۲۵	〃	〃	〃	۵۸	۳۱	۵۹

پھر اس[a] بات کا خیال کرے کہ خدا کو وہی کام پسند آتے ہیں جو کہ راستی کے ساتھ کئے جائیں اور اس میں کجروی کو دخل نہ دیا جائے وہ خدا سے راہ راست کی رہنمائی کی درخواست کرتا ہے تا کہ اس ذریعہ سے اُسکی عبادت کو مقبولیت کا اعلےٰ درجہ حاصل ہو جائے اور وہ کامیاب ہو۔ اب چونکہ لوگ تین قسم کے پائے جاتے ہیں۔ بعض[b] تو وہ جنھوں نے اعتقاد اور عمل دونوں کی حیثیت سے راہ راست کو پالیا اور اس طرح سے وہ فائز المرام ہوگئے اور بعض[c] عمل میں کجروی کو دخل دیکر خدا کے مورد غضب بن گئے اور بعض[d] نے اپنے عقیدے درست نہ رکھے اور اس طرح حق سے بھٹک گئے پس نمازی کو راہ راست کی درخواست کے بعد یہ رغبت بھی پیدا ہوئی کہ یہ بھی انہیں لوگوں میں سے پیدا ہو جائے جو اپنے عقیدے اور عمل درست کرکے خداوندی نعمتوں سے مالا مال ہوگئے تا کہ یہ بھی اس ذریعہ سے انکے انوار و ثمرات سے خوشہ چینی کرکے بہرہ یاب ہو۔ یہین یہ اشارہ بھی نکلتا ہے کہ آدمی کیلئے کوئی نہ کوئی ضرور رہنما ہونا چاہیئے کہ جو اسکو راہ راست سے آگاہ کرے۔ اور نافرمانوں اور گمراہوں سے علیحدگی اختیار کرنیکی ترغیب دے پس گویا نمازی یوں کہتا ہے کہ اے رب میں اپنے موحد بھائیوں سمیت تجھ سے اس فرقہ کی راہ راست کا طالب ہوں جسپر تو نے عقیدے اور عمل دونوں کے درست ہونیکی وجہ سے اپنی نعمتیں نازل کیں تا کہ ہم لوگ بھی انھیں کے زمرہ میں داخل

[a] یہ اہدنا الصراط المستقیم کہنے کی حکمت ہے ۱۲ مترجم۔
[b] یہ صراط الذین انعمت علیہم سے مراد ہیں ۱۲ مترجم۔
[c] یہ غیر المغضوب علیہم سے مراد ہیں ۱۲ مترجم۔
[d] یہ والا الضالین سے مراد ہیں ۱۲ مترجم۔

ایام ہفتہ	رجب المرجب ۱۳۴۵ھ	دسمبر ۱۹۲۶ع	صبح صادق	طلوع آفتاب	زوال آفتاب	عصر حنفی	غروب آفتاب	عشاء
دوشنبہ	۱	۲۶	بجے منٹ	بجے منٹ	بجے منٹ	بجے منٹ	بجے منٹ	بجے منٹ
سہ شنبہ	۲	۲۷	″	″	۲۶	۵۹	۳۲	۷ بجے
چہارشنبہ	۳	۲۸	۵۳	۲۱	″	۴ بجے	۳۳	۷ بجکر منٹ
پنجشنبہ	۴	۲۹	″	″	۲۷	۴ بجکر منٹ	″	۲
جمعہ	۵	۳۰	″	″	″	۲	۳۴	۲
شنبہ	۶	۳۱	″		۲۸	″	″	″
یکشنبہ	۷	یکم جنوری ۱۹۲۷ء	″	″	″	۳	۳۷	۳
دوشنبہ	۸	۲	″	″	۲۹	″	″	″
سہ شنبہ	۹	۳	″	۲۲	″	۵	۳۸	۵
چہارشنبہ	۱۰	۴	″	″	۳۰	۶	۳۹	۶
پنجشنبہ	۱۱	۵	″	″	″	۷	۴۰	۷
جمعہ	۱۲	۶	″	″	۳۱	۸	″	″
شنبہ	۱۳	۷	۵۵	″	″	۹	۴۱	۸
یکشنبہ	۱۴	۸	″	″	۳۲	۱۰	۴۲	۹
دوشنبہ	۱۵	۹	″	″	″	۱۱	۴۳	۱۰
سہ شنبہ	۱۶	۱۰	″	″	″	۱۲	۴۴	۱۱
چہارشنبہ	۱۷	۱۱	″	″	۳۳	″	″	″
پنجشنبہ	۱۸	۱۲	″	″	″	۱۳	۴۵	۱۲
جمعہ	۱۹	۱۳	″	″	″	۱۴	۴۶	۱۳
شنبہ	۲۰	۱۴	″	″	۳۴	″	۴۷	۱۴
یکشنبہ	۲۱	۱۵	″	″	″	۱۵	۴۸	۱۵
دوشنبہ	۲۲	۱۶	″	″	۳۵	۱۶	۴۹	۱۶
سہ شنبہ	۲۳	۱۷	″	″	″	″	″	″
چہارشنبہ	۲۴	۱۸	″	۲۱	″	۱۷	۵۰	۱۷
پنجشنبہ	۲۵	۱۹	″	″	۳۶	۱۸	۵۱	″
جمعہ	۲۶	۲۰	″	″	″	۱۹	۵۲	۱۸
شنبہ	۲۷	۲۱	″	″	″	۲۰	۵۳	۱۹
یکشنبہ	۲۸	۲۲	۵۴	۲۰	″	۲۱	۵۴	۲۰
دوشنبہ	۲۹	۲۳	″	″	۳۷	۲۲	۵۵	۲۱
سہ شنبہ	۳۰	۲۴	″	″	″	″	″	″

ہوکر اُنکی نیک صحبت کی برکت سے کامیاب ہوجائیں۔ اور اُن لوگوں کے طریقہ سے بچے رہیں جن پر اسوجہ سے کہ اُنھوں نے بُرے عمل کئے تو غضبناک ہوا یا جو غلط عقیدوں کی وجہ سے راہ راست سے بھٹک گئے اے ہمارے رب ان لوگوں سے ہمیں بچائے ہی رکھنا کہیں ہم بھی اسی آفت مین نہ مبتلا ہوجائیں اور پھر اُنھیں کی طرح ہم کو بھی نقصان اُٹھانا پڑے۔ اب وہ مقبولیت کی درخواست پر اپنی اس دُعا کو ختم کرتا ہے چنانچہ اسی لئے وہ اس موقع پر لفظ آمین کہتا ہے یعنی اے رب اب ہماری دُعا کو قبول کرلے کیونکہ تو نے تو اپنے رسُول کی زبانی ہم سے وعدہ کرکے ہمیں امیدوار بنا رکھا ہے اور تیری تو عادت ہی ہے کہ دُعا کرنیوالے کی بہت جلد سُن لیا کرتا ہی پھر چونکہ قاعدہ ہے کہ جب طبیب سے کوئی شخص علاج کراتا ہے تو اسکے لئے وہ جو دوا تجویز کردیتا ہے اُسکو استعمال کرتا ہے اور اُسکے حکم کی تعمیل اپنے ذمہ ضروری سمجھا کرتا ہے اسیطرح پر یہاں بھی سمجھئے کہ بندہ کو خدا سے راہ راست کی رہنمائی کا طالب ہونا گویا کہ اپنے بیجا اعمال اور بُرے عقیدوں کے امراض کیلئے دوائے شافی مانگنا ہے پس گویا خدا کی جانب سے اُسکے جواب میں یہ ارشاد ہوتا ہے کہ تمہارا علاج یہی ہے کہ تم میرے کلام کی تلاوت کرو اور اسمیں سے جو کچھ پڑھ سکو پڑھو اس سے تم کو شفا حاصل ہوگی۔ کیونکہ یہی کلام ایسی شافی دوا ہے کہ جس سے فسق۔ شرک۔ ریا۔ تکبر۔ حسد کینہ وغیرہ سارے مرضوں کو صحت حاصل ہوتی ہے اسلئے کہ اسمیں کافی طور پر دلائل بیان ہوئے ہیں۔ پوری پوری نصیحتیں کی گئی ہیں پس اگر تم اسے پڑھوگے

[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
چہارشنبہ	۱	۲۵	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
پنجشنبہ	۲	۲۶	〃	〃	〃	〃	۵۷	〃
جمعہ	۳	۲۷	۵۲	۱۸	۳۸	۲۴	۵۸	۲۳
شنبہ	۴	۲۸	〃	〃	〃	۲۵	۵۹	〃
یکشنبہ	۵	۲۹	۵۱	۱۷	〃	۲۶	[illegible] بجے	۲۴
دوشنبہ	۶	۳۰	〃	〃	〃	۲۷	بجکر [illegible] منٹ	۲۵
سہ شنبہ	۷	۳۱	〃	۱۶	〃	〃	〃	〃
چہارشنبہ	۸	۱۹۳۸ء فروری	〃	〃	۳۹	۲۹	۳	۲۷
پنجشنبہ	۹	۲	۵۰	۱۵	〃	〃	〃	〃
جمعہ	۱۰	۳	۴۹	۱۴	〃	۳۰	۴	۲۸
شنبہ	۱۱	۴	〃	〃	〃	۳۱	۵	۲۹
یکشنبہ	۱۲	۵	۴۸	۱۳	〃	۳۲	۶	۳۰
دوشنبہ	۱۳	۶	۴۷	۱۲	〃	〃	〃	〃
سہ شنبہ	۱۴	۷	〃	〃	〃	۳۳	۷	۳۱
چہارشنبہ	۱۵	۸	۴۶	۱۱	〃	۳۴	۸	〃
پنجشنبہ	۱۶	۹	۴۵	۱۰	〃	۳۵	۹	۳۲
جمعہ	۱۷	۱۰	〃	۹	〃	۳۶	۱۰	۳۳
شنبہ	۱۸	۱۱	〃	〃	〃	۳۷	۱۱	۳۴
یکشنبہ	۱۹	۱۲	۴۴	۸	〃	〃	〃	〃
دوشنبہ	۲۰	۱۳	۴۳	۷	〃	۳۸	۱۲	۳۵
سہ شنبہ	۲۱	۱۴	۴۲	۶	۳۸	۳۹	۱۳	۳۶
چہارشنبہ	۲۲	۱۵	۴۱	۵	〃	۴۰	۱۴	〃
پنجشنبہ	۲۳	۱۶	۴۰	۴	〃	۴۱	۱۵	۳۷
جمعہ	۲۴	۱۷	۳۹	۳	〃	۴۲	۱۶	۳۸
شنبہ	۲۵	۱۸	〃	〃	〃	〃	۱۷	۳۹
یکشنبہ	۲۶	۱۹	〃	۲	〃	۴۳	〃	〃
دوشنبہ	۲۷	۲۰	۳۸	۱	〃	۴۴	۱۸	۴۰
سہ شنبہ	۲۸	۲۱	۳۷	۷ بجے	〃	۴۵	۱۹	۴۱
چہارشنبہ	۲۹	۲۲	۳۶	بجکر ۵۹ منٹ	〃	〃	۲۰	۴۲

تو تمہیں تمہاری بیماری سے شفا حاصل ہو جائیگی اور تمہارا مرض زائل ہو جائے گا۔ اسلئے نمازی بعد سورہ فاتحہ کے جو بمنزلہ مرض بیان کرنیکے تھی اپنے طبیب کی بتلائی ہوئی دوا کے طور پر قرآن میں سے تھوڑا بہت اسکے سوا کچھ اور بھی پڑھ لیا کرتا ہے۔ اب اس دوا کو استعمال کر کے یعنی کلام اللہ سے کچھ پڑھکر وہ اپنی کمزوری اور عاجزی پر نظر ڈالتا ہے اور اس دوا کی واقفیت و شفا حاصل کرنے کے بعد اپنے آپ کو اپنے مولیٰ کا محتاج پاتا ہے اور یہ بھی دیکھتا ہے کہ یہ بات سوائے خدا کے اور کسی کے قبضہ قدرت میں نہیں پس اسوقت اپنی ہیئت سے بھی اپنا عجز ظاہر کرنیکے لئے اپنے مولیٰ کی بڑائی بیان کرتا ہوا اسکے سامنے جھک جاتا ہے۔ اور اسیکو رکوع کہتے ہین پھر وہ اسی حالت مین اپنے باعظمت مولیٰ کی کہ جو سب سے بے نیاز ہے اور جسکے کہ سب محتاج ہیں۔ پاکی بیان کرتا ہے اور بعد اسکے کہ اس نے اپنی ہیئت سے بھی اپنی عاجزی ظاہر کر دی اسکی طرف اپنے محتاج ہونے کا اقرار بھی کر لیا اسکی عظمت و جلال کی تعظیم بھی کر چکا وہ اپنے اس مالک کا شکر ادا کرنیکے لئے سیدھا کھڑا ہو جاتا ہے جس نے کہ دوائے شافی عنایت کر کے اسپر بڑا احسان کیا ہے اور اپنے جی کو اسطرح سمجھاتا ہے کہ اگرچہ وہ نہایت ہی کمزور اور بڑا ہی ذلیل ہے اور اسکا مالک بہت ہی بڑی عظمت و جلال والا ہے لیکن اسکے ساتھ ہی وہ لوگوں کی سنتا بھی ہے اور انکی دعائیں قبول کرتا ہے اور جو اسکی تعریف کرتا ہے وہ اسے بھی سن لیتا ہے پس اسیوجہ سے اپنے جی کو اطمینان دلانیکے لئے وہ سمع اللہ لمن حمدہ

ایام ہفتہ	رمضان المبارک ۱۳۴۲ھ	فروری مارچ ۱۹۲۴ء	[illegible]	طلوع آفتاب ۶ بجے	زوال یعنی نصف النہار	[illegible]	غروب آفتاب یعنی افطار	[illegible]
پنجشنبہ	۱	۲۳	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
جمعہ	۲	۲۴	۳۴	۵۷	//	۳۶	۲۲	۴۴
شنبہ	۳	۲۵	۳۳	۵۶	//	//	//	//
یکشنبہ	۴	۲۶	۳۲	۵۵	//	۴۷	۲۳	۴۵
دوشنبہ	۵	۲۷	۳۰	۵۳	//	//	۲۴	۴۶
سہ شنبہ	۶	۲۸	۲۹	۵۲	//	۴۸	۲۵	۴۷
چہارشنبہ	۷	۲۹	//	//	//	//	//	//
پنجشنبہ	۸	یکم مارچ	۲۸	۵۱	۳۷	//	//	//
جمعہ	۹	۲	۲۷	۵۰	//	//	//	//
شنبہ	۱۰	۳	۲۶	۴۹	//	//	//	//
یکشنبہ	۱۱	۴	۲۵	۴۸	//	۴۹	۲۶	۴۸
دوشنبہ	۱۲	۵	۲۴	۴۷	۳۶	۵۰	//	۴۹
سہ شنبہ	۱۳	۶	۲۳	۴۶	//	//	۲۷	//
چہارشنبہ	۱۴	۷	۲۲	۴۵	//	۵۱	۲۸	۵۰
پنجشنبہ	۱۵	۸	۲۱	۴۴	//	۵۲	۲۹	۵۱
جمعہ	۱۶	۹	۲۰	۴۳	//	//	//	//
شنبہ	۱۷	۱۰	۱۹	۴۲	۳۵	//	۳۰	۵۲
یکشنبہ	۱۸	۱۱	۱۸	۴۱	//	۵۳	۳۱	۵۳
دوشنبہ	۱۹	۱۲	۱۷	۴۰	//	//	//	//
سہ شنبہ	۲۰	۱۳	۱۶	۳۹	۳۴	۵۴	۳۲	۵۴
چہارشنبہ	۲۱	۱۴	۱۴	۳۷	//	۵۵	۳۳	۵۵
پنجشنبہ	۲۲	۱۵	۱۳	۳۶	//	//	//	//
جمعہ	۲۳	۱۶	۱۲	۳۵	//	//	۳۴	۵۶
شنبہ	۲۴	۱۷	۱۰	۳۳	۳۳	۵۶	۳۵	۵۷
یکشنبہ	۲۵	۱۸	۹	۳۲	//	//	۳۶	//
دوشنبہ	۲۶	۱۹	۸	۳۱	//	۵۷	//	۵۸
سہ شنبہ	۲۷	۲۰	۷	۳۰	۳۲	//	۳۷	//
چہارشنبہ	۲۸	۲۱	۶	۲۸	//	۵۸	//	۵۹
پنجشنبہ	۲۹	۲۲	۵	۲۷	//	//	۳۸	//
جمعہ	۳۰	۲۳	۴	۲۶	//	//	۳۹	۸ بجے

کہا کرتا ہے یعنی جو خدا کی تعریف کرتا تو خدا اسکی سن لیتا ہے اور پھر وہ اپنی تعریف و حمد اللھم ربنا لک الحمد کہکر پیش کر دیتا ہے۔

اسکے بعد جب یہ خیال کرتا ہے کہ خدا کی نعمتیں تو بے پایاں اور غیر محصور ہیں اور اگر وہ ابد تک بھی اطاعت اور عاجزی کرتا ہے جب بھی سو حصون مین سے ایک حصہ بھی شکر کا ادا نہین ہو سکتا پس اس موقع پر گویا زبان حال سے وہ یہ کہنے لگتا ہے کہ اے میرے رب مین تو تیری نعمتون کے شکر ادا کرنے سے بہت ہی قاصر ہوں اور تو تمام چیزوں سے بے نیاز ہے پھر مین کونسا کام کرون کہ تیرے بڑے بڑے احسانون کا بدلہ ہو سکے تیری شان جو نہایت ہی عالی ہے مین ہزار کوشش کرون لیکن بھلا مجھ بیچارے سے کیا ہو سکتا ہے سب سے بڑھکر تیرے مقابلہ مین جو کچھ کر سکتا ہون وہ یہی ہے کہ مین اپنے اعضا مین سے جو نہایت ہی شریف اور باعزت ہے اور وہ میرا چہرہ ہے۔ تیری عظمت جلال کی تعظیم کرنیکے لئے زمین پر تیرے سامنے رکھدون اگرچہ مین جانتا ہوں کہ تیری کبریائی و عظمت مین اس سے کچھ زیادتی نہ ہو جائیگی کیونکہ تو سب بڑوں سے بڑا ہے بس وہ اپنے مولی کی تعظیم کرنیکے لئے ,, اللہ اکبر کہتا ہوا سجدہ مین گر پڑتا ہے اور اپنی پیشانی اسکے سامنے زمین پر رکھدیتا ہے اور سجدہ میں اپنے کو نہایت ہی پستی کی حالت میں پاتا ہے اور چونکہ اس نے یہ حالت اپنے ایسے مولی کی تعظیم کی غرض سے اختیار کی ہے جو سب بڑون سے بڑا ہے اسلئے وہ سبحان ربی الاعلے کہنے لگتا ہے یعنی میرا رب جو جملہ چیزون سے عالی ہے۔

۱۳۴۵ھ	شوال المکرم ۱۳۴۵ھ	اپریل ۱۹۲۷ء	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
شنبہ	۱	۲۴	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
یکشنبہ	۲	۲۵	۲	۲۳	″	″	۴۰	″
دوشنبہ	۳	۲۶	۵ بجے	۲۲	″	″	″	۲
سہ شنبہ	۴	۲۷	۴ بجکر ۵۹ منٹ	۲۱	۳۰	۵ بجے	۴۱	″
چہارشنبہ	۵	۲۸	۵۸	۲۰	″	″	″	۳
پنجشنبہ	۶	۲۹	۵۶	۱۹	″	″	۴۲	″
جمعہ	۷	۳۰	۵۵	۱۸	۲۹	۵ بجکر ۱ منٹ	۴۳	۴
شنبہ	۸	۳۱	۵۳	۱۶	″	″	″	۵
یکشنبہ	۹	یکم اپریل	۵۲	۱۵	″	″	″	۶
دوشنبہ	۱۰	۲	۵۱	۱۴	۲۸	۲	۴۴	۷
سہ شنبہ	۱۱	۳	۴۹	۱۳	″	″	″	″
چہارشنبہ	۱۲	۴	۴۸	۱۲	″	″	۴۵	۸
پنجشنبہ	۱۳	۵	۴۶	۱۰	″	″	۴۶	۹
جمعہ	۱۴	۶	۴۵	۹	۲۷	۳	۴۷	″
شنبہ	۱۵	۷	۴۴	۸	″	″	″	۱۰
یکشنبہ	۱۶	۸	۴۳	۷	″	″	۴۸	۱۱
دوشنبہ	۱۷	۹	۴۱	۶	۲۶	۴	″	″
سہ شنبہ	۱۸	۱۰	۳۹	۴	″	″	۴۹	۱۲
چہارشنبہ	۱۹	۱۱	۳۸	۳	″	″	″	۱۳
پنجشنبہ	۲۰	۱۲	۳۷	۲	″	″	۵۰	۱۴
جمعہ	۲۱	۱۳	۳۶	۱	۲۵	۵	۵۱	۱۵
شنبہ	۲۲	۱۴	۳۵	۶ بجے	″	″	″	۱۶
یکشنبہ	۲۳	۱۵	۳۴	۵ بجکر ۵۹ منٹ	″	″	۵۲	۱۷
دوشنبہ	۲۴	۱۶	۳۲	۵۸	″	۶	۵۳	۱۸
سہ شنبہ	۲۵	۱۷	۳۱	۵۷	″	″	″	″
چہارشنبہ	۲۶	۱۸	۳۰	۵۶	″	″	۵۴	۱۹
پنجشنبہ	۲۷	۱۹	۲۸	۵۴	″	″	″	۲۰
جمعہ	۲۸	۲۰	۲۷	۵۳	۲۴	۷	۵۵	۲۱
شنبہ	۲۹	۲۱	۲۶	۵۲	″	۸	۵۶	۲۲

تمام عیبوں سے پاک ہے اور پھر یہ خیال کرکے کہ اگر وہ تمام عمر بھی خدا کے سامنے عاجزی کرتا ہے جب بھی اسکی تعظیم کا پورا پورا حق ادا کرکے سُبکدوش نہیں ہو سکتا اللہ اکبر کہتا ہوا اپنا سر سجدہ سے اُٹھا لیتا ہے گویا وہ اس امر کی طرف اشارہ کرتا ہے کہ اُسکی عظمت وکبریائی کے سامنے تمام لوگون کی تعظیم وتکریم ہیچ ہے اُسکا کما حقہ کوئی حق ادا ہی نہیں کر سکتا۔ پھر سجدہ سے سر اُٹھانے کے بعد وہ دیکھتا ہے کہ سجدہ کی حالت تو میری نہایت ہی شرف وبزرگی کی حالت تھی اور ابھی تو اس مقصد عالی سے میرا مدعا حاصل ہی نہیں ہوا ہے اور یہ بھی یاد کرتا ہے کہ شیطان نے تو اپنی بدبختی کی وجہ سے ایک سجدہ بھی نہیں کیا تھا خدا کا شکر ہے کہ مجھے سجدہ کرنا تو نصیب ہوا یہ سمجھکر شیطان کے خلاف پھر اس بارگاہ عالی میں اپنے مولی کی عظمت ظاہر کرنیکے لئے سر کو سجدہ میں رکھدیتا ہے اب بعد اسکے سجدہ سے سر اُٹھا کر نماز کے بقیہ اعمال وافعال کے پورا کرنے میں مصروف ہو جاتا ہے اور اُسی طرز سابق سے جسمیں کہ طرح طرح کی حکمتیں اور راز پائے جاتے ہیں اپنی نماز کی تکمیل کے درپے ہوتا ہے اگر اُن سب کا بیان کیا جائے تو کلام نہایت ہی طویل ہو جائے پھر وہ اپنے ضروری کاروبار کے انتظام اور دوسری عبادتوں کی بجا آوری کیلئے اس بارگاہ عالی سے باہر آنے پر آمادہ ہو کر غلاموں کی طرح باادب دوزانو بیٹھ جاتا ہے اور اپنے مولی کے حضور میں جو کہ زمین وآسمان کا مالک ہے "التحیات للہ والصلوٰت والطیبات" کہکر تحیت وسلام عرض کرنے لگتا ہے ٹھیک اسیطرح سے

جیسے کہ شاہی دربار سے باہر آتے وقت آداب بجالایا کرتے ہیں ایسے ہی وہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے مرتبہ کو یاد کرتا ہے جن کے ذریعہ سے اسکو اس بارگاہ عالی میں باریاب ہونا نصیب ہوا ہے۔ پس وہ آپ پر سلام بھیجتا ہے اور آپکے لئے برکت و رحمت کی دعا کرتا ہے اسی لئے اس موقع پر السلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہتا ہے پھر اسے یہ رغبت پیدا ہوتی ہے کہ جہاں خدا نے اسے اس عبادت کے فوائد سے بہرہ یاب کیا ہے وہ اسکو اور اسکے موحد بھائیوں کو امن و امان بھی رکھے پس وہ "السلام علینا" کہکر اس رغبت کو خدا کے حضور میں ظاہر کرتا ہے۔ پھر اسے اپنے اُن بھائیوں کی یاد آتی ہے جنکی عبادت کے ساتھ ملا کر اُسنے اپنی عبادت خدا کی درگاہ میں بامید قبول پیش کی تھی اور اس وجہ سے اُن کا حق اسکے اُوپر کسیقدر خصوصیت کے ساتھ ثابت ہو گیا تھا۔ چنانچہ خدا نے جو کچھ نعمتیں انھیں دی تھیں انکے لئے بھی حفاظت کی دعا کرتا ہے۔ اور "وعلی عباد اللہ الصالحین" کو اور بڑھا دیتا ہے۔ پھر گویا کہ یہ بات اسکے پیش نظر ہو جاتی ہے کہ منعم حقیقی خدا تعالےٰ ہے اور اس بھلائی تک جسکے ذریعہ سے رسائی ہوئی ہے وہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات مبارک ہے پس صدق دل سے اللہ تعالےٰ کی معبودیت کے اعتبار سے یکتا ہونے کی شہادت دیتا ہے اور اپنی کلمہ کی اُنگلی اُٹھا کر اسی یکتائی کیطرف اشارہ کرتا ہے تاکہ اعتقاد قول اور فعل جملہ اعتبار سے موحد بنجائے اور اسمیں یہ بھی اشارہ پایا جاتا ہے کہ معبودیت کے لحاظ سے وہی یکتا خیال کیا جاسکتا ہے

[illegible]	ذیقعدہ ۱۳۲۸ھ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
یکشنبہ	۱	۲۲	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
دوشنبہ	۲	۲۳	۲۳	۵۰	″	″	۵۷	۲۳
سہ شنبہ	۳	۲۴	۲۲	۴۹	۴۳	۹	″	۲۴
چہارشنبہ	۴	۲۵	۲۱	۴۸	″	″	۵۸	″
پنجشنبہ	۵	۲۶	۲۰	۴۷	″	″	۵۹	۲۵
جمعہ	۶	۲۷	۱۸	۴۶	″	۱۰	۶ بجے	۲۶
شنبہ	۷	۲۸	۱۷	۴۵	″	″	″	″
یکشنبہ	۸	۲۹	۱۶	۴۴	″	″	۶ بجکر ۱ منٹ	۲۷
دوشنبہ	۹	۳۰	۱۵	۴۳	۲۲	۱۱	″	۲۸
سہ شنبہ	۱۰	یکم مئی	″	″	۶۰	″	۲	۲۹
چہارشنبہ	۱۱	۲	۱۳	۴۲	″	″	″	″
پنجشنبہ	۱۲	۳	۱۲	۴۱	″	″	۳	۳۰
جمعہ	۱۳	۴	۱۱	۴۰	″	۱۲	۴	۳۱
شنبہ	۱۴	۵	۱۰	۳۹	″	″	″	۳۲
یکشنبہ	۱۵	۶	۹	۳۸	″	″	۵	۳۳
دوشنبہ	۱۶	۷	۸	۳۷	″	۱۳	۶	۳۴
سہ شنبہ	۱۷	۸	۷	۳۶	″	″	″	۳۵
چہارشنبہ	۱۸	۹	۶	″	″	″	۷	۳۶
پنجشنبہ	۱۹	۱۰	۵	۳۵	″	″	۸	۳۷
جمعہ	۲۰	۱۱	۴	۳۴	″	۱۴	″	۳۸
شنبہ	۲۱	۱۲	۳	۳۳	″	″	۹	۳۹
یکشنبہ	۲۲	۱۳	۲	″	″	″	۱۰	۴۰
دوشنبہ	۲۳	۱۴	۱	۳۲	۲۱	″	″	۴۱
سہ شنبہ	۲۴	۱۵	۴ بجے	″	″	″	۱۱	۴۲
چہارشنبہ	۲۵	۱۶	۳ بجکر [illegible] منٹ	۳۱	″	۱۵	″	۴۳
پنجشنبہ	۲۶	۱۷	۵۸	″	″	″	۱۲	۴۴
جمعہ	۲۷	۱۸	۵۷	۳۰	″	″	۱۳	۴۵
شنبہ	۲۸	۱۹	″	″	″	″	″	۴۶
یکشنبہ	۲۹	۲۰	۵۶	۲۹	″	″	۱۴	۴۷
دوشنبہ	۳۰	۲۱	۵۵	″	۲۳	۱۶	۱۵	۴۸

[illegible] ۱۳۲۵	[illegible] ۱۳۲۵	مئی ۱۹۰۷	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
سہ شنبہ	۱	۲۲	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
چہارشنبہ	۲	۲۳	〃	〃	〃	〃	۱۶	۵۰
پنجشنبہ	۳	۲۴	۵۳	۲۷	〃	〃	〃	〃
جمعہ	۴	۲۵	〃	〃	〃	۱۷	۱۷	۵۱
شنبہ	۵	۲۶	۵۲	۲۶	〃	〃	۱۸	۵۲
یکشنبہ	۶	۲۷	〃	〃	〃	〃	〃	〃
دوشنبہ	۷	۲۸	۵۱	〃	〃	۱۸	۱۹	۵۳
سہ شنبہ	۸	۲۹	۵۰	۲۵	〃	〃	〃	〃
چہارشنبہ	۹	۳۰	〃	〃	〃	〃	۲۰	۵۴
پنجشنبہ	۱۰	۳۱	〃	〃	〃	〃	〃	〃
جمعہ	۱۱	جون	۴۹	۲۴	۲۳	۱۹	۲۱	۵۵
شنبہ	۱۲	۲	〃	〃	〃	〃	〃	〃
یکشنبہ	۱۳	۳	۴۸	〃	〃	〃	۲۲	۵۶
دوشنبہ	۱۴	۴	〃	〃	〃	〃	〃	〃
سہ شنبہ	۱۵	۵	〃	〃	〃	〃	۲۳	۵۷
چہارشنبہ	۱۶	۶	۴۷	۲۳	۲۲	〃	〃	〃
پنجشنبہ	۱۷	۷	〃	〃	〃	۲۰	۲۴	۵۸
جمعہ	۱۸	۸	۴۶	〃	〃	〃	〃	〃
شنبہ	۱۹	۹	〃	〃	〃	〃	۲۵	۵۹
یکشنبہ	۲۰	۱۰	〃	〃	〃	〃	〃	〃
دوشنبہ	۲۱	۱۱	〃	〃	〃	۲۱	۲۶	۹ بجے
سہ شنبہ	۲۲	۱۲	〃	〃	۲۵	〃	〃	〃
چہارشنبہ	۲۳	۱۳	〃	〃	〃	〃	〃	۹ بجکر [illegible] منٹ
پنجشنبہ	۲۴	۱۴	〃	〃	〃	۲۲	۲۷	۲
جمعہ	۲۵	۱۵	〃	〃	〃	〃	〃	〃
شنبہ	۲۶	۱۶	۴۵	〃	〃	〃	〃	۳
یکشنبہ	۲۷	۱۷	〃	۲۲	〃	۲۳	۲۸	۴
دوشنبہ	۲۸	۱۸	۴۴	〃	〃	〃	〃	〃
سہ شنبہ	۲۹	۱۹	〃	〃	〃	〃	〃	۵

جو احسان و انعام کرنیکے اعتبار سے بھی فرو ہوا سکے بعد محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کیلئے خدا کی عبودیت کی جو کہ نہایت ہی کامل مرتبہ ہے اور رسالت کی جو بہت ہی شریف منصب ہے شہادت ادا کرتا ہے۔ اور "اشھد ان لا الہ الا اللہ و اشھد ان محمداً عبدہٗ و رسولہ" کہتا ہے اب اُسکا اس بات کی دُعا کی جانب میلان ہو جاتا ہے کہ خدا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپکے کنبے والوں پر خلق کی رہنمائی کے بدلہ میں رحمت و برکت نازل فرمائے جس طرح کہ خدا نے ابراہیم علیہ السلام اور اُنکے گھر والوں پر پہلے لوگوں کی رہنمائی کے عوض میں رحمت و برکت نازل کی تھی اور یہ خیال کرکے کہ اُسکو خواہ دنیوی خواہ اخروی ساری ضرورتوں مین خدا ہی کی طرف احتیاج ہے اسلئے اپنی حاجتوں کیلئے بھی درخواست کرتا ہے اب چونکہ اس بات کا وقت آپہنچا ہے کہ اس بارگاہ عالی سے باہر آکر دوسری عبادتوں کے ادا کرنے میں مشغول ہو اور اپنی معاش وغیرہ کی تحصیل کی فکر کرے جیسا کہ خدا نے اُسکے ذمہ ضروری کر دیا ہے۔ کیونکہ اس نے اس عالم کا یہی قاعدہ مقرر کر رکھا ہے کہ تمام چیزوں کے کچھ نہ کچھ سبب ہوا کرتے ہیں اور وہ اشیاء بذریعہ اپنے سبب ہی کے حاصل ہوا کرتی ہیں اس لئے اس درگاہ سے وہ اس طرح علیحدہ ہوتا ہے کہ اپنے دل کو وہیں طرف رہنے دیتا ہے اور فقط چہرہ اِدھر اُدھر پھیر لیتا ہے گویا کہ اپنی زبان حال سے اس مضمون کو ادا کرتا ہے کہ اگر مجکو ضرورت نہ درپیش ہوتی تو اس بارگاہ عالی سے کبھی جدا نہ ہوتا اور اسکی جدائی کا صدمہ نہ اُٹھاتا جہاں کہ طرح طرح کی عبادتوں

بہرہ یاب ہوا ہون اور وہ عبادتیں خدا کی یاد کرنا۔ اس سے دُعا مانگنا۔ اسکی تعظیم کرنا۔ اُسکے سامنے رکوع و سجدہ کرنا۔ عاجزی اور فروتنی سے پیش آنا ہیں۔ اب وہ اپنے مسلمان بھائیوں اور فرشتوں کی طرف جنکی جانب اتنی دیر تک ملتفت نہ رہا تھا۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہکر متوجہ ہوجاتا ہے اور اپنے کاروبار میں مصروف ہوتا ہے۔

چونکہ نماز میں کثرت سے فائدے پائے جاتے ہیں اسلیئے نماز کا ترک کرنا شریعت میں بہت بڑا گناہ شمار کیا گیا ہے اسکے ترک کرنیوالے کی بہت سختی سے مخالفت کیگئی ہے اور وہ دنیا و آخرت دونوں مین نہایت سخت سزا کا مستحق ٹھیرایا گیا ہے یہانتک کہ نماز کا ترک کرنا بھی کفر کی علامتوں میں سے شمار کیا گیا ہے۔ جیسے کہ برابر نماز پڑہنا ایمان کی علامت قرار دی گئی ہے۔ اس موقع سے ان لوگوں کی نادانی بخوبی واضح ہوجاتی ہے جو نماز کے بارہ میں بے پروائی کرتے ہین چونکہ کاہلی نے انھیں گھیر رکھا ہے۔ یا شیطان کا اسکے دلوں پر پورا تسلط ہوگیا ہے جسکی وجہ سے اُنھیں نماز کی واقعی خوبی نظر نہیں آتی اصل مغز کو چھوڑ کر پوست کو لے بیٹھے ہیں اور اپنی نادانی کی وجہ سے اسکے ترک کرنے کی واہی تباہی وجہیں نکالا کرتے ہیں اور نامعقول عذر کیا کرتے ہیں۔ چنانچہ بعض کہتے ہیں کہ صاحب ہمارا رب ہماری کاہلی کی کیا پروا کرتا ہے اسے ہماری نماز کی ضرورت ہی کیا پڑی ہے ان کم فہموں سے کوئی یہ تو کہے کہ ہان بیشک تمہارا رب تمام چیزون سے بے نیاز ہے تو کیا اے نادانو تم بھی تمام چیزون سے بے نیاز ہوگئے یا تمہیں ان فائدون کی جو نماز سے حاصل ہوتے ہین کیا اور ابھی حاجت باقی نہیں رہی تمہیں خبر بھی ہے کہ خدا نے اپنے فائدے کیلئے نماز ہرگز مقرر نہیں کی اسکا تو مقصود یہ ہے کہ تم نماز کے بیشمار فائدون سے بہرہ یاب ہو اچھا ہم تم سے پوچھتے ہیں کہ کیا تمہیں تہذیب حاصل کرنے کی ضرورت نہیں رہی یا اپنے رب کی یاد سے بالکل مستغنی ہوگئے یا یہ وجہ ہو کہ تم کو اسکے سامنے از سر نو توبہ کرنے اور اسکی اطاعت کی عادت ڈالنے کی حاجت باقی نہ رہی ہو۔ اچھا اور کچھ نہ سہی تو کیا تمہیں اُن فوائد کی بھی پروا نہیں رہی جو بجماعہ نماز باہم اپنے بھائیون سے مخالطت کرنے کی وجہ سے تمہیں حاصل ہوتے ہین باہم محبت بڑہتی ہے آپسمیں ہمدردی قائم ہوتی ہے اسکے علاوہ بھی بہتیرے فائدے حاصل ہوتے ہیں مین تو کسیطرح خیال نہیں کرسکتا کہ تم سب ان باتون سے بے نیاز ہونیکے قائل ہوجاؤ گے یا اگر تم ہٹ دہرمی ہی پر کمر باندھ لو یا اپنی نادانی سے اسکے بھی قائل ہوجاؤ تو بات ہی دوسری ہے اُسوقت میں تم کو اس قابل ہرگز نہیں سمجھہ سکتا۔ کہ تمہاری کسی بات کا جواب دیا جائے یا تمہارا انسانیت کے زمرہ میں شمار ہوسکے ایسے وقت تو تمہاری حالت بالکل اُن بیمارون کی سی ہے جنکو کہ کوئی خیرخواہ طبیب کوئی نافع دوا بتا کر اُسکے استعمال کا حکم کرتا ہو۔ اور وہ طبیب سے یہ کہکر اسکے استعمال سے پرہیز کرتے ہون کہ صاحب ہمارے دوا کے استعمال کرنے سے آپکو کیا فائدہ ہوگا۔ آپکو تو اسکی کچھ بھی حاجت نہیں ہے۔ گو یہ بات سچ ہے کہ طبیب کو اُسکی کوئی حاجت نہیں لیکن کیا کوئی عاقل تجویز کرسکتا ہے کہ اُن بیمارون کو بھی ضرورت نہیں ہے یہ بھی اس سے بے نیاز ہوگئے

ہیں ہرگز نہیں بس صاف یہی سمجھا جاویگا کہ بیماری کی وجہ سے انکی عقل جاتی رہی ہے اور ہذیان بک رہے ہیں۔

نماز ترک کرکے اُسکے فائدوں سے محروم رہنے والوں سے یہ پوچھنا چاہیئے کہ تم نماز کیوں نہیں پڑھتے اگر اس وجہ سے نماز نہیں پڑھتے ہو کہ تمہارے نزدیک وہ انکار کے قابل ہے اور تمہاری فاسد عقلوں میں وہ قبیح معلوم ہوتی ہے تو سمجھ رکھو کہ ایسے شخص کی نسبت شریعت محمدیہ کا یہ حکم ہے کہ وہ کافر ہوکر دائرہ اسلام سے خارج ہوجاتا ہے تب تو نماز کے بارے مین تم سے گفتگو ہی مناسب نہیں کیونکہ کفر سے بڑھکر اور کونسا گناہ ہوگا بلکہ اسوقت تو تمہارے ساتھ یہی خیرخواہی ہے کہ تمہیں از سر نو مسلمان بنایا جائے اور تمہیں اس کفر سے توبہ کرائی جائے اور اگر کاہلی کی وجہ سے تم نے نماز کو چھوڑ رکھا ہے تو بڑی ہی شرم کی بات ہے ایسی بھی کاہلی کس کام کی اگر تمہیں عقل کا کچھ بھی حصہ ملا ہو تو بھلا سوچو تو سہی کہ دن رات میں چوبیس گھنٹے ہوتے ہیں انہیں اپنی ساری خواہشیں پوری کرتے ہو طرح طرح کی لذتیں حاصل کیا کرتے ہو تمام دنیاوی کاروبار میں لگے رہتے ہو تو کیا صرف نماز ہی ایسی مشکل ہے کہ وہ تم سے ادا نہیں کیجاتی حالانکہ اسمیں کچھ بہت زمانہ بھی نہیں لگتا ساری نمازوں کے ادا کرنے میں ایک گھنٹہ نہیں تو دو گھنٹہ صرف ہوجاتینگے اور بس تو کیا یہی عقلمندی اور یہی انصاف کی بات ہے کہ بائیس گھنٹہ تک دنیاوی مقاصد اور لذتون کے حاصل کرلینے پر بھی صرف ایک یا دو گھنٹے صرف کرکے دائمی فوائد کے حاصل کرنے سے محروم رہو اور اپنی کاہلی کے مارے اتنی دیر بھی عبادت نہ کرسکو جو دن رات کے دسویں حصہ سے بھی کچھ کم ہے۔

بھلا بتلاؤ تم اپنے ساتھ یہی خیرخواہی کرتے ہو۔ یہی تمہاری اُن عقلوں کا نتیجہ ہے جنکی نسبت تم دعوے سے کہا کرتے ہو کہ وہ بالکل ٹھیک سمجھتے ہیں اور انھیں کی مدد سے راہ راست کے دریافت کرلینے کا تمہیں بڑا زعم ہے جبکہ تم اپنے ہی ساتھ خیانت اور دشمنی کرنے میں بند نہیں ہو تو تم سے بھلائی کی کون اُمید کرسکتا ہے اور اگر کہیں تم حاکم بنجاؤ تو تمہارے انصاف کی کس کو توقع ہوسکتی ہے اور اگر تم ہمارے درمیان تاجرانہ کاروبار کرو تو تمہاری امانت داری کا اس حماقت پر کیسے اطمینان ہوسکتا ہے اور جسوقت کہ تم نے اسلامی دین کے بڑے عظیم رکن کو گرادیا تو مسلمان اپنے بھائیوں میں تمہارا کیونکر شمار کرسکتے ہیں نماز کے ترک کرنے کا خدا کے سامنے تم کیا عذر کرسکتے ہو حالانکہ خدا نے اسکی بڑی تاکید کی ہے اور قرآن میں بار بار اسکے ادا کرنے کا حکم دیا ہے تمہیں اپنے پیغمبر سے بھی شرم نہیں آتی جنکا یہ قول تھا کہ نماز میں میری آنکھوں کو ٹھنڈک حاصل ہوا کرتی ہے۔ خدا کی قسم ان لوگوں سے بڑا ہی تعجب معلوم ہوتا ہے جو اسلام کا تو بڑے زور شور سے دعویٰ کرتے ہیں اور نماز پڑھنے میں انکی جان نکلتی ہے اور طرہ یہ کہ کچھ ایسے نا سمجھ بھی نہیں دنیاوی کاروبار میں تو معلوم ہوتا ہے کہ انکے برابر کوئی عقلمند ہی نہیں بڑے صائب الرائے نظر آتے ہین لیکن جہان نماز کا ذکر آیا اور بہکی سی باتیں کرنے لگے اُسوقت انکی

ساری عقلمندی جاتی رہتی ہے نماز کے فائدے انکو نظر ہی نہیں آتے آنکھوں پر پردے پڑ جاتے ہین میری سمجھ مین تو اسکی وجہ سوائے اسکے اور کچھ نہیں آتی کہ انکو خاص کر نماز ہی کے بارے میں خاص قسم کا جنون ہوگیا ہے اور ہمین تعجب ہی کیا ہے جنون کی بہتیری قسمین ہیں ایک قسم یہ بھی سہی۔

اُن لوگون کی حالت سے مجھے نہایت ہی شرم آتی ہے جو۔ کہنے کو بڑے عقیل و فطین سمجھے جاتے ہیں اور جب انکے ساتھ کے بیٹھنے والے نماز پڑھنے کھڑے ہوتے ہین تو وہ لوگ نماز سے ایسے گھبراتے ہیں جیسے لاحول سے شیطان بھاگتا ہو اس عقلمندی پر ایسی فرومائگی کی باتیں۔ شرم۔ شرم۔

ایسے ناوان کی سمجھ مین کیا اتنا بھی نہیں آتا کہ اگر کوئی مسلمان اُنکو اس حالت میں دیکھے گا تو کیا کہے گا اگر اس نے کافر نہ سمجھا تو فاسق تو ضرور ہی خیال کریگا اسکی نظرون میں اسکی کیا وقعت رہیگی یہی خیال کریگا کہ یہ شخص بڑا ضعیف الاعتقاد ہے اسکا دین نہایت ہی کمزور ہے ہرگز اس قابل نہیں کہ اسکی شہادت قبول کیجائے یا اسکو عادل سمجھا جائے بالکل ادنےٰ درجہ کا مسلمان ہے۔

کیا آپ سمجھتے ہیں کہ اپنی اس قابل شرم حالت کی اسے اطلاع نہیں اُسے سب کچھ معلوم ہے بات یہ ہے کہ کمبختی نے گھیر رکھا ہے شیطان نے اپنا کھلونا بنا لیا ہے جیسی چاہتا ہے ویسی پٹی پڑھاتا ہے اس بے نیازی شخص کو سمجھ لینا چاہیئے کہ اسکے مسلمان بھائی اگر کسی وجہ سے اسکی ناشائستہ حالت کا زبان سے اظہار نہیں کرتے تو کیا ہوا دل میں اسکو وہ نہایت ہی برا خیال کرتے ہیں اگر انکو موقع ملے تو نہایت ہی برے الفاظ سے اُسکا ذکر کریں اور کچھ نہیں تو اتنا ضرور کہیں کہ بے نماز کمزور دین والا ہے یہ نہایت ہی افسوس کی بات ہے ایسے شخص کی حالت پر تو اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ پڑھنا چاہیئے۔ (از حمیدیہ) فقط۔

کتبہ اشرف علی

اوائل ذی الحجہ ۱۳۴۱ھ

۷۸۶

فہرست ۱۳۴۶ھ

کتب خانہ اشرفیہ دریبہ کلاں دہلی

نام کتاب	قیمت
کتب تجوید	
آداب القرآن مجید	۱ر
تجوید القرآن مع رسالہ تعلیم القرآن یادگار حق القرآن از حضرت مولانا تھانوی مدظلہم	۱ر
تنشیط الطبع فی اجرا السبع از حضرت مولانا تھانوی اس میں قاریوں اور انکے راویوں کے نام اور اختلاف اور ساتوں قرأتوں کے معلوم کرنیکی ترکیب وغیرہ وغیرہ ہے	۵ر
التیسیر	۱۰ر
جمال القرآن علم تجوید میں نہایت واضح اور جامع رسالہ از حضرت تھانوی مدظلہم	۲ر
وقائق المحکمہ شرح جزری از شیخ الاسلام زکریا شافعی۔	۲ر
رموز القرآن۔	۱ر
شرح جزری اردو	۵ر
فوائد مکیہ۔	۳ر
مجموعہ بست مسائل قرأت	۵ر
مجموعہ زینۃ القاری مع مخارج الحروف وسراج القاری والبیان الجزیل الترتیل	۳ر
مفتاح القرآن	۱ر
مفید القاری	۶ر
کتب تفسیر عربی	
تفسیر جلالین کمالین	۲ر
تفسیر بیضاوی نادر	۲ع
سبق الغایات فی نسق الآیات از حضرت مولانا تھانوی مدظلہم العالی	۸ر
کتب تفسیر اردو	
تفسیر بیان القرآن مؤلفہ حضرت مولانا شاہ محمد اشرف علی صاحب تھانوی مدظلہ اس تفسیر کی خوبی پورے طور پر بیان کرنا مشکل ہے حضرت مولانا نے اسمیں ان امور کا التزام کیا ہے ترجمہ بامحاورہ مگر تحت اللفظ کی رعایت مدنظر ہے توضیح کے لئے ف کے نشان سے تفسیر کی گئی ہے ضروری مضامین اور روایات صحیحہ لکھی ہیں اتباع سلف کا التزام ہے مسائل فقہیہ وکلامیہ بھی حسب ضرورت بحث کی گئی ہے جن آیات کی تفسیر احادیث مرفوعہ بھی وارد ہوتی ہے اسکو مقدم رکھا ہے ربط آیات خاص اہتمام سے بیان کیا ہے ہر صفحہ کے حصہ زیرین میں جدول دیگر نیچے اختلاف وحل لغات ضروری ترکیب وجوہ بلاغت توجیہ ترجمہ مختصر مذکور ہے بکامل	عـه
تفسیر عزیزی پارہ عم از حضرت مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ۔	عجر
تفسیر مرادیہ	عهر
تفسیر موضح القرآن از حضرت مولانا مولوی شاہ عبدالقادر صاحب محدث دہلوی یہ تفسیر تمام قرآن شریف کی ہے ایسی مختصر اور واضح تفسیر میرے خیال سے دوسری نہیں ہے۔	للعه

نام کتاب	قیمت
تفسیر سورہ فاتحہ	۳ر
جواہر التفاسیر	۸ر

کتب حدیث عربی

نام کتاب	قیمت
الطیب الشذی علی جامع الترمذی از مولانا اشتیاق الرحمن صاحب ضخامت ۷۰۴ صفحات۔	سے
ابوداود مجتبائی زیر طبع	عنہ
اعلام اہل العصر	عہ
العرف الشذی علی جامع الترمذی	للعہ
ابن ماجہ	صر
بلوغ المرام	۱۰ر
جامع الترمذی	بے
ایضاً مجیدی	جر
حصن حصین محشی بحواشی مولانا عبدالحی صاحب رح	عا
دار قطنی	لے
صحیح مسلم شریف	سنہ
مشکوٰۃ شریف	جر
ایضاً مجتبائی	لے
موطا امام محمد رحمۃ اللہ علیہ	سے
موطا امام مالک	۱۲
نسائی شریف	عنہ
نخبۃ الفکر	۱۰

کتب حدیث اردو

نام کتاب	قیمت
اسماء الرجال اردو	عہ
التادیب و التہذیب	
ترجمہ ترغیب و ترہیب اسمیں احادیث شریفہ سے اعمال کی فضیلت اور گناہوں کی مذمت بیان کیگئی ہے جسکو پڑھکر طاعت کیجانب مائل ہوجانا نہایت ممکن ہے اور گناہوں کے ترک کی توفیق نہایت سہل ہوجاتی ہے۔	۱۰ر
فتاوی محمدی معہ شرح دیوبندی۔	۱۰ر
حدیث اربعین	ا
کہف المتین خلاصہ حصن حصین	عا
مجموعہ زواجر شدیدہ	۸
مجموعہ چہل حدیث	۲ر
منبہات ابن حجر	۵ر
مشارق الانوار	۸
نخبۃ الفکر اردو	۱۰ر
مظاہر حق ترجمہ مشکوٰۃ شریف۔	زیر طبع

کتب فقہ عربی

نام کتاب	قیمت
شرح وقایہ کامل	عنہ
ایضاً اول	عہ
ایضاً ثانی	عہ
ایضاً ثالث زیر طبع	سے
ایضاً رابع	عہ
صغیری	عہ
فتح القدیر	صہ
قدوری	عہ
ایضاً مجتبائی	عہ
ایضاً مجتبائی کاغذ گلیز	عہ
کنز الدقائق کلاں	عہ
کبیری شرح منیۃ المصلی	عہ
منیۃ المصلی	۱۲ر
نفع المفتی و السائل	۱۲ر
ہدایہ محشّٰے بحواشی مولانا عبدالحی صاحب رح	عنہ
ایضاً اولین	بے
ایضاً آخرین	بے

اصول فقہ عربی و اردو

نام کتاب	قیمت
اصول شاشی معہ اشرف الحواشی	۱۲ر
ایضاً کلاں	عہ
ازالۃ الغواشی ترجمہ اصول شاشی	۷ر
باسبیل الاقوم فی سبیل المسلم یعنی مسلم الثبوت کا ترجمہ	۱۲ر
حسامی	عہ
سوال و جواب نور الانوار	۹ر
فصول شرح اصول شاشی	عہ
کشف المبہم	عہ
نور الانوار معہ قمر الاقمار	عہ
نامی شرح حسامی	عا

کتب فقہ فارسی

نام کتاب	قیمت
بدائع منظوم	۳ر
تحفہ نصائح	۳ر
تذکرۃ الموتی و القبور	۲ر
چہار باب	۴ر
خلاصہ کیدانی	۱ر
فتاوی عزیزی کامل	عہ
فتاوی مولانا شاہ رفیع الدین صاحب	۱ر
مالابدمنہ	۸ر
ایضاً مجتبائی	۱۰ر
مفتاح الصلوٰۃ	۸ر
نام حق	ار
ایضاً مترجم	۱ر

کتب فقہ اُردو

نام کتاب	قیمت
احسن المسائل ترجمہ کنز الدقائق	عہ ر
اغلاط العوام از مولانا شاہ محمد اشرف علی صاحب تھانوی مدظلہ عوام میں جو غلط مسائل مشہور ہیں انکی تردید میں ہے۔	۱۰ر
اسلام کی پہلی	ار
اسلام کی دوسری	۳ر
آثار محشر	۳ر
اشراق نوری ترجمہ قدوری	عہ ر
تعلیم الاسلام مولفہ مولانا کفایت اللہ صاحب سلمہ	
قاعدہ	لہ ر
حصہ اول	۰۱ر
حصہ دوم	۳ر
ایضاً حصہ سوم	۴ر
ایضاً حصہ چہارم	۵
تحفۃ الزوجین یہ رسالہ نواب قطب الدین صاحب کا ہے اسمیں زوجین کی حقوق ہیں مثلاً باب اول حقوق خاوند کے بیوی پر باب دوم حقوق بیوی کے خاوند پر یہ رسالہ نہایت کار آمد اور قابل عمل ہے	۳ر

نام کتاب	قیمت
تقویۃ الایمان معہ تذکیر الاخوان وغیرہ	عہ ر
ایضاً خورد اسمیں اور رسالہ نہیں صرف تقویۃ الایمان ہی ہے	۳ر
ترکیب الصلوٰۃ	۳ر
ترتیب الصلوٰۃ	۸ر
ترغیب الجماعت	ار
تعلیم النسا	۔ر
تمییز الکلام الحلال والحرام	۰۱ر
تعلیم الدین مولفہ حضرت مولانا تھانوی اسمیں عقائد و تصدیقات اعمال عبادات و معاملات و سیاسات آداب معاشرت سلوک و مقامات بالتفصیل درج ہیں۔	۸ر
تجہیز و تکفین	ار
حارق الاشرار	۰۱ر
حقیقۃ الصلوٰۃ	۰۱ر
حقوق الاسلام	ار
خلاصۃ النکاح	۳ر
خلاصۃ المسائل	۶ر
خلاصۃ الفقہ	۲ر

نام کتاب	قیمت
راہ نجات	۰۱ر
رسالہ علم غیب	ار
رسالہ عقیقہ	۰۱ر
رانڈوں کی شادی	۰۱ر
رسالہ مانع الزنا	۔ر
راہ جنت	۴ر
رفاہ المسلمین	۵
زلزلۃ الساعۃ ترجمہ قیامت نامہ شاہ رفیع الدین صاحب	۴ر
سرمایۂ آخرت	۰۱ر
شرح وقایہ اُردو	للعہ
شریعت کا لٹھ کورا	ار
شاہد تربیت معروف بہ شربت تندرستی یہ رسالہ مختصر بزبان اُردو نہایت جامع ہے دیکھنے سے تعلق رکھتا ہے۔	۴ر
شرع محمدی منظوم	۵ر
صبح کا ستارہ	۰۲ر
صلوٰۃ الرحمٰن ترجمہ منیۃ المصلی۔	۸ر
صفائی معاملات از مولانا تھانوی مدظلہ	۰۲ر
ضمان الفردوس از مفتی عنایت احمد صاحب	۲ر

نام کتاب	قیمت
فضائل شہور وصیام	۳ر
فتاوی اشرفیہ اول	۳ر
ایضاً دوم	۶ر
ایضاً کلاں الموسوم بہ امداد الفتاوی اولین و آخرین	[illegible]
حوادث الفتاوی	[illegible]
ایضاً ثالثہ	عہ ر
ایضاً رابعہ	۳ر
غایۃ الاوطار ترجمہ درمختار	[illegible]
فتاوی احتیاط الظہر	۔ر
فتاوی رشیدیہ اول	۱۲ر
ایضاً دوم	۱۲ر
ایضاً سوم	۱۲ر
فتاوی میلاد شریف	۰۱ر
قیامت نامہ بہشت نامہ	۲ر
مفتاح الجنۃ	۵ر
ما لابد اُردو	۳ر
نصیحۃ المسلمین	۰۱ر
نافعہ خریداران	ار
ہدیۃ الآفاق	
النکاح والطلاق اس میں نکاح و طلاق کے مسائل ہیں	۳ر
ہدایۃ الاسلام	۵ر

کتب عقائد وکلام عربی وفارسی

نام کتاب	قیمت
تکمیل الایمان	۴ر
شرح فقہ اکبر ملا علی قاری	عہ
خیالی	عہ
شرح عقائد نسفی	۴ر
مجموعہ میر زاہد شرح مواقف	عہ
ملا جلال	۴ر

کتب عقائد اردو

نام کتاب	قیمت
تکمیل الایمان اردو	۵ر
تہذیب العقائد ترجمہ شرح عقائد نسفی۔	۱۲ر
تصفیۃ العقائد	۳ر
عقائد الاسلام ترجمہ فقہ اکبر ملا علی قاری رح	۴ر
عقائد الاسلام از مولانا عبدالحق صاحب مفسر تفسیر حقانی نہایت کارآمد کتاب ہے۔	عہ
فروع الایمان از حضرت مولانا تھانوی مدظلہ	۴ر

کتب فرائض عربی واردو

نام کتاب	قیمت
تسہیل الفرائض عربی	۵ر
ایضاً اردو	۵ر
سراجی	۸ر
ایضاً مجتبائی	۱۰ر
سرسید کا اسلام	۸ر
شریفیہ	عہ
علم الفرائض	۴ر
کنز الفرائض ترجمہ سراجی	عہ
میراث المسلمین از مولانا اصغر حسین صاحب دیوبندی	۳ر

کتب صرف عربی

نام کتاب	قیمت
ادیب الصرف ترجمہ پنج گنج	۵ر
ابواب الصرف	۵ر
ایضاً مجتبائی	۷ر
تبیان شرح میزان	۴ر
جامع تعلیلات	۸ر
جاربردی	عہ
خنقیہ شرح مراح الارواح	۱۴ر
دستور المبتدی	۳ر
زنجانی	۲ر
زرادی	۳ر
شافیہ	۱۲ر
ایضاً مجتبائی	عہ
صرف میر	۳ر
عزیز المبتدی ترجمہ میزان الصرف	۳ر
عزیز الطالبین اردو شرح پنج گنج	۸ر
علم الصیغہ	۶ر
ایضاً مجتبائی	۸ر
فصول اکبری	۶ر
ایضاً مجتبائی	۸ر
کتاب الصرف از حافظ عبدالرحمن صاحب	۱۲ر
میزان الصرف ومنشعب	۲ر
مجموعہ جنگ صرف نحو میر صرف میر شرح مائۃ عامل دستور المبتدی پنج گنج میزان	عسر
مجموعہ پنج گنج	۴ر
مراح الارواح	۶ر
نوادر الوصول شرح فصول اکبری	عہ

کتب نحو عربی

نام کتاب	قیمت
الفیہ ابن مالک	۱۴ر
الہامیہ	۸ر
تیسیر المبتدی	۶ر
تحریر سنبٹ شرح کافیہ	عہ
تسہیل الکافیہ	۸ر
تعریب الاطفال یہ بزبان اردو نہایت سہل اور کارآمد رسالہ ہے	۳ر
درایۃ النحو شرح ہدایۃ النحو	۱۲ر
شرح جامی	سے
شرح مائۃ عامل معہ حل ترکیب مجتبائی	۶ر
ایضاً کانپوری	۳ر
ایضاً کلاں	۱۲ر
ایضاً مترجم معروف بہ جواہر العرب	۷ر
ضریری	۲ر
عزیز النجاۃ ترجمہ نحو میر	۳ر
کتاب النحو از حافظ عبدالرحمن صاحب امرتسری	۸ر
کافیہ	۸ر
ایضاً مجتبائی	۱۰ر
مفصل	عہ
مجموعہ نحو میر	۴ر
ہدایۃ النحو	۸ر
علم النحو	۶ر

نام کتاب	قیمت	نام کتاب	قیمت	نام کتاب	قیمت	نام کتاب	قیمت

کتب منطق و فلسفہ

- ایساغوجی قاسمی — ۲ر
- بدیع المیزان — ۵ر
- سلم العلوم — عہ
- شرح تہذیب معہ تحفہ شاہجہانی — ۱۴ر
- شرح ہدایۃ الحکمۃ خیرآبادی — عہ
- صدرا مجتبائی — ۱۲عہ
- قطبی — ۱۲ر
- قال اقول — ۴ر
- میرزاہد ملاجلال — ۱۲عہ
- مجموعہ منطق — ۱۰ر
- مرقات — ۴ر
- ملاحسن — ۱۲عہ
- میبذی — ۴عہ
- ہدیہ سعیدیہ — ۴عہ
- المنطق — ۲ر

کتب انشاء و ادب عربی

- اخوان الصفا تقد نصف — ۸ر
- ایضاً کامل — ۴عہ
- ارشاد والی بانت سعاد

یعنی شرح قصیدہ بانت سعاد از مولنا ذوالفقار علیصاحب دیوبندی۔ — ۵ر

- بدیع الانشار — ۶ر
- تسہیل البیان فی شرح الدیوان

یہ شرح دیوان متنبی حامل المتن ہے اصل شعر جلی ہے اور اسکے نیچے حل لغات و تحقیق محاورات عربی زبان میں، وراسکے بعد اسی شعر کا ترجمہ آسان اردو مطلب خیز اردو میں لکھا گیا ہے گویا ہر شعر کی دو شرحیں ہیں ایک عربی اور دوسری اردو از مولنا ذوالفقار علیصاحب — ۲ے

- تاریخ الخلفار — ۸ر
- التعلیقات الی السبع معلقات — ۱۴ر
- دیوان متنبی مطبوعہ دیوبندیہ بھی نہایت عمدگی کے ساتھ چھاپا گیا ہے — ۱۲ر
- دیوان حضرت علیؓ — ۱۰ر
- سبعہ معلقہ — ۵

- عربی بول چال اول — ۱۲ر
- ایضاً ثانی — ۱۲ر
- عطرالوردہ شرح قصیدہ بردہ — ۷ر
- قلیوبی معہ فرہنگ — ۱ عہ
- مکاتیب رشیدی — ۴ر
- مرقاۃ رحمیہ — ۶
- مقامات حریری کامل — ۱ عہ
- مرقات العربیہ — ۶ر
- ایضاً دوم — ۸
- ایضاً سوم — ۱۰
- مفید الطالبین — ۳
- ایضاً مترجم — ۳
- نفحۃ الیمن تادرس — ۸
- ایضاً کامل — ۱ عہ
- ایضاً گلنر — عمہ

کتب معانی و بیان و عروض عربی و فارسی و اردو

- تلخیص المفتاح — ۸ر
- تذکرۃ البلاغت — عہ
- رسالہ تذکیر و تانیث — ۶
- عروض المفتاح — ۱۰ر

- عروض سیفی — ۲ر
- مختصر معانی — عمہ
- ایضاً مجتبائی — ۸ے

ہیئت عربی و ریاضی

- اقلیدس — ۸ر
- باب تشریح الافلاک — ۸ر
- تصریح فی تشریح — ۱۲ر
- خلاصۃ الحساب — ۸ر
- سبع شداد — ۸ر
- شرح چغمینی — ۴عہ
- شمس بازغہ — عمہ
- قوشجیہ — ۲ر

کتب حساب

- پہاڑہ اردو — ۱ر
- ایضاً عبارتی معہ گر — ۱ر
- زبانی حساب — ۱ر
- عقد انامل دونوں ہاتھوں کی انگلیوں پر دس ہزار تک شمار کرنا سنت کے موافق اگر یاد کرنا ہو تو اس رسالہ کو دیکھو پہلے جو چھپا تھا وہ

نام کتاب	قیمت
بلا استاد سمجھ میں مشکل سے آتا تھا مگر اب انگلیوں کے نقشے بنوا دیے ہیں جن کے دیکھنے سے باسانی سمجھ میں آجاتا ہے اب بغیر استاد یاد کرنا آسان ہوگیا ہے اور اسکے یاد کر لینے کے بعد تسبیح ہزار دانے کی بنانے کی ضرورت نہیں اسکے ذریعہ دس ہزار تک یکدم شمار کر سکتے ہیں۔	ار
مکتب نامہ معروف بہ معلم الحساب	۵ر
مظہر الحساب	سہر

لغات عربی و فارسی و اردو

نام کتاب	قیمت
حمد باری	ار
غیاث اللغات کلاں	للعہ
کریم اللغات	۷ر
لغات شبیریہ معروف بہ گفتگوئے عربی عربی زبان سیکھنے والوں کو اسکا اپنے پاس رکھنا نہایت ضروری ہے اسمیں اردو لغات لکھ کر اسکے عربی لغات لکھدیے ہیں تاکہ عربی بناتے وقت کام دے اب تک جو لغات ملاحظہ سے گذرے ہونگے ان میں عربی لغات کے معنی اردو میں بتائے ہونگے مگر وہ عربی بنانے میں کچھ کام نہیں دے سکتے اس چھوٹی سی کتاب سے بہت بڑا کام نکلتا ہے اسکی خوبی اسکے ملاحظہ سے معلوم ہوتی ہے۔	ار
لغات کشوری	۵ر
لغات القرآن	للعہ
منتخب النفائس	۸ر
محاورات ہندوستان	۸ر
منتخب اللغات	عہ

کتب اخبار و سیر تاریخ عربی و اردو

نام کتاب	قیمت
آغاز اسلام از مولانا عبد اللہ صاحب انصاری جسمیں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پیدائش آغاز رسالت ہجرت غزوات وغیرہ میں	۶ر
الہارون ہارون الرشید کے حالات۔	عہ
بیان الاحرار ترجمہ تاریخ الخلفاء حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے لیکر ۹۰۳ھ تک کے خلفاء کے حالات اسمیں درج ہیں۔	عار
تاریخ الخلفاء عربی	عہ
تاریخ حبیب اللہ اردو	۸ر
تاریخ مکہ معظمہ اردو	سہر
تذکرۃ الاولیاء اردو یہ حضرت شیخ فریدالدین عطار رحمۃ اللہ علیہ کی زبان فارسی ہے اسمیں اولیاء اللہ کے حالات ہیں اسکا ترجمہ زبان اردو کیا گیا ہے نہایت سلیس ہے دیکھنے سے تعلق رکھتی ہے۔	عار
تاریخ بیت المقدس	۷ر
تاریخ بنی اسرائیل	۸ر
رحمۃ الرحمن ترجمہ قصیدۃ النعمان۔	۵ر
شمائم امدادیہ حضرت حاجی امداد اللہ صاحب قدس سرہ کی سوانح عمری وملفوظات۔	سہر
عروج الاسلام ترجمہ فتوح الشام اب سے پہلے جو ترجمہ چھپتا رہا ہے وہ پرانی اردو ہے اسکو ہر شخص پڑھتا ہوا تکلف کرتا ہے اور کم پڑھے تو پڑھ نہیں سکتے اور یہ کتاب اس قابل تھی کہ اسکا مطالعہ ہر شخص کرے کیونکہ اسکے مطالعہ سے یہ معلوم ہو جاتا ہے کہ ہمارے بزرگوں نے کسطرح فتوحات حاصل کیں کسطرح کیسے کیسے خون بہا کر حق کا ڈنکا بجایا اس وجہ سے احقر نے مکرمی مولوی حکیم شبیر احمد صاحب سے اسکا سلیس اردو میں ترجمہ کرا کر شائع کیا۔ زیر طبع	
فردوس آسیہ۔ از مولانا عبد الرب صاحب دہلوی	

نام کتاب	قیمت
اسمیں خلفاء راشدین و اماموں کے مفصل حالات ہیں، طالبین کے کارآمد ہے۔	عہ
قصص الانبیاء کلاں	[illegible]
نشر الطیب فی ذکر النبی الحبیب اسکی تعریف مولنا تھانوی کی تصانیف میں بیان کی ہے۔	عہ
سیرت خاتم الانبیاء معروف بہ اوجز السیر لخیر البشر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مختصر مگر جامع اور معتبر سوانح اسمیں ان مشہور اعتراضات کے جوابات بھی ہیں جو دریدہ دہن مخالف اسلام کرتے ہیں	۱۲ر
سفر نامہ ابن بطوطہ محمد ابن بطوطہ نے سنہ ... میں ہندوستان لنکا روم شام اور دوسرے ممالک اسلامی کی سیر کی اور اپنے چشم دید حالات قلمبند کئے ہیں	ے
مولوی معنوی مولانا روم کی سوانحعمری۔	۵ر
الکلام المبین فی معجزات سید المرسلین از مفتی عنایت احمد صاحب رح۔	۸ر

کتب تصوف

نام کتاب	قیمت
ارشاد الطالبین از قاضی صاحب	۳ر
اخلاق محسنی۔	۸ر
امداد السلوک فارسی ترجمہ رسالہ مکیہ عربی حضرت گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ کا ہے نہایت مستند۔	۵ر
ارشاد مرشد	ار
بدر الشروح شرح دیوان حافظ۔	[illegible]
تربیت السالک از حضرت مولانا تھانوی سالکین کو جو واردات پیش آتی ہیں انکا جواب سلوک و تصوف کا مطلب کہنا بجا ہے۔ اول	۶ر
ایضاً دوم	۶ر
ترجمہ کیمیای سعادت	ے
تحفۃ الصوفیہ	۲ر
التکشف عن مہمات التصوف اسکی تعریف مولانا تھانوی کی تالیفات میں ملاحظہ ہو۔	صہ
تنبیہ الغافلین	۹ر
تعلیم الدین از حضرت مولانا تھانوی اسمیں عقائد و تصدیقات اعمال و عبادات و معاشرت و سلوک اہل باطن وغیرہ وغیرہ	۸ر
تحفۃ العاشقین	۲ر
تحفۃ العشاق	۲ر
تذکرۃ الاولیاء اردو	[illegible]
حکایات الصالحین	۸ر
دیوان حافظ	۱۲ر
ایضاً مترجم	۱۲
الدر المنضود ترجمہ البحر المورود حصہ اول اس رسالہ کا ہر سالک کے پاس رہنا اور وقتاً فوقتاً اسکا مطالعہ کرتے رہنا اور معاملات کے وقت اسکے مضامین کا حاضر رکھنا ضروری اور نہایت مفید ہے	۱۰ر
رونمائے مثنوی	
دیباچہ کلید مثنوی شرح مثنوی مولانا روم رح	۱ر
سراج السالکین	۱۲
شفاء العلیل ترجمہ قول الجمیل از شاہ ولی اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ۔	۶ر
ضیاء القلوب فارسی از حاجی امداد اللہ صاحب	۳ر
قصد السبیل از حضرت مولانا تھانوی ویسے تو مختصر ہے مگر نہایت کارآمد ہے تصوف کا عطر نکال کر رکھ دیا ہے۔	۲ر
تسہیل قصد السبیل	۳ر
کیمیائے سعادت	عہ
کلید مثنوی شرح مثنوی مولانا روم جلد اول نصف دفتر اول۔	[illegible]
جلد دوم نصف دفتر اول کا آخری حصہ	[illegible]
ایضاً دفتر دوم کامل	[illegible]
ایضاً دفتر سوم کے ربع اول کا نصف اسکے دو حصے ہیں حصہ اول	عہ
حصہ دوم	[illegible]
ایضاً دفتر ششم کامل	[illegible]
کشکول شریف	۷ر
کلیات امدادیہ	۱۲ر
گلزار معرفت	۳ر
گلزار ابراہیم	۳ر

نام کتاب	قیمت
لب مثنوی	۵ر
مقاصد الصالحین	۴ر
مجموعہ پنج گنج ملفوظات خواجگان چشت	ہے
مکتوبات کلیمی	۴ر
مرقع شریف کلیمی	۸ر
مثنوی بوعلیشاہ قلندر	۱ر
مثنوی بوعلیشاہ قلندر مترجم	۲ر
مثنوی شمس تبریز	۱ر
مسائل السلوک مع رفع الشکوک۔ یہ کتاب علم تصوف کے جواہرات کا ایک بے بہا خزینہ ہے تمام قرآن شریف میں جو آیتیں مسائل تصوف پر دال ہیں انکی تفسیر ہے اور خطبہ میں اس تفسیر کا معتبر و مستند ہونا دلائل شرعیہ سے بیان فرمایا ہے یہ کتاب حرز جان بنانے کے قابل ہے اسمیں وہ مسائل مدیجہ مدلل قرآنی ہیں کہ انکو اہل ظاہر بھی تسلیم کئے بغیر نہیں رہ سکتے از حکیم الامۃ مجدد الملۃ حضرت مولانا تھانوی مدظلہم العالی	ہے
نزہتہ البساتین ترجمہ	

نام کتاب	قیمت
روض الریاحین۔ ۱۷۰ حکایات کا مجموعہ یہ کتاب اس قابل ہے کہ ہر ہر مکان میں رہے اسکا مطالعہ عشق حقیقی پیدا کرتا ہے اور دنیا سے آزاد کرتا ہے یہ ۶۱۸ صفحات پر ختم ہے۔	ہے

کتب اوراد و وظائف

نام کتاب	قیمت
اعمال قرآنی کامل	۵ر
اوراد رحمانی	۳ر
اوراد احسانی	۲ر
اوراد فتیحہ	۲ر
بیاض محمدی	۲ر
تعبیر نامہ خواب	۲ر
تعبیر صادق	۱ر
جواہر القرآن	۵ر
حزب الاعظم	۸ر
حزب البحر مترجم حضرت حاجی امداد اللہ صاحب قدس سرہ کے سلسلہ کے مطابق۔	۱ر
حصن حصین	عہ

نام کتاب	قیمت
حرز المومنین من کلام سید المرسلین انتخاب حصن حصین	۳ر
دلائل الخیرات	۸ر
ایضاً مترجم	عہ
کہف المتین خلاصہ حصن حصین	عہ
مناجات مقبول	۱۰ر

کتب خطب

نام کتاب	قیمت
الخطب الماثورہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے ارشاد فرمودہ خطب حضرت مولانا تھانوی مدظلہم کے جمع کردہ گویا افضل الخطب ان سے بڑھکر کوئی مجموعہ نہیں ہے۔	۲ر
خطبہ دوازدہ ماہی ازابن نباتہ	۸ر
ایضاً مترجم	۱۲ر
مجموعہ خطب اسمیں مولانا شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی و مولانا اسمٰعیل شہید رحمۃ اللہ علیہ کے خطبے بھی شامل ہیں	۳ر
خطبہ علمی	۲ر

نام کتاب	قیمت
مجموعہ خطب از مولانا عبدالحی صاحبؒ	عار
خطبہ منبریہ	۱ر

کتب درسیہ فارسی برائے مبتدیان

نام کتاب	قیمت
احسن القواعد	عہ
آمدن سی لفظی	۱ر
انوار سہیلی	عہ
بوستان	۲ر
ایضاً مترجم	۱۴ر
پندنامہ عطار	۲ر
ایضاً مترجم	۴ر
چہار گلزار	۴ر
خیل سبق	۱ر
حکایات لطیف	۲ر
حمد باری	۱ر
خالق باری	۱ر
دستور الصبیان	۱ر
دستور الصبیان مترجم	۳ر
رسالہ عبدالواسع	۴ر
سکندر نامہ	عہ
ایضاً مترجم	[illegible]
صفوۃ المصادر معروف بہ	
آمدنامہ۔	۱ر

نام کتاب	قیمت
قادر نامہ	۱؍
کریما	۱؍
ایضاً مترجم	۲؍
گفتگو نامہ فارسی	۱۰؍
گلزار دبستان	۲؍
گلستان	۱۰؍
ایضاً مترجم	۱۲؍
مفید نامہ	۴؍
محمود نامہ	۱؍
مقیماں	۱۰؍
مصدر فیوض	۴؍
نام حق	۱؍
ایضاً مترجم	۱؍
یوسف زلیخا فارسی	۱۲؍
ایضاً مترجم	عہ ۲

کتب انشائے فارسی و اردو

نام کتاب	قیمت
انشائے بشیر	۳؍
انشائے بہار عجم	۱؍
انشائے خلیفہ	۳؍
انشائے دلکشا	۳؍
انشائے جامی	۴؍
رقعات عالمگیری	۳؍
انشائے اردو	۱؍

نام کتاب	قیمت
انشائے خرد افروز	۱؍
انشائے بہار بے خزاں	۴؍
اردوئے معلّٰے	عکا
رقعات عنایت علی	۵؍
کاغذات کارروائی	۶؍
مکتوب محمدی	۱؍
مکتوب احمدی	۲؍

کتب رد نصاریٰ

نام کتاب	قیمت
تقریر دلپذیر	عہ ۲
مباحثہ شاہجہانپور	۸؍

کتب رد ہنود

نام کتاب	قیمت
انتصار الاسلام	۳؍
تحفۃ الہند	۸؍
تحفۃ الحمیہ	۰؍
قبلہ نما	۸؍

رد قادیان

نام کتاب	قیمت
الخطاب الملیح فی تحقیق المہدی والمسیح از حضرت مولانا تھانوی مدظلہم العالی	۲؍
ختم النبوۃ حصہ اول یعنی ختم النبوۃ فی القرآن اسمیں قرآن مجید کی سو آیات سے ثابت کیا گیا ہے کہ آنحضرت صلعم کے بعد کوئی کسی قسم کا نبی نہیں ہو سکتا۔	۱۲؍
ایضاً حصہ دوم	۱۲؍
ہدیۃ المہدیین آمین قرآن مجید کی تینتیس آیات اور ایکسو باسٹھ ۱۶۲ احادیث اقوال سلف اور کتب سابقہ انجیل وغیرہ سے ثابت کیا ہے کہ بعد آنحضرت صلعم کوئی نبی نہیں ہو سکتا۔	۱۰؍
عقائد قادیانی منظوم یوں تو فرقہ باطلہ مرزائیہ کے عقائد اور انکی تردید میں بہت سے رسائل و اشتہارات شائع ہو چکے ہیں۔ مگر ضرورت تھی کہ مرزا غلام احمد کے خاص خاص کفریہ عقائد کو ایک جگہ نظم کر دیا جاوے سو اس رسالہ میں نہایت عجیب مسدس کی صورت میں عقائد مرزائیہ کو نظم کر دیا گیا ہے۔	۱؍

کتب رد شیعہ

نام کتاب	قیمت
احسن الجناب	غر
انتباہ المومنین	شر
تحفہ اثنا عشریہ	عکا ۱۲
ہدایۃ الشیعہ	۴؍

کتب مسائل مختلف فیہ تقلید و عدم تقلید وغیرہ میں

نام کتاب	قیمت
الاقتصاد فی تقلید والاجتہاد	۴؍
الجہد المقل کامل از شیخ الہندؒ	عہ
القول البدیع	۲؍
انصاف مع ترجمہ	۴؍
ادلہ کاملہ از حضرت شیخ الہندؒ	۲؍
براہین القاطعہ	عہ

تصنیفات شیخ العرب والعجم حضرت حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر مکی قدس سرہ

نام کتاب	قیمت
رسالہ وحدۃ الوجود	۰؍
ضیاء القلوب فارسی	۴؍
غذائے روح	۵؍

نام کتاب	قیمت
تحفۃ العشاق	۲؍
دردنامہ غمناک	؍
ارشاد مرشد	۱؍
جہاد اکبر	۱؍
تصنیفات قطب الارشاد حضرت مرشدنا و مولانا رشید احمد صاحب محدث گنگوہی قدس سرہ	
امداد السلوک	۵؍
ہدایۃ الشیعہ	۴ر
جلیی زبدۃ المناسک مع رسالہ انس الحجاج	۵ر

نام کتاب	قیمت
سبیل الرشاد	۳ر
اوثق العریٰ	۱ر
ہدایت المعتدی فی قرأت المقتدی	۳ر
الرای النجیح فی عدد رکعات التراویح	۱؍
فتاوی میلاد شریف	۱؍
قطوف دانیہ فی کراہت جماعت ثانیہ	۲؍
رد الطغیان فی اوقاف القرآن	؍
فتویٰ احتیاط الظہر	؍
لطائف رشیدیہ	۲؍
تصنیفات جامع العلوم	

نام کتاب	قیمت
حضرت مولانا محمد قاسم صاحب رحمۃ اللہ علیہ	
انتصار الاسلام	۳؍
آب حیات	عہ
تصفیۃ العقائد	۳ر
تحفہ لحمیہ	؍
توثیق الکلام در بحث قرأۃ الفاتحہ خلف الامام	۲ر
تقریر دلپذیر	عہ
تحذیر الناس	۳؍
جمال قاسمی	۱؍
جواب ترکی بترکی	۵ر
حجۃ الاسلام	۵؍
قبلہ نما حصہ دوم انتصار الاسلام	۸؍

نام کتاب	قیمت
قصائد قاسمی	۲؍
گفتگوئے مذہبی	۳؍
مباحثہ شاہجہانپور	۱ر
مناظرہ عجیبہ	۷ر
تالیفات حضرت محمود حسن صاحب قدس سرہ دیوبندی	
احسن القری	عہ
ادلہ کاملہ	۲؍
الابواب و التراجم	عہ
الجہد المقل کامل	عہ
کلیات شیخ الہند	۴ر
مکتوبات شیخ الہند	؍
مسدس مالٹہ	؍
مرثیہ بر وفات حضرت گنگوہی	۲ر

سفرنامہ مالٹا یا سیاست اسلامی کا ایک مجاہدانہ درس

آجکل جسکو دیکھئے وہ ہندوستان میں اسلامی سلطنت کے خواب دیکھ رہا ہے مگر جن خوبیوں کی سلطنت کیلئے ضرورت ہے انکا نام نہیں تو کیا جو غلام ہو اور غلامانہ صفات بھی اپنے اندر رکھتا ہو وہ کبھی غلامی کی قید سے آزاد ہو سکتا ہے؟ ہرگز نہیں حضرت شیخ الہند مولانا محمود حسن صاحب قدس سرہ بھی ہماری طرح دوسروں کے محکوم تھے مگر غلامانہ صفات سے پاک تھے پس آپ نے اگر شیخ علیہ الرحمۃ کا سفرنامہ مالٹا نہ دیکھا ہو تو اب دیکھئے آپ کو معلوم ہوگا کہ قدرت نے آپ کو کیسے شاہانہ اوصاف عطا فرمائے تھے۔ یہ سفرنامہ آپ کو بتائیگا کہ اغیار کے ہاتھوں میں پھنسکر اولوالعزمی، ثابت قدمی، بے خوفی، حق گوئی سے بہرہ رکھنا یہ خاص مجاہد فی اللہ ہی کی شان ہے۔ اس سفرنامہ سے آپ حضرت علیہ الرحمۃ کے حالات زندگی معلوم کر کے اشداء علی الکفار رحماء بینہم کی تفسیر کا لطف اٹھائینگے اور متقیانہ و مجاہدانہ اوصاف سے آگاہ ہو کر جام شریعت و سندان عشق کے یکجائی نظارہ سے وجد کرینگے پس اے ترقی اسلام کے شیدائیو۔ اور اے عروج ملی کے فدائیو آؤ اور حضرت شیخ المجاہدین کا سفرنامہ پڑھکر جرأت و ہمت کا سبق حاصل کرو خدا ترسی و حق پرستی کے خوگر بنو۔ ماسوا کا خوف دل سے نکالکر متوکلانہ جد و جہد سے اغیار پر اسلامی جاہ و جلال کا رعب جما دو۔ قیمت ۱۰؍

تصنیفات سیدی و مرشدی حکیم الامۃ محی السنۃ حضرت مولنا مولوی قاری حاجی حافظ شاہ محمد اشرف علی صاحب مدظلہم العالی

نشر الطیب فی ذکر النبی الحبیب صلے اللہ علیہ وسلم

جناب رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے حالات و سیر میں نہایت جامع و مستند کتاب۔ یہ وہی مبارک کتاب ہے جس کے زمانہ تالیف میں باوجودیکہ اطراف و جوانب میں وبا پھیل رہی تھی مگر اسکی برکت سے تھانہ بھون محفوظ رہا اور وبا کے زمانہ میں جس مکان میں یہ پڑھی جاتی ہے وہ مکان محفوظ رہتا ہے گویا اسکا مطالعہ دافع بلیات ہے اور کیوں نہ ہو یہ اس ذات مقدس کے حالات میں ہے جو رحمت ہی رحمت ہیں قیمت عہ

المصالح العقلیہ للاحکام النقلیہ

یعنے اسلامی احکام کی عقلی حکمتیں، افسوس ہے کہ خدا تعالےٰ کے احکام بجالانے اور امر و نہی پر عمل کرنے میں ہزاروں حیلے تراشے جاتے اور علتیں دریافت کیجاتی ہیں خصوصاً آجکل نئی تعلیم کے اثر سے علت طلبی کی علت اور بھی زیادہ ہوگئی ہے اور اکثر جدید تعلیم یافتہ تحقیق اسباب علل کو آڑ بنا کر عمل سے بے پرواہ ہوگئے ہیں مگر خدائے تعالےٰ جزائے خیر عطا فرمائے حضرت حکیم الامۃ مجدد الملۃ مولنا شاہ محمد اشرف علی صاحب تھانوی کے المصالح العقلیہ اردو زبان میں تالیف فرما کر آزادان ہند کیلئے رموز و اسرار شرعیہ کا ایسا بیش بہا ذخیرہ جمع فرمادیا ہے جو ایک حق طلب حق پسند کیلئے ہدایت کا معقول ذریعہ ہوسکتا ہے ورنہ ہوا پسند و نفس پرست کیلئے تو دفتر بھی کافی نہیں۔ قیمت کامل ہر سہ حصص دو روپے ایک آنہ۔

مسائل السلوک مع رفع الشکوک

یہ کتاب علم تصوف کے جواہرات کا بے بہا خزینہ اور دریائے معرفت میں شناوری کرنیکا عمدہ سفینہ ہے متبع شریعت کیلئے نایاب تحفہ اور سالک طریقت کیلئے بے مثل رہنما ہے ہمت فزائے اہل سلوک دافع شبہات و شکوک ہے اسرار و معارف کی کان ہے شریعت کی روح اور طریقت کی جان ہے مخالفین کیلئے اتمام حجت ہے اور محبین کے لئے موجب ازدیاد محبت ہے اسکی ہر سطر مدلول آیت قرآنی اور ہر لفظ مصداق کیف روحانی ہے پس کہاں ہیں علم تصوف پر نکتہ چینی کرنے والے اور کدھر ہیں طریقت کو شریعت سے جدا بتانیوالے وہ آئیں اور مسائل السلوک کا مطالعہ کر کے اپنی غلطی پر متنبہ ہوں انشاء اللہ تعالےٰ ہر ایک مسئلہ پر آیت قرآنی سے استدلال دیکھکر انکو واضح ہوجائیگا کہ **شریعت عین طریقت اور طریقت عین شریعت ہے** ان دونوں میں تفریق کرنا اور ایک کو دوسرے کے غیر بتانا سراسر بے دینی وجہالت ہے قیمت تین روپے چار آنے۔

مجموعہ تحذیر الاخوان عن الربوا فی ہندوستان

جس میں ہندوستان میں بنک وغیرہ سے سود لینے کی بحث۔ رشوتوں کی حقیقت۔ جہاز یا بنک کے متعلق ضروری تحقیق۔ نکاح خوانی کی اجرت کا حکم۔ متعارف چندہ سے بعض مفاسد کا بیان ہے معہ رافع الضنک فی منافع البنک گویا حضرت مدظلہ کی تازہ تحقیق متعلق بنک کے۔

قیمت پانچ آنے۔ (۵/)

تفسیر بیان القرآن

اس تفسیر کی خوبی پورے طور پر بیان کرنا مشکل ہے مولانا مدظلہم نے اس میں ان امور کا التزام کیا ہے ترجمہ با محاورہ مگر تحت اللفظ کی رعایت مدنظر ہے توضیح کے لئے ف کے نشان سے تفسیری پر ضروری مضامین اور روایات صحیحہ لکھی ہیں اتباع سلف کا التزام ہے مسائل فقہیہ و کلامیہ سے بھی حسب ضرورت بحث کی ہے جن آیات کی تفسیر احادیث مرفوعہ میں وارد ہوئی ہے اسکو مقدم رکھا ہے۔ ربط آیات خاص اہتمام سے بیان فرمایا ہے۔ ہر صفحہ کے ہر حصہ زیرین میں جدول دیکر نیچے اختلاف قرأة حل لغات ضروری ترکیب۔ وجوہ بلاغت۔ توجیہ ترجمہ مختصراً مذکور ہیں پوری تفسیر بارہ جلدوں میں ہے قیمت فیجلد عہ سہ؍ کامل بیش روپے (عشہ)

تربیۃ السالک و تنجیۃ الہالک

احکام باطنی کا مجموعہ ذکر و شغل کرنیوالے حضرات حضرت والا مدظلہم کی خدمت میں اپنے باطنی حالات عرض کرتے ہیں وہ یکجا جمع کر لئے جاتے ہیں اور وہ شائع ہوتے رہتے ہیں سالکین و مشائخ کیلئے اس سے بہتر کوئی کتاب نہیں اسکو روحانی مطب کہا جاوے تو بجا ہے اسکے مطالعہ سے سالک نفس و شیطان کے دھوکے سے بچ سکتا ہے اور مشائخ کی بھی لاکھوں مشکلات اس سے حل ہوتی ہیں یہ کتاب سالکین کے لئے خصوصاً اور عام مسلمانوں کے لئے عموماً نہایت ضروری ہے۔

قیمت حصہ اول ۶؍ ایضاً حصہ دوم ۶؍

قصہ معراج اور معتبر واقعات

شب معراج کے واقعات جتنے عجائبات و غرائب اور بیشمار معجزات کو شامل ہیں وہ کسی سے مخفی نہیں۔ لیکن انقلاب زمانہ اور دور حاضرہ کے افراط و تفریط سے جہاں اور بہت امور تختۂ مشق بنگئے ہیں معراج شریف کے واقعات بھی اس سے خالی نہیں رہے اگر ایک شخص اسمیں سینکڑوں جھوٹی روایتیں منظوم کرتا ہے تو دوسرا تمام قصہ ہی کو یکسر اڑا دیتا ہے اس انقلاب کو دیکھتے ہوئے حضرت اقدس جامع الشریعت والطریقت حکیم الامۃ مجدد الملۃ حضرت مولانا مولوی شاہ **محمد اشرف علی** صاحب دام ظلہم العالی نے اس ضرورت کو ملحوظ فرماکر **تنویر السراج فی لیلۃ المعراج** تالیف فرمائی جسمیں افراط و تفریط کو چھوڑ کر اپنی عادت شریفہ کے موافق اعتدال کے ساتھ واقعات کو کتب احادیث و سیر سے جمع فرمایا ہے حضرت ممدوح کے انتساب کے بعد کتاب کی اہمیت اسکی تعریف اسکی خوبیوں کے اظہار کی ضرورت نہیں رہتی۔

قیمت دس آنے: (۱۰؍)

خلاصہ سائنس اور اسلام

اُردو زبان میں یہ پہلی کتاب ہے جو دینیات کی جامعیت کے ساتھ سائنس اور طبعیات کا پہلو لئے ہوئے ہے یہ کتاب زیادہ تر اُن تعلیمیافتوں کیواسطے تالیف کیگئی ہے جو علوم مروجہ کے اثر سے متاثر ہوکر شبہات میں مبتلا ہوجاتے ہیں یہ کتاب دیندار مسلمانوں کے لئے بھی ازبس ضروری اور نافع ہے مضامین کی مختصر فہرست یہ ہے۔ اول عقائد و اعمال کو لکھکر اسکے ضمن میں ہر قسم کے شرک اور خلاف شرع رسوم کو نہایت وضاحت سے بیان کیا ہے پھر معاصی اور طاعات کے بعض دنیوی نقصان و منافع دکھلاکر حکومت و انتظام ملکی کی تشریح کی ہے اسکے بعد نماز کیلئے طہارت کے شرط ہونے کی حکمت۔ وضو میں اعضائے وضو دھونے

اور ترتیب کی حکمت۔ نماز میں کعبہ کیطرف منہ کرنیکی حکمت بے نمازوں کی واہی تباہی۔ غذروں کے معقول جواب۔ اعمال حج کی فلاسفی اور بے پردگی کی خرابیان۔ تعدد ازدواج کے متعلق نہایت عمدہ بحث۔ اُس شبہ کا جواب کہ شریعت محمدیہ کے قوانین نئی روشنی کے زمانہ میں بے سود ہیں۔ سچے صوفیوں کے حالات۔ مادے کی قدامت کا ابطال فلاسفہ ہی کے مسلمہ اصول سے۔ وحدانیت کی فلاسفی۔ عقل کی حقیقت معلوم کرنے میں اہل سائنس کی بدحواسی حیات بعد الممات کا عقلی ثبوت اور فلاسفہ کے شبہات کا جواب رُوح اور جسم کے باہمی تعلق کی حقیقت الغرض دنیا بھر کے شکوک و شبہات کے جوابات جو کسی حیثیت سے اسلام پر وارد ہو سکتے ہیں اس کتاب میں موجود ہیں جنکو پڑھکر اسلام کے دین کامل ہونیکا یقین کامل ہوجاتا ہے قیمت دو روپے۔

احکام التجلّی من التعلّی والتدلّی

جناب باری عز اسمہٗ کا دیدار کب ہوگا۔ کہاں ہوگا۔ کس طرح ہوگا اس باب میں حضرت مدظلہم نے نہایت عجیب و لطیف رسالہ تحریر فرمایا ہے اسمیں تین فصلیں ہیں فصل اول میں دلائل شرعیہ سے یہ تحریر فرمایا ہے کہ دنیا میں دیدار باری تعالیٰ ممتنع ہے فصل دوم میں یہ بیان ہے کہ اس امتناع سے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات مقدس مستثنیٰ ہے اور آپکو لیلۃ المعراج میں ظاہری آنکھوں سے دیدار باری تعالیٰ ہوا فصل سوم میں نہایت شرح وبسط سے یہ تحریر فرمایا ہے کہ آخرت میں تمام اہل ایمان کو انھیں ظاہری آنکھوں سے دیدار باری تعالےٰ ہوگا اور فلاں فلاں مقام پر ہوگا اور ہر مقام کے دیدار میں کیا فرق ہوگا اسکے ساتھ ہی تجلی کے اقسام ذکر فرماکر بہت سے فوائد علمیہ تحریر فرمائے ہیں اسطرح یہ رسالہ ایک مبحث میں مفصل و مکمل ہوگیا ہے قیمت تین آنے۔ (۳؍)

التکشف عن مہمات التصوّف

یعنی

حضرت والا مدظلہم کی مفید عوام و خواص افراط و تفریط سے پاک سچے تصوّف کی حقیقت میں نہایت ضروری اور عجیب کتاب

بعد الحمد والصلوٰۃ کہ اس زمانہ پُرفتن میں منجملہ دیگر اغلاط عوام کے بڑی غلطی علم تصوف کے فہم میں ہوئی کسی نے تو قوالی و عملی بدقیدی کا نام تصوف رکھ لیا اور کسی نے محض رسوم کو تصوف کہا اور کسی نے صرف کثرت اوراد و وظائف کو تصوف کہدیا اسیطرح اسکے مسائل وحدۃ الوجود وحدۃ الشہود وغیرہ کے سمجھنے میں صدہا غلطیاں کیں اس فرقہ کو تو یہ ضرر پہنچا کہ اپنے عقائد خراب کئے بعضے شرک تک میں مبتلا ہوگئے اور بعض حضرات ایسے بڑھے کہ وہ تصوف کا اصل ہی سے انکار کر بیٹھے اور حضرات اولیاء اللہ رحمہم اللہ کی شان میں بے ادبی و گستاخی سے پیش آئے اور مسائل تصوف کو غیر ثابت بالکتاب و السنۃ اعتقاد کرلیا اور تصوف کو خلاف شریعت کے سمجھکر اسکے نام سے کوسوں بھاگنے لگے انکو یہ ضرر ہوا کہ اسکے برکات سے محروم رہے اور قلب میں قساوۃ پیدا ہوگئی اور بعض حضرات نہ وہ منکر نہیں اور حضرات اولیاء اللہ کے بھی معتقد ہیں لیکن تصوف کو شریعت کا غیر سمجھتے ہیں اور جس نظر سے اس علم شریعت کو دیکھنا چاہیئے اُس نظر سے نہیں دیکھتے اور اسکے مسائل کو غیر ثابت بالسنۃ جانتے ہیں نظر براں حکیم الامۃ جامع شریعت و طریقت مولانا موصوف دام ظلہم نے یہ کتاب ایسی تالیف فرمائی جس سے تصوف کی حقیقت اور اسکے ضروری مسائل کی تحقیق جسمیں لوگ غلطیاں کرتے ہیں واضح ہوگئی جو لوگ اس راہ کو قطع کر رہے ہیں یا ادھر متوجہ ہونیکا ارادہ رکھتے ہیں انکو تو خصوصاً اور عامۂ مومنین کو عموماً اس کتاب کا مطالعہ کرنا بلکہ سبقاً سبقاً پڑھنا بہت ضروری ہے۔ انشاء اللہ تعالےٰ تمام اشکال حل ہوجاینگے علاوہ بہت سے ایسے جدید فوائد ضروری دیکھنے میں آوینگے جو نہایت کارآمد ہیں قیمت ...

الانتباہات المفیدہ عن الاشتباہات الجدیدہ
علم کلام جدید کا نہایت مفید رسالہ جس مین شبہات جدیدہ کے جوابات انگریزی تعلیم یافتہ حضرات کے مذاق پر نہایت وضاحت و متانت سے دیے ہین۔ یہ رسالہ اس قابل ہے کہ ہر انگریزی خوان کے پاس رہے تاکہ جس وقت کوئی شبہ پیش آوے فوراً اس کتاب سے حل کریں۔ قیمت نو آنے۔ (۹؍)

اصلاح الرسوم۔ پیدایش سے مرنے تک کی تمام رسوم کی مدلل تردید...... قیمت پانچ آنے۔ (۵؍)

اعمال قرآنی۔ ہر سہ حصص۔ آیات قرآنی کے خواص و اعمال۔ قیمت پانچ آنے۔ (۵؍)

اوراد رحمانی واذکار سبحانی۔ سبحان اللہ والحمد للہ واللہ اکبر کے فضائل۔ قیمت تین آنے۔ (۳؍)

آداب المعاشرت۔ باہمی معاشرت کے آداب جنکی رعایت رکھنے سے آپس مین محبت پیدا ہو۔ قیمت ۲؍

الاقتصاد فی التقلید والاجتہاد۔ تقلید شخصی و تقلید مطلق کے متعلق افراط و تفریط سے پاک منصفانہ بیان قیمت چار آنے۔ (۴؍)

اغلاط العوام۔ عوام مین جو غلط مسائل مشہور ہوگئے ہین انکی اصلاح۔ قیمت ڈیڑھ آنہ۔ ۱؍۶

اصلاح ترجمہ حیرت۔ مرزا حیرت صاحب کے ترجمہ قرآن مجید کی غلطیون کی اصلاح۔ قیمت ۱؍

امداد الفتاوے۔ معروف بہ فتاوی اشرفیہ ۱۳۱۰ھ سے ۱۳۲۵ھ تک کے فتاوے بترتیب ابواب فقہیہ جلدین اولین زیر طبع۔ قیمت دو روپے۔ (عہ)

ایضاً جلدین آخرین قیمت دو روپے۔ (عہ)

ایضاً تتمہ اولی و ثانیہ امداد الفتاوے جسمین ۱۳۲۶ھ سے ۱۳۳۲ھ تک کے فتاوے ہین۔ قیمت ۱؍

ایضاً تتمہ ثالثہ۔ قیمت ایک روپیہ آٹھ آنے۔ (عہ؍)

ایضاً تتمہ رابعہ۔ قیمت چودہ آنے۔ (۱۴؍)

اصلاح الخیال۔ جدید تعلیمیافتہ حضرات کے چند شبہات کے جوابات۔ قیمت ۳؍

اکسیر فی اثبات التقدیر۔ ترجمہ اردو تنویر۔ تقدیر و تدبیر کے متعلق مفصل جامع مسکن کتاب قیمت بارہ آنے۔

امواج الطلب بحہ مثنوی زیر و بم وغیرہ قیمت ۱۰؍

ارشاد الہائم فی حقوق البہائم۔ قیمت ۱؍

الاستبصار۔ استغفار کے فضائل مین قیمت ۱؍

اخبار الزلزلہ۔ زلزلہ کی حقیقت جسقدر شریعت سے تعلق رکھتی ہے اسکا محققانہ بیان۔ قیمت ایک آنہ۔

اخبار بینی۔ اخبار بینی کے عدم جواز کا بیان قیمت ۳؍

بہشتی زیور۔ عورتون کی تعلیم کے لئے نہایت مفید دینی اور دنیوی ضرورتون کی کفیل۔ اسکی ضرورت اور مقبولیت کا اندازہ اس سے ہوسکتا ہے کہ اسکی اشاعت ملک میں لاکھونکی تعداد میں ہوچکی ہے۔ قیمت دو روپے۔ (عہ)

ایضاً دو روپے تیرہ آنے۔ (عہ۱۳؍)

بہشتی گوہر۔ بہشتی زیور کا گیارہوان حصہ جسمین مخصوص مردون کے متعلق مسائل ہین۔ قیمت دس آنے۔ (۱۰؍)

ایضاً قیمت آٹھ آنے۔ (۸؍)

تعلیم الدین۔ دین کے چارون اجزاء عقائد عبادات اخلاق معاملات اور سلوک و مقامات و اذکار و اشغال کا قرآن و حدیث سے بیان۔ قیمت آٹھ آنے۔ (۸؍)

تلخیصات عشر۔ مولانا مدظلہم نے کم فرصت والون کیلئے تعلیم عربی کا مختصر نصاب تجویز فرمایا ہے جس سے اڑہائی تین سال میں کافی استعداد عربی کی اور اپنے مذہب سے واقفیت فاضلہ استعداد کے ساتھ ہوجاتی ہے یہ کتاب اس نصاب کے

دس رسائل کا مجموعہ ہے اور اس میں اس نصاب کا نقشہ بھی ہے قیمت نو آنے۔ (۹/)

الترتیب اللطیف فی قصۃ الکلیم والحنیف حضرت موسیٰ اور حضرت ابراہیم علیہما السلام کے قصے جو قرآن مجید میں مختلف جگہ آئے ہیں انکو یکجا کر دیا ہے۔ قیمت پانچ آنے۔

تجوید القرآن۔ معہ یادگار حق القرآن سہل نظم میں تجوید کے ضروری قواعد حفظ یاد کرنے کے لئے قیمت ۱/

تنشیط الطبع۔ فی اجزاء السبع سبع قرأت کا بیان اور آداب معلم ومتعلم وآداب تلاوت۔ قیمت پانچ آنے۔ (۵/)

تحقیق تعلیم انگریزی۔ انگریزی پڑھنے کیمتعلق بحث ۰/

حفظ الایمان معہ بسط البنان وتغیر العنوان قیمت ۱/

جزاء الاعمال گناہوں سے دنیوی نقصان طاعات سے دنیوی منافع کا بیان۔ قیمت ۲/

جمال القرآن۔ علم تجوید میں نہایت سہل عبارات میں تحریر کیا گیا ہے۔ قیمت ۳/

حقوق الاسلام۔ استاد۔ پیر۔ ماں۔ باپ۔ میاں۔ بیوی۔ حاکم۔ محکوم۔ ہمسایہ۔ مہمان وغیرہ کے حقوق کا بیان قیمت ۱/

حق السماع۔ سماع کے متعلق فقہی تحقیق اور بزرگان امت کے اقوال۔ قیمت دو آنے۔ (۲/)

حقوق العلم۔ علماء پر عامہ مسلمین کے جو حقوق ہیں اور انمیں جو کمی ہے اور عامہ مسلمین پر علماء کے جو حقوق ہیں اور اسمیں جو کمی ہے ان سب کی اصلاح ہے۔ قیمت پانچ آنے۔

الخطاب الملیح فی تحقیق المہدی والمسیح مرزا غلام احمد قادیانی کے اقوال کا رد عیسیٰ علیہ السلام کی وفات وحیات کی تحقیق آیت انی متوفیک کی تفسیر اور نزول عیسیٰ وغیرہ قیمت ۲/

خاتمہ بالخیر سوء خاتمہ کے اسباب کی تحقیق۔ قیمت ۱/

الخطب الماثورہ۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور خلفاء راشدین کے خطبے احادیث صحیحہ سے قیمت دو آنے۔

روح مثنوی۔ دیباچہ کلیات مثنوی۔ قیمت ۱/

زوال سنتہ۔ اسمیں ہر مہینے کے احکام ہیں قیمت ۳/

شجرہ طیبہ اسمیں تین شجرے شامل ہیں اول شجرہ نظم اردو حضرت حاجی صاحب قدس سرہ۔ بزرگوں کے مقامات دفن و تاریخ وفات بھی لکھی گئی ہے۔ دوسرا شجرہ فارسی منظوم مولانا رشید احمد صاحب تیسرا شجرہ فارسی حضرت مولانا مولوی اشرف علی صاحب مدفیوضہم اور آخر میں ایک رسالہ تعلیم الطالب مولفہ حضرت مولانا حکیم الامۃ ملحق ہے۔ قیمت ۱/

فروع الایمان۔ یہ کتاب ایمان کامل کی کسوٹی ہے۔ جس سے ہر شخص جانچ سکتا ہے کہ میں کس درجہ کا مومن ہوں قیمت چار آنے۔ (۴/)

زاد السعید۔ درود شریف کے فضائل عجیبہ غریبہ خواص وغیرہ آخر میں نیل الشفاء جسمیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے نعل مبارک کا نقشہ اور اسکے عجیب وغریب خواص وبرکات بیان کئے ہیں قیمت دو آنے۔ (۲/)

سبق الغایات فی نسق الآیات (عربی) قرآن شریف کی آیتوں میں اول سے آخر تک ربط بیان کیا ہے قیمت ۹/

قصد السبیل اسمیں عام لوگوں کے اس خیال کا دفعیہ کیا گیا ہے جو یہ سمجھتے ہیں کہ تصوف اور وصول الی اللہ ان لوگوں کا کام ہے جو دنیا ومافیہا کو ترک کر کے ایک گوشہ میں بیٹھ رہے ہیں ایسے دستور العمل تجویز فرمائے ہیں کہ ہر شخص اسپر عمل کر کے واصل الی اللہ ہو سکتا ہے قیمت ۲/

شوق وطن وطن اصلی یعنی آخرت کی یاد اور شوق پیدا کرنیوالے مضامین۔ قیمت تین آنے۔ (۳/)

صفائی معاملات خرید وفروخت وغیرہ کے مسائل مع اصول وقواعد عام فہم۔ قیمت ۲/

طریقہ مولد مولود شریف کے صحیح اور سنت کے موافق طریقہ کا بیان قیمت ۱ر

فتاوی اشرفیہ حصہ اول۔ قیمت چار آنے۔

ایضاً۔ حصہ دوم۔ قیمت چھ آنے۔

القول والصواب۔ نئی روشنی والے مستورات کی پردہ مروجہ پر شبہات کرتے ہیں کہ ایسا پردہ قرآن وحدیث سے ثابت نہیں حضرت والا نے قرآن وحدیث ہی سے اسکو ثابت فرمایا ہے۔ قیمت دو آنے۔ (۲ر)

القول البدیع۔ گاؤں میں جمعہ نہ ہونے کا بیان ۲ر

کلید مثنوی اردو شرح مثنوی مولانا روم حصہ اول از دفتر اول عہ

ایضاً۔ حصہ دوم از دفتر اول۔ قیمت دو روپے۔

ایضاً۔ دفتر دوم کامل۔ قیمت چھ روپے۔

ایضاً دفتر سوم کے ربع اول کا نصف اسکے دو حصے ہیں۔

حصہ اول۔ قیمت ایک روپیہ آٹھ آنے۔ (عہ)

ایضاً دوم۔ قیمت ایک روپیہ آٹھ آنے۔ (عہ)

ایضاً۔ دفتر ششم کامل۔ قیمت دس روپے۔ (عہ)

کرامات امدادیہ۔ حضرت حاجی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی عجیب عجیب کرامات۔ قیمت چھ آنے۔ (۶ر)

کمالات امدادیہ۔ حضرت حاجی صاحب کے ملفوظات ۶ر

لب مثنوی۔ دفتر ششم۔ مثنوی مولانا روم کے ابتدائی حصہ کی شرح۔ قیمت پانچ آنے۔ (۵ر)

مناجات مقبول یہ کتاب نہایت مقبولیت حاصل کر چکی ہے اور مقبولیت حاصل کیوں نہ کرتی یہ اصل میں قرآن واحادیث کی دعاؤں کا مجموعہ ہے۔ حضرت مدظلہم نے قرآن شریف واحادیث شریف سے دعاؤں کو یکجا جمع فرما کر سات منزلوں پر تقسیم فرما دیا ہے تاکہ روزانہ تلاوت کر سکیں۔ قیمت دس آنے۔

مجموعہ رسائل مفیدہ۔ قیمت ۲ر

مکتوبات امدادیہ۔ حضرت حاجی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے والا نامے مولانا کے نام۔ قیمت تین آنے۔ (۳ر)

وجوہ المثانی۔ اس عربی کتاب میں حضرت مولانا اشرف علی صاحب مدظلہم نے ترتیب وار تمام سور تہائے قرآنیہ کے اختلاف قرأت کو بیان فرما کر خاتمہ میں کسیقدر قواعد اصول متعلقہ ہمزہ وادغام واظہار وتفخیم وترقیق حروف تحریر فرمائے ہیں آخر میں ایک رسالہ زیادات علی کتب المروایات کی غیر مشہور سندین اور مسلسل بالاولیت وغیرہ جمع فرمائی ہیں اور دوسرا رسالہ جسمیں مولانا نے اپنا سلسلہ بیعت ونسب اور مدنی مد کا مستند سلسلہ بیان فرمایا ہے۔ قیمت چودہ آنے۔ (۱۴ر)

یاد یاران حضرت گنگوہیؒ کے حالات میں۔ قیمت تین آنے۔

مواعظ طبع شدہ کی فہرست

حضرت والا موصوف کے مواعظ کا مطالعہ کرنا اور سننا تجربہ اور مشاہدہ سے نہایت ہی مفید ثابت ہوا ہے انکے دیکھنے یا سننے سے دین ودنیا دونوں درست ہو جاتے ہیں اسکی تصدیق وہ حضرات کرینگے جو ایک بار بھی شریک وعظ ہوئے ہیں یا وعظ سنا ہوا سلئے ان مواعظ کے ضبط اور طبع کا اہتمام کیا گیا چنانچہ جو مواعظ اسوقت کتبخانہ ہذا میں موجود ہیں ان کی فہرست معہ قیمت درج ذیل ہے۔

دعوات عبدیت کی آٹھویں جلد

اسمیں مفصل ذیل دس وعظ ہیں۔

حق الاطاعۃ الدین۔ التقی۔ عقل الجاہلیہ۔ ندائے رمضان وعدۃ الحب۔ شعب الایمان۔ الوقت۔ اشعبان۔ الصیام الفطر۔ قیمت ایک روپیہ آٹھ آنے۔ (عہ)

مواعظ اشرفیہ ...... ایک وعظ ...... قیمت ۱مر

التبشیر ...... ایک وعظ ...... قیمت ۳ر

سلسلہ التبلیغ کے مواعظ

سلسلہ تسہیل المواعظ

چونکہ حضرت والا مدظلہم العالی کی مجلس وعظ میں اہل علم کا مجمع ہونیکی وجہ سے مضامین علمیہ اور الفاظ عربیہ بھی بیان میں آجاتے ہیں اسلئے حسب ایماء حضرت والا مواعظ کو نہایت آسان پیرایہ میں کردیا ہے اور اس سلسلہ کا نام حضرت والا مدظلہم نے تسہیل المواعظ رکھا ہے اسے ہر شخص حتی کہ بچے اور عورتیں بھی فائدہ حاصل کرسکتے ہیں اسوقت تک اس سلسلہ کے بیس وعظ چھپ چکے ہیں جنکی تفصیل حسب ذیل ہے

تالیفات جناب مولوی سید اصغر حسین صاحب مدرس مدرسہ عالیہ دیوبند

نام کتاب	قیمت
القول المتین	۲ر
الجواب المتین	۶ر
الصالحات یعنے نیک بیبیاں	۵ر
تعبیر نامہ خواب	۲ر
تعبیر صادق	لـر
چہل حدیث	۳ر

نام کتاب	قیمت
حیات خضرؑ	۳ر
خواب شیرین	۲ر
رفیق سفر	۰ر
روضۃ الرضوان نے تذکرہ ابی حنیفۃ النعمان	لـر
علم الاولین	۱۰ر
عہد نامہ جدید	۰ر
فتاوے محمدی معہ شرح دیوبندی	۱۰ر
فرحۃ الصائمین	۱۰ر
گلزار حدیث	شـر
گلزار سنت	لـر

نام کتاب	قیمت
مولوی معنوی سوانح مولانا روم رح	۴ر
مسافر آخرت	۰ر
مختصر سوانحعمری حضرت شیخ الہند رح	۰ر

کتب طب عربی و اُردو

نام کتاب	قیمت
حیات قانون	عہ
حدود الامراض	۴ر
قانونچہ	عہ

نام کتاب	قیمت
کنز الحکما	۳ر
کامل الصناعہ	۱۲ر
موجز	عہ
نفیسی	عہ
کلیات	۸ر
بستان المفردات	عہ
شفاء الامراض	عہ
طب نبوی	۴ر
طب احسانی	۸ر
علاج الغربا	۱۲ر
میزان الطب اردو	۱۰ر
مجربات حکیم منجھلے	عہ
مفید الاجسام	۴ر

امراض نسواں

مؤلفہ جناب مولوی حکیم عبد الحفیظ صاحب مؤلف و پروفیسر طبیہ کالج دہلی۔ یہ ایک واقعہ ہے کہ عورتوں کے امراض کی تشخیص اُنکے دفعیہ کی تدبیر حجاب نقاب اور انکی بعض فطری خصوصیات کی وجہ سے نسبتہً مشکل ہوا کرتی ہے۔ اور جن دائیونکو اُنکے امراض کی جانچ پڑتال اور دیکھ بھال کا موقع حاصل ہوتا ہے اُن میں سے اکثر ایسی ہوتی ہیں کہ جو اپنی لاعلمی کیوجہ سے بیشتر اوقات مرض کی غیر صحیح صورت طبیب کے روبرو پیش کرکے بجائے اسکی اعانت کرنیکے اور زیادہ دشواری میں مبتلا کر دیتی ہیں۔

اسکے علاوہ چونکہ بیبیاں اپنے دکھوں کے اظہار کو قریب قریب ایک امر معیوب تصور کرتی ہیں اسلئے انکی تکلیف کا اظہار بھی عموماً اسوقت ہوتا ہے جبکہ مرض اچھی طرح زور پکڑ جاتا ہے اسوجہ سے معاملہ میں نسبتہً زیادہ اہمیت پیدا ہو جاتی ہے۔

ان حالات کو محسوس کرتے ہوئے نقائص مذکورہ بالا کے ازالہ کی غرض سے مؤلف نے بڑی جانفشانی کے ساتھ اس کتاب کو ایسی ترتیب کے ساتھ مرتب فرمایا ہے کہ جسکے مطالعہ سے نہ صرف طبیب، دائیاں، طالبات ہی تشخیص مرض و علاج میں بصیرت حاصل کر سکتی ہیں بلکہ معمولی اردو جاننے والی بیبیاں بھی اُسے پڑھکر اپنے دکھوں سے پوری واقفیت حاصل کرکے آسانی کے ساتھ اپنی شکایات کا علاج اور اُنکی روک تھام کر سکتی ہیں۔

کتاب کے ابتدائی حصہ میں شرمگاہ، اندام نہانی، رحم، خصیتہ الرحم، قاذفین، پستان وغیرہ مخصوصہ اعضاء کی پوری تشریح اسکے فرائض و ظائف بتلائے گئے ہیں۔

اسکے بعد مذکورہ بالا اعضاء کے تمام امراض کو نہایت تفصیل کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔ مذکورہ اعضاء کی تصاویر کے علاوہ مذکورہ بالا اعضاء کے امراض کو بھی تشخیص کی

سہولت کی غرض سے تصاویر کے ساتھ واضح کیا گیا ہے اور علاج کے سلسلہ مین بہترین مجرب نسخوں کے علاوہ حکیم محمد اجمل خان صاحب کی خاص خاص تجاویز کو اسمین جذب کیا گیا ہی الحاصل عورتون کے اعضا کی تشریح اور انکے امراض علاج کے بارے مین یہ کتاب ایک بہترین تالیف ہی جسے پروفیسر صاحب نے بہت زیادہ محنت اور اہتمام سے مرتب فرماکر طبقہ نسواں پر ایک بڑا احسان فرمایا ہی۔ ہر گھر میں ایسی کتاب کا موجود ہونا ضروری ہی تاکہ معمولی اردو جاننے والی بیبیان خود ہی اپنی شکایات کا علاج کر سکیں کتاب علاوہ تصاویر کے جو نہایت نفیس کاغذ پر ہی تین سو صفحات پر ختم ہوتی ہے۔ قیمت صرف دو روپے آٹھ آنے۔ (عٰلِہ)

رفیق مطب

اس کتاب میں سر سے پاؤں تک تمام امراض کے مجرب واکسیر الاثر نسخے جو بارہا تجربہ سے مفید ثابت ہوئے ہیں ایک باقاعدہ مطب کی صورت میں ترتیب وار درج ہیں۔ برادران فن اس مطب کے (معمولہ و مجربہ) نسخون سے علاج میں کافی کامیابی حاصل کرکے مریضون کی توجہ کو قوت و تیزی کے ساتھ اپنی طرف پھیر سکتے ہین صفحات ۲۲۰ ۲۲×۱۸/۱۶ پونڈ قیمت ایک روپیہ۔ (عہ)

سرخ بیاض

اس بیاض میں ملک کے مشہور ترین اطباء دہلی کے ممتاز ترین خاندان جمعیۃ کے خصوصی اراکین کے علاوہ فقرو درویشوں کے اکسیر الاثر نسخے جو بغیر مبالغہ نہایت زود اثر اور بارہا تجربہ سے مجرب ثابت ہوتے ہیں۔ درج ہیں۔ مخصوص مردانہ امراض (جریان۔ آتشک۔ سوزاک وغیرہ) کے بہترین نسخون کے علاوہ ضعف بصر۔ ضعف معدہ۔ ضعف عام۔ عظم طحال۔ سنگ گردہ و مثانہ۔ سنگرہنی، ڈبہ اطفال مسان بخار بجیشں۔ زہر عقرب و سمیت مارے جوئی کے نسخے اور بواسیر، برص۔ خارش کے نسخے جو نہایت جانفشانی سے جمعیۃ نے حاصل کئے ہیں۔ صاحب نسخہ کے نام کے ساتھ درج کئے گئے ہیں۔ پاکٹ ایڈیشن کاغذ ولایتی ۴۸ پونڈ۔ صفحات ۱۶۰۔ قیمت فی جلد ایک روپیہ چار آنے۔

قرابادین جدید

اس میں یونانی طب کے تمام وہ مرکبات جو تمام ہندوستان مین مروج ہیں اور جو صدہا سال سے برتے جارہے ہیں ترتیب وار درج ہیں تمام معمولہ اطریفلات جوارشین معجونیں، عرقیات، حبوب، طلاء، یاقوتیں مفرحات کشتہ جات اپنے صحیح اجزا کے ساتھ اس کتاب مین موجود ہیں۔ قیمت ایک روپیہ آٹھ آنے۔ (عہ)

طبیب اطفال

اس میں چھوٹے چھوٹے بچون کی آئے دن کی تمام بیماریوں کی حقیقت انکی مخصوصہ علامتیں انکے دفعیہ کی بہترین تدابیر کا نہایت تفصیل کے ساتھ بیان درج ہی علاج کے سلسلہ مین یونانی ڈاکٹری دونوں طبّون کے بہترین و مجرب نسخے لکھے گئے ہیں ہر معمولی اُردو جاننے والے حضرات بھی اس سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ قیمت ایک روپیہ آٹھ آنے۔ (عہ)

امراض صبیان

مولفہ علامہ محمد عثمان خان صاحب میڈیکل آفیسر ریاست برگوانی اس کتاب میں بچوں کے امراض اور عوارض جسمانی کا علامہ ممدوح نے اپنے طرز خاص سے تذکرہ کیا ہی اور جابجا تشریحی بیانات

"حاذق"

یونانی طب کی بہترین کتاب ہے!

"حاذق" میں کیا ہے؟ سر سے لیکر پاؤں تک کی بیماریوں کا بیان، امراض کے اسباب، علامات، بیماریوں کی تشخیص، بیماریوں کیلئے غذا، پرہیز اور ضروری ہدایتیں، بڑی بڑی کتابوں کا خلاصہ، استادان فن کے اسرار سینہ بسینہ، جو لوگوں کو زندگیاں گذارنے پر نصیب ہوتے ہیں مطب جناب حکیم اجمل خانصاحب صحیح اور اصلی نسخے جو اور کسی کتاب میں نہیں ہیں پس "حاذق"

طبابت پیشہ اصحاب کے لیئے

ایک رہبر اور رہنما اور ایک ایسی مفید کتاب ہے جو دہلی کے اس طبی مخزن کو گھر بیٹھے حوالہ کرتی اور فن علاج میں کامیاب کر دیتی ہے۔

لکھے پڑھے لوگوں کے لیئے

خود نفع اُٹھانے اور دوسروں کو فائدہ پہنچانے کا ذریعہ اور وسیلہ ہے اور یہ واقعہ ہے کہ صرف اس کتاب کی وجہ سے ہزاروں غریب بیمار مصیبت سے بچے ہیں۔

نوجوانوں کے لیئے

یا ان لوگوں کے لئے جو اپنا پوشیدہ حال کسی پر ظاہر کرنا نہیں چاہتے۔ اس میں مقصد و کامیابی ہے۔

لکھی پڑھی خواتین

اب صرف اسے دیکھکر اپنے بچوں کا آسانی سے علاج کر لیتی ہیں

بہترین مشورہ

ایک بیمار کے لئے یہ ہے کہ "حاذق" سے خود نفع حاصل کرے

ایک تندرست کیلئے یہ ہے کہ حاذق سے دوسروں کو نفع پہنچائے۔

آسانی سے ہر جگہ ملنے والے نسخے حاذق میں کثرت سے ہیں اور جناب حکیم اجمل خانصاحب کے

خاندانی اور ذاتی مجرب نسخے

ہیں جو ایسے صحیح اور اصلی اور کسی کتاب میں نہیں ہیں جو آٹھویں دفعہ چھپی ہے تو بلا مبالغہ یہ کتاب کچھ اور ہی چیز ہو گئی ہے اب

اناٹمی (تشریح)

کا بیان زیادہ کیا گیا ہے تاکہ جسم انسان کی مشینری کا حال اور ہر مرض کا تشریحی حصہ آئینہ ہو جائے یہ تشریحی اضافہ گو مختصر ہے مگر عام فہم اور نہایت ضروری ہے۔ اسپر حاذق ہو جانے سے تشخیص مرض کی قابلیت پیدا ہو جاتی ہے کثرت سے نسخے بڑہائے گئے ہیں بہت سے امراض کا بیان جو پہلے نہ تھا اضافہ کیا گیا ہے ہر مرض کا ایلوپیتھی (ڈاکٹری) میں جو نام ہے اسے اردو اور انگریزی حروف میں لکھدیا ہے تاکہ ڈاکٹر اور کمپونڈر اور دوسرے انگریزی دان مرض کی صحیح مطابقت اسکے یونانی نام سے کر سکیں اور اگر چاہیں تو یونانی طب سے بھی باسانی نفع اٹھا سکیں اس اشاعت پر حجم قریبًا دوگنا ہو گیا ہے یعنی ۴۱۲ صفحات پر ہے۔ **قیمت صرف ایک روپیہ** (عہ)

زبدۃ الحکماء حکیم محمد کبیر الدین صاحب مولف و پروفیسر طبیہ کالج کی جملہ تالیفات بھی احقر روانہ کر سکتا ہے اور سنہ ۱۳۴۳ھ سے ۱۳۴۵ھ تک کی فہرستوں میں تفصیل شائع کر چکا ہوں اگر دیکھنا ہو تو ان پرانی فہرستوں میں ملاحظہ فرماویں۔

(از مدیر رسالہ الہادی دہلی)

جملہ فرمائشیں بنام محمد عثمان مالک کتب خانہ اشرفیہ دریبہ کلاں دہلی آنی چاہئیں

عربی زبان و ترجمہ قرآن آسانی کیساتھ سکھانیوالی نئی کتابین

عربی زبان کا قاعدہ

اس قاعدہ میں صیغوں اور ضمیرون کی پہچان ایسے آسان طریقہ سے بتائی گئی ہے کہ اگر بچوں کو اُردو کی پہلی دوسری کتاب پڑھا کر یہ قاعدہ شروع کرا دیا جائے تو وہ نہایت آسانی سے صیغوں اور ضمیرون کو پہچاننے اور عربی سے اُردو۔ اُردو سے عربی ترجمہ کرنے لگیں گے۔ قیمت چار آنے۔ (۴ر)

علم الصرف حصہ اول و دوم

عربی علم الصرف کی پہلی منزل آسان کرنے کے لیئے یہ رسالہ تالیف کیا گیا ہے۔ ماضی۔ مضارع۔ امر۔ نہی۔ نون ثقلیہ وغیرہ بنانیکا طریقہ بہت ہی سلیس نثر و نظم اُردو میں بیان کیا گیا ہے۔ جس سے مبتدی صرف کی تمام گردانیں اچھی طرح سمجھکر یاد کر لیتا ہے (طبع دوم) قیمت پانچ آنے۔

علم الصرف حصہ سوم

اس رسالہ میں تعلیل کے ضروری قاعدے بہت آسان طریقہ سے اُردو میں بیان کئے گئے ہیں اور چند معتل ابواب کی پوری پوری گردانیں جدولون میں درج کیگئی ہیں آخر میں ابواب معتلہ کا ایسا جامع نقشہ دیا گیا ہے جس سے ہر باب کی تمام بگڑی ہوئی صورتیں معلوم ہوجاتی ہیں غرضیکہ اپنی شان کا عجیب و غریب رسالہ ہے۔ قیمت چھ آنے۔ (۶ر)

روضۃ الادب فی تسہیل کلام العرب

عربی زبان بولنے اور تحریر و ترجمہ میں مہارت پیدا کرنیکے لئے روضۃ الادب بےمثل کتاب ہے۔ اسکی ترتیب نہایت پیاری اور معنی خیز ہے اسمیں جو ضروری اور کارآمد جملے لکھے گئے ہیں وہ بہت دلچسپ اور مفید ہیں جو شخص انکو یاد کرلے گا۔ اسکی عربی زبان نہایت صاف ستھری اور فصیح ہو جائیگی (طبع سوم) قیمت آٹھ آنے۔ (۸ر)

عربی صفوۃ المصادر مع لغات جدیدہ

کئی سو ضروری و کارآمد عربی مصادر مع صرف صغیر ماضی و مضارع مثل فارسی آمدنامہ کے جمع کیئے گئے ہیں جن کو طلبہ بہت آسانی سے یاد کرسکتے ہیں ایسے ہی بہت سے ضروری لغات لکھے گئے ہیں۔ اسم و فعل کا ایسا ضروری مجموعہ اس ترتیب سے آجتک شائع نہیں ہوا۔ قیمت چھ آنے۔

علم النحو

اس رسالہ میں عربی نحو کے ضروری اور اہم مسائل نہایت آسان اُردو میں لکھے گئے ہیں بہت سے ایسے خاص مسئلے جو بڑی بڑی کتابیں پڑھنے سے معلوم ہوتے ہیں وہ اس رسالہ میں پہلے ہی سمجھا دیئے ہیں اور ایک عجیب بات یہ ہے کہ عربی مثالوں کی ترکیب بھی ساتھ کے ساتھ بتائی ہے اور دوسرے جملے اسی قسم کے لکھکر طلبہ سے ترتیب دریافت کی ہے گویا مسائل نحو کے ساتھ ہی ترکیبی مرحلہ بھی طے کرا دیا گیا ہے تاکہ پھر عربی ترکیب کی مشق بڑھانے مین طلبہ کو کوئی دشواری پیش نہ آئے۔ قیمت چھ آنے۔ (۶ر)

رسالہ الہادی کیوں جاری کیا گیا؟

اس زمانے میں اخباروں و رسالوں کی کثرت دیکھتے ہوئے کسی جدید رسالہ کی اشاعت چنداں ضروری معلوم نہیں ہوتی تھی لیکن اسکا کیا علاج کہ تجارتی اغراض نے مذہبی و قومی ضرورتوں کا کوئی معیار ہی باقی نہیں رکھا جس پرچے کو دیکھئے وہ حب اسلام کے دعوی کو دوسرے کئی حصے زیادہ ظاہر کرتا ہو لیکن اس دعوی کا نباہ کرنے میں وہ کہاں تک کامیاب ہوتا ہو اسکی تشریح کیا کیجائے اس سے بھی انکار نہیں کیا جاسکتا کہ بعض موقر رسائل جو اہل حق و خدا ترس حضرات کی ادارت میں شائع ہوتے ہیں وہ مسلمانوں کو صراط مستقیم کی طرف ہدایت فرماتے اور مختلف طریقوں سے مذاق صحیح پیدا کرنے کی کوشش کرتے رہتے ہیں لیکن افسوس ہو کہ مسلمانوں کی بدمذاقی سے اُن کو کما حقہ کامیابی حاصل نہیں ہوئی اور انکی آواز ہمیشہ ایک خاص طبقہ تک محدود رہتی ہو پس اسی ابتری و تباہ حالی کو دیکھتے ہوئے حقیر نے الہادی کا اجرا کیا ہو جو بفضلہ تعالی اپنی عمر کے تینتیس ۳۳ ماہ یعنی پونے تین سال پورے کرچکا ہے۔

اس مفید رسالہ میں سیدی و مرشدی حکیم الامتہ محی السنۃ حضرت مولانا شاہ محمد اشرف علی صاحب تھانوی مدظلہم العالی کے وہ مضامین شائع ہوتے ہیں جن کو اسلام کی روح اور خداشناسی کی جان کہا جائے تو بجا ہے۔

حضرات یہی وہ مضامین ہیں جن سے ایک کلمہ گو کامل و مکمل مسلمان بن سکتا ہو ان ہی کے مطالعہ سے توحید و سنت پر استقامت اور نور ایمان میں ترقی ہوتی ہے۔ اور یہی وہ خاص باتیں ہیں جو ہمیشہ اسلام کو دوسرے مذاہب سے ممتاز کرتی رہی ہیں لیکن افسوس ہے کہ ان روح پرور و نور افزا مضامین سے آج وحشت ہوتی ہے ہر شخص نقش بر آب کا شیدائی ہو رہا ہے لیکن بیش قیمت موتی نکالنے کے لیے غوطہ زنی کی زحمت گوارا نہیں ہوتی۔ یہی وجہ ہے کہ اس پُرفتن زمانہ میں ظاہری شور و فریاد کرنے والے رہنماؤں اور گندم نما جو فروش صوفیوں کا بازار گرم ہو رہا ہے۔ صورت پرستی نے معانی و حقائق کو زندہ در گور کردیا ہو۔ صرف الفاظ کی پرستش کیلئے جابجا انجمنیں و کمیٹیاں قائم ہوتی ہیں لیکن معنوی مجلس کا انعقاد ایک خواب خیال ہوگیا ہو۔ یہ وہ زمانہ ہو کہ شاندار الفاظ اور پیچے دار تقریروں پر ہر شخص وجد کرنے اور تحسین و آفرین و مرحبا کی آواز بلند کرنے کو مستعد ہے اور اسیکو اپنا دین و ایمان سمجھتا ہو لیکن افسوس ہزار افسوس کہ اس غافل کو اپنے باطنی متاع اور حقیقی دولت کے برباد ہونے کا ذرا اندیشہ نہیں ہے یہی وجہ ہے کہ اسوقت مسلمانان در گور و مسلمانی در کتاب کی مثل بالکل صادق آرہی ہے۔ غرض احقر نے حضرت حکیم الامتہ مدظلہم کے پر اثر مضامین سے ایک معنوی مجلس بصورت رسالہ الہادی منعقد کی ہے جس کی شرکت سے اہل ذوق تو لطف حاصل کرہی رہے ہیں لیکن احقر کو قوی امید ہے کہ ظاہر بیں حضرات بھی اسکی روحانی کیفیت سے آہستہ آہستہ ضرور متاثر ہوتے رہینگے اور یہ رسالہ بفضلہ تعالی ایک روز عام مقبولیت کا فخر حاصل کرکے ہر مسلمان کو اپنا والہ و شیدا بنا لیگا اگر نمونہ ملاحظہ فرمانا ہو تو آدہ آنہ کا ٹکٹ بھیجکر طلب فرمادیں اسکی قیمت سالانہ دو روپے آٹھ آنہ ہے

جملہ فرمائشیں بنام محمد عثمان مالک کتبخانہ اشرفیہ دریبہ کلاں دہلی آنی چاہیئیں

برادرانِ اسلام کو تازہ خوشخبری

یعنی

جناب فخر عالم پیغمبر آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک مبارک والا نامہ

جس کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی مہر لگا کر ۸ ہجری میں سلطان مقوقس قبط کے بادشاہ کے نام
بغرض دعوت اسلام روانہ فرمایا تھا اور ایک فرانسیسی سیاح نے سفر قبط میں مصر کے شہروں میں سے اخمیم کے گرجا میں
ایک قبطی راہب کے پاس سے خرید کر سلطان عبدالمجید خانصاحب مرحوم و مغفور سلطان سابق کی خدمت میں
لیکر حاضر ہوا اور ہدیۃً پیش کیا۔ سلطان المعظم نے اُسے نہایت حفاظت سے دیگر تبرکات نبویہ کے ساتھ
قسطنطنیہ میں رکھنے کا حکم صادر فرمایا قسمت سے اسکا عکس ہندوستان میں بھی پہونچا اور اسکے ایک عکس سے ہم کو
عزت حاصل ہوئی ہم نے براہِ رفاہ عام چربہ لیکر شائع کیا اور نقل مطابق اصل رکھنے کی یہانتک کوشش کی کہ بوجہ
ایک مدت دراز گذر جانے کے والا نامہ مذکور میں دھبہ و شکن وغیرہ پڑ گئے ہیں وہ بھی چربہ میں ظاہر کئے ہیں وہ
عبارت جو اصل ہے اول رکھی ہے اور اسکے نیچے وہ ہی عبارت خط نسخ یعنی موجودہ عربی میں خوشخط الگ کر بین السطور
اُردو ترجمہ بھی شامل کر دیا ہے۔ اس کی قدر وہی حضرات کرینگے جنہیں آقائے نامدار رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم
سے اشد محبت ہوگی کیونکہ محبوب کی چیز یا اس کی نقل کی وہی قدر کریگا جو عاشق ہوگا اور جسکو محبت ہی نہو
اس کو کیا قدر ہوگی اور چونکہ بعض حضرات اسے شیشے میں لگاتے ہیں اسواسطے اس کے گرد بیل نہایت
خوبصورت مگر صوفیانی رنگین چھپوائی ہے۔ اب یہ فرمان ہر ہر صورت سے اس قابل ہو کہ شیشہ میں لگواکر
مکانوں میں مسجدوں میں لگایا جاوے۔ ہدیہ صرف دو آنے (۲ر)

مرقاۃ العربیہ

ایک عرصہ سے ضرورت محسوس ہو رہی تھی کہ کوئی ایسی کتاب ہونی چاہیئے جو آسان طور پر کم سے کم وقت
میں طالب علم کو عربی لکھنے سمجھنے کے قابل بنادے الحمد للہ کہ مولانا مولوی عبدالہادی خانصاحب مولوی فاضل
ومنشی فاضل، شاہجہانپوری نے اس ضرورت کو پورا کر دیا۔ اور ایک کتاب مرقاۃ العربیہ کے نام سے تالیف
کی جسکے ابتک تین حصے شائع ہو چکے ہیں، اس کتاب کی سب سے نمایاں خصوصیت یہ ہے کہ صرف و نحو ادب ترجمہ
چاروں کو نہایت خوش اسلوبی سے ایک جگہ جمع کر دیا ہے اور ہر نئے مسئلہ کیلئے ایک عنوان قائم کرکے شاگرد کے ذہن نشین
کیا ہے غرض کتاب کی خوبی دیکھنے سے تعلق رکھتی ہے قیمت حصہ اول چھ آنے حصہ دوم آٹھ آنہ حصہ سوم دس آنے ہے۔

از عمدۃ المحققین زبدۃ المفسرین حکیم الامۃ سراج الملۃ حضرت مولانا محمد اشرف علی صاحب مد فیوضہم

مسائل السلوک مع رفع الشکوک

فدائیان شریعت و طریقت و شیدائیان معرفت و حقیقت کو ہم دلی مسرت کے ساتھ یہ مژدہ جانفزا سناتے ہیں کہ کتاب مستطاب مسائل السلوک مع رفع الشکوک حسب وعدہ تاریخ مقررہ پر طبع ہو گئی ہے یہ کتاب علم تصوف کے جواہرات کا بے بہا خزینہ اور دریائے معرفت میں شناوری کرنے کا عمدہ سفینہ ہی متبع شریعت کے لئے نایاب تحفہ اور سالک طریقت کیلئے بیمثل رہنما ہی ہمت افزائے اہل سلوک مخالفین کیلئے دفع شبہات و شکوک ہی اسرار و معارف کی کان ہے شریعت کی روح اور طریقت کی جان ہے اتمام حجت ہے اور محبین کے لئے موجب ازدیاد محبت ہے اسکی ہر سطر مدلول آیات قرآنی اور ہر لفظ مصور کیف روحانی ہے۔

پس کہاں ہیں علم تصوف پر نکتہ چینی کرنیوالے۔ اور کدھر ہیں طریقت کو شریعت سے جدا بتانے والے۔ وہ آئیں اور مسائل السلوک کا مطالعہ کر کے اپنی غلطی پر متنبہ ہوں۔ انشاء اللہ تعالے ہر ایک مسئلہ پر آیت قرآنی سے استدلال دیکھکر انکو واضح ہو جائے گا کہ شریعت عین طریقت اور طریقت عین شریعت ہے ان دونوں میں تفریق کرنا اور ایک کو دوسرے کے غیر بتانا سراسر بے دینی وجہالت ہے۔

یہ بات ہم پہلے اعلان میں بتا چکے ہیں کہ مسائل السلوک تھوڑی تعداد میں طبع ہوئی ہی اسلئے خریداری میں جلدی کریں ورنہ بعد میں شکایت فضول ہوگی کتاب نہ ملنے سے طبیعت ملول ہوگی۔ قیمت تین روپے چار آنے۔ محصول ڈاک ۷ر

المشتہر۔ محمد عثمان تاجر کتب دریبہ کلاں دہلی

نوٹ ضروری:۔ چونکہ اس کتاب کی رعایت کا وقت گذر چکا ہی لہذا اب رعایت نہیں کیجائیگی۔